Afghanistan Digital Library

adl0111

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53

This is a PDF version of an item in New York University's Afghanistan Digital Library (http://afghanistandl.nyu.edu/). For more information about this item, copy and paste the "handle" URL above into a web browser. When referring to or citing this item please use the "handle" URL and not this document or the URL from which you downloaded it.

All works presented on New York University's Afghanistan Digital Library website are, unless otherwise indicated, in the public domain. The images available on this website may be freely reproduced, distributed and transmitted by anyone for any purpose, commercial or non-commercial.

NYU Libraries, Digital Library Technical Services, dlts@nyu.edu

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 1 of 124

هوالعلیم

تردید

(شایعات باطلهٔ شاه مخلوع)

یا

(عین فیصلهٔ لویه جرگهٔ ۱۳۰۹)

افغانستان

و

معرفی اعضاء و شرکا و سامعین موقره

و

عکس های متعلقهٔ آن

شاه مخلوع کی باطله اشاعت کی تردید مع لویه جرگه
کا فیصلهٔ عینه اور اسکی اعضاء و عموم .
حاضرین کی معرفی اور اسکی
متعلقه عکس

مورخهٔ ۱ اول حمل ۱۳۱۰

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 2 of 124

بسم الله الرحمن الرحیم

(تردید شایعات باطلهٔ)

امان الله خان

امان الله خان درین روزها اعلانی شایع کرده و بعض اعتراضاتی را که تا هنوز از مطبوعات وطن خارج نشده و سهو وخطای نظریات و عملیات خودش نامیده میشود، تردید میکند و اعتراض حقیقی لویه جرگه را که در آن عیناً شایع میشود جواب نداده سرسری میگذرد، بر شخص نامور و ذات حمیده صفات نادرشاه که مجسمهٔ دیانت و اخلاق است اعتراض وهرزه سرائی میکند. ما بدون مبالغه و مداهنه میتوانیم بگوئیم، امروز نادرشاه افغان در دنیای شهرت صفات ستوده و پسندیده دارد که بجز امان الله خان و حبیب الله دزد هیچکس صفات این قهرمان ملت نجیب

(امان اللہ خان کی باطلہ اشاعت کی تردید)

حال ہی میں امان اللہ خان نے ایک اعلان شائع کیا ہے اور اس میں وہ بعض اعتراضات کی تردید کرتا ہے جن پر ابھی تک ہماری داخلی مطبوعات نے قلم نہیں اٹھایا بلکہ وہ اسکے اپنے اعمال اور نظریات میں جنکو ہم اسکی سہو و خطا قرار دیتے ہیں۔ امان اللہ خان "لویہ جرگہ" (شوری کبیر) کے حقیقی اور ٹھوس اعتراض کا جواب نہیں دیتا اور سرسری گذر جاتا ہے تاہم اسکی بجنسہ اشاعت کر دی جائیگی محمد نادرشاہ کی نامور شخصیت اور ذات حمیدہ صفات پر جو دیانت اور مکارم اخلاق کا پتلا ہے نہایت لغو اور بیہودہ اعتراض کرتے ہیں ہم بلا مبالغہ یا خوشامد کے بغیر کہہ سکتے ہیں کہ آج عالم انسانیت میں افغانوں کی نجیب ملت کے حامی اور فرمانروا محمد نادرشاہ افغان میں پسندیدہ صفات

افغان را انکار کرده نتوانسته است امان الله خان
در اعلان خود مینویسد که:

«فتوحات نادر شاه ازین بود
که در ظاهر بنام امان الله خدمت میکرد
و ملت را طرفدار امان الله دیده اعلان
کرده بود که برای قیام دوباره سلطنت
امان الله جهد میکند، ازین رو ملت همراه
و همدست نادر شاه شد و نادر شاه سقو را
شکست داده محو ساخت»

(جواب)

امان الله خان بنظر ملت افغانستان
منفور است.

ما بر عقل و دانش امان الله خان خیلی افسوس میکنیم
و میگوئیم: ملت افغانستان بار دیگر بر عقل و دانش
امان الله خان فریب نمی خورد هنوز صحائف جرائد
و کتب تازه ترین دنیا از بیان مفقود نگردیده و عالم
از احوال روزمرهٔ جنگ ملت و امان الله کاملاً مسبوق است

اور ستودہ خصائل موجود ہیں کہ کوئی فرد بشر بھی بجز امان اللہ خان اور
ڈاکٹر حبیب اللہ کے سوا ان محامد و محاسن سے انکار نہیں کر سکتا امان اللہ خان
اپنے اعلان میں یوں قمطراز ہے کہ:—

"نادر شاہ کے سر فتح و ظفر کا سہرا صرف اسوجہ سے ہے کہ
اس نے ملت کے میلان کو دیکھکر کہ وہ امان اللہ کی طرفدار ہے
ظاہراً یہ اعلان کیا کہ وہ امان اللہ کے نام اور حمایت پر اسکی
سلطنت اور اسکے تخت و تاج کو دوبارہ بحال کرنے
کیلئے جد و جہد کر رہا ہے۔ یہی سبب تھا جو ملت نے نادر شاہ کا
ساتھ دیا اور نادر شاہ سقو کو شکست دینے اور اسکے عملے کو
فنا کرنے میں کامیاب ہو سکا"

(جواب)

ملت افغانستان امان اللہ خان کو کس قدر
نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے

ہم امان اللہ کی عقل و دانش پر جسقدر افسوس بھی کریں
کم ہے اور ہم پورے وثوق سے کہ سکتے ہیں کہ افغانستان کی
زخم خوردہ ملت امان اللہ خان کی فریب کاریوں اور
عیاریوں کا بار دگر شکار نہیں بن سکتی۔ دنیا کے اخبارات
جن کے صفحات پر جلی حروف میں سرخیاں لکھی جاتی تھیں افغانستان

تنفر اهالی افغانستان از امان الله باندازهٔ نبوده که
شخص نادرشاه در موقع ورود بخاک افغان حرفی
از امان الله خان بزبان آورده میتوانست در کابل
خلع امان الله و فرار او بقندهار و بعد از شکست غزنی
فرارش به ایطالیا همه یک منظرهٔ دلربائی ملت
و امان الله را بدنیا ظاهر ساخت؛ فرد فرد ملت
میداند که طول ایام مجادلات سمت جنوبی و سقوبها
محض ازین بود، که ملت نسبت به نادرشاه اشتباه
داشت، که مبادا خدمات نادرشاه منسوب به
امان الله شود تعجب است، چنین یک دروغ سیاه
چطور از قلم امان الله برآمده توانست، اگر امان الله
محبوب ملت بود، انقلاب کبیر افغانستان چرا
بمیان آمد؟ خان و مان افغانستان بآتش انقلاب
سوخت؟

امان الله میگوید:-

"بنابر اینکه نادرشاه وعده فرموده
بود که نه خود و نه خاندان نادری اراده

کے خونین انقلاب پر تازہ ترین کتابیں ابھی روئے زمین پر سے
گم نہیں ہوئیں اور سارا جہان ملت اور امان اللہ کی باہمی کشمکش
اور ہولناک جنگ کے روز زندہ واقعات کا حصہ آگاہ ہے۔
افغانستان کے باشندوں کے دل و دماغ میں امان اللہ سے
اس حد تک نفرت و کراہیت جاگزین ہو چکی تھی کہ محمد نادر
شاہ افغان جسوقت افغانستان کی خاک میں وارد ہوتا ہے
امان اللہ کی حمایت اور طرفداری کا دم بھرنا تو در کنار اسکا
نام بھی زبان پر نہیں لا سکتا۔
امان اللہ کا کابل میں تخت سے دستبردار ہونا اور قندھار کو
فرار کرنا اور پھر غزنی کی شکست کے بعد دل ہار دینا اور شکست
ہو جانا اور پھر ایسا سر پر پاؤں رکھکر بھاگنا کہ سیدھے
اٹلی ہی میں جا کر دم لیا ایسے جالب توجہ واقعات اور پر لطف
حقایق ہیں کہ ملت اور امان اللہ کے باہمی تعلقات کی
تار و پود کو دنیا کے سامنے بکھیر کر رکھدیتے ہیں۔
ملت کا ہر فرد اس کھلے راز سے اچھی طرح واقف ہے
کہ سمت جنوبی اور سقوں کے محاربات کا اتنی مدت تک
طول کھینچنا صرف اسوجہ سے تھا کہ ملت کو محمد نادر
شاہ افغان کی نسبت یہ شبہ اور بدگمانی تھی کہ وہ امان اللہ
کے تخت و تاج کی حمایت میں جان لڑا رہا ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ
امان اللہ کو ایسے صریح جھوٹ لکھنے کی کیسے جرأت ہو گئی؟
کیا اسکے قلم نے میدان قرطاس پر ٹھوکر نہ کھائی ہوگی؟ اگر
امان اللہ کو یہ مغالطہ ہو کہ ملت اسکو چاہتی تھی؟ اسپر
ہزار جان سے فریفتہ و شیفتہ تھی تو افغانستان
میں اتنا عظیم انقلاب کیوں برپا ہوا؟
افغانستان کا خان و مان کیوں آتش انقلاب کی
شعلہ زن آتش سے جل کر راکھ ہو گیا؟

(امان اللہ کہتا ہے) :-

"چونکہ نادر شاہ نے وعدہ کیا تھا کہ نہ وہ خود
اور نہ ہی اسکا خاندان بادشاہی کی

سلطنت دارند، ملت بنادرشاه امداد کرده به امراو باسقو در جل محاربه شد بالآخر نادرشاه وعده خودرا ایفا نکرد "

(جواب)

اعمال شنیعهٔ امان الله خان در افغانستان آتش افروخت

راست است که از طرف اعلیحضرت محمد نادرشاه در اوقاتیکه اورا مجبور میکردند که اعلان پادشاهی کند، محمد نادرشاه اظهار میفرمود که "من برای پادشاهی افغانستان نیامده ام بلکه من و خاندان من میخواهیم خدمت افغانستان را بجا آریم و وحشت سقو را دور کرده با انتخاب تمامی اهالی افغانستان پادشاه افغانستان را تعیین کنیم" اگر امان الله خان از این اعلان و اظهار نادرشاه اینطور فهمیده بود که بعد از امحای حکومت سقوی منتخب ملت امان الله خواهد بود، پس جای تعجب نیست که بگوئیم امان الله تمام عقل و فکر خودرا

خواہش رکھتا ہے تب ملت نے نادرشاہ کی امداد پر کمر باندھی اور اسکے حکم سے سقے کے ساتھ لڑائی شروع کردی. لیکن آخرکار نادرشاہ نے اپنے وعدے کو وفا نہ کیا"

(جواب)

امان اللہ خان کی سیاہ کاریوں اور اعمال شنیعہ نے افغانستان میں آگ سلگائی

یہ حقیقت ہے کہ جسوقت لوگ اعلیحضرت غازی محمد نادر شاہ افغان کو مجبور کرتے تھے کہ وہ اپنی بادشاہی کا اعلان کردیں انہوں نے صاف انکار کردیا، اور محمد نادر شاہ افغان ہمیشہ یہی اظہار فرماتے رہے کہ "نہ تو مجھے پادشاہی کی ہوس ہے اور نہ میں اسکے لئے آیا ہوں بلکہ میں اور میرا خاندان یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے پیارے وطن افغانستان کی خدمت بجا لائیں اور آرزو رکھتے ہیں کہ ملک کو سقے کی وحشت داستیلا سے پاک کریں اور اپنے برادران وطن کو اسکے پنجہ ظلم و بربریت سے نجات دلائیں اور پھر سب افغانستان کے باشندوں کے انتخاب اور اتفاق آرا سے ایک بادشاہ مقرر کریں" پس اگر امان اللہ خان نے الغازی محمد نادر شاہ افغان کے اس بے لوث اعلان اور بےغرض اظہار سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سقے کے غلبے اور حکومت کے استیصال و امحا کے بعد ملت افاغنہ کے انتخاب کا قرعہ امان اللہ کے نام پر پڑیگا تو یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ امان اللہ اپنے تمام ہوش و حواس کو کھو بیٹھا ہے کیونکہ اب اسکو اتنا بھی شعور نہیں رہا کہ جن حالات میں

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 7 of 124

باخته است اینقدر هم نمیداند، که در موقعیکه پادشاه افغانستان بود، سقوزاده را براو ترجیح داده واورا از مملکت خارج کردند، چه طور میشود که بعد از سقو اورا دوباره انتخاب کنند، آیا امان الله تا امروز معنی این انقلاب را هم نفهمیده که یک ملت باین بزرگی بجان ومال خود بی سبب آتش میزند وهیچ نقطهٔ نظرے نداشته یکدفعه برای نفی امان الله افغانستان را سر دچار آتش سوزان میسازد، وباز امان الله را انتخاب میکند، حال آنکه این ملت انقلاب کبیر افغانستان را سنجیده ودیده ودانسته بروی کار کرد، تا از تخمهٔ بی دیانتی وقبائح اخلاقی وسوء اداره نجات یابد، امان الله خان هرچه میخواهد بگوید، اما حق ندارد ملت ما را یک ملت بی اراده به دنیا معرفی کند!

(اسرار دربار امانیه)

اگر امان الله ما را بهرزه سرائی خود مجبور ساخت، ممکن است تمام مسائل اخلاقی او را که با سناد وفوتوگرافی ها

افغانستان کا مطلق العنان بادشاہ تھا اور اسکا طوطی بول رہا تھا ملت نے سقو زادہ کو اس پر ترجیح دی اور اسکو اپنے ملک سے نکال باہر پھینک دیا۔ پس اب یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ سقے کے بعد پھر اسکو دوبارہ انتخاب کریں؟ کیا امان اللہ نے اس خانمان سوز انقلاب کے معانی پر ابھی تک غور نہیں کیا کہ ایک اتنی بڑی ملت اپنی جان و مال کو بے سبب ہلاکت کے گڑھے میں کیسے دھکیل سکتی ہے اور اپنے گھر بار اور املاک عزیز کیسے ذلیل کسطرح نذر آتش کرسکتی ہے؟ اور کیسے ہو سکتا ہے کہ اسکا کوئی نقطہ نظر ہی نہ تھا؟ بھلا ایک طرف تو وہ امان اللہ کو افغانستان سے نکالنے کیلئے آگ میں پڑتی ہے اور دوسری طرف اسی امان اللہ کو انتخاب کرکے سلطنت کی باگ ڈور اسکے ہاتھ میں دے دیتی ہے حالانکہ اس ملت نے انقلاب کبیر افغانستان کے نتائج کو اچھی طرح سوچ لیا تھا اور دیدہ و دانستہ اسکے تلخ تجربے کے لئے آمادہ ہوئی تھی، اس کی محرک یہ بات تھی کہ بددیانتی، بدچلنی اور بدانتظامی کے تسلط اور برے اثر سے نجات پائے. امان اللہ خان کے دل میں جو کچھ آئے کرے، لیکن اس کو کوئی حق حاصل نہیں کہ دنیا میں ہماری ملت کا تعارف اسطرح کرائے کہ ملت افغانستان ایک بے ارادہ ملت ہے اور اسکو برے بھلے کی کوئی تمیز نہیں.

(امان اللّٰہی دربار کے اسرار)

اگر امان اللہ نے اپنی یاوہ گوئی اور ہرزہ سرائی سے ہمیں افشاے راز پر مجبور کیا، ممکن ہے کہ ہم اس کے

که تا هنوز چشم بشر بدیدن آنطور اعمال خلاف تقاضای بشری آشنا نشده شایع کنیم، و پیش نظر دنیا بگذاریم که آیا دارای چنین دیانت و اخلاق قابل پادشاهی نوع بشر است؟ ملت مسلمان افغان حق بجانب بود که او را از خطهٔ افغانستان خارج کند؟ چکنیم هنوز هم نادرشاه مانع افشای اینگونه رازها میباشند ورنه نشر اسرار دربار امان الله از اسرار جمیع دربارهائیکه تا امروز نوشته شده قبیح تر است.

حکومت نادری منتخب عموم ملت است

آیا اعلیحضرت نادرشاه وقتیکه در کابل به پادشاهی انتخاب شد، سمت مشرقی، جنوبی، قندهار، هرات، مزارشریف، قطغن و بدخشان، میمنه و فراه که هنوز در دست نادرشاه نبودند، و عسکر و افسر نادرشاه در تمام افغانستان حکمفرما نبود چه طور به مهربانی خدا بیعت فرستادند، و چگونه جنگ و جدال داخلی افغانستان بفضل خدا بمجرد اعلان

اخلاقی مسائل کو شائع کریں۔ انکی تصدیق میں پوری پوری شہادتیں بہم پہنچا سکینگے اور ایسے فوٹو دکھائینگے کہ انسان کی آنکھ نے ابھی تک ایسے حیاسوز افعال اور خلاف فطرت اعمال نہیں دیکھے ہونگے اور دنیا کے سامنے پیش کر کے اس کو غور طلب امر بنائینگے کہ آیا وہ ذمہ دار شخص جسکی دیانت اور اخلاق کا یہ حال ہو بنی نوع بشر پر حکمرانی اور سلطنت کرنے کی صلاحیت و اہلیت رکھتا ہے؟ آیا افغانوں کی مسلمان ملت حق بجانب نہ تھی کہ اس کو افغانستان کی خاک پاک سے باہر نکال دیں؟ لیکن کیا کریں کہ ابھی اعلیٰحضرت محمد نادرشاہ افغان ہمیں صبر کی تلقین کرتا ہے اور ایسے رازوں کے طشت ازبام کرنے سے منع فرماتا ہے۔ ورنہ انکے نشر سے صاف ظاہر ہو جائیگا کہ امان اللہ کے دربار کے اسرار سب دنیا کے درباروں کے اسراروں سے جو آجتک حیطۂ تحریر میں آئے ہیں کریہ تر اور قبیح تر ہیں۔

عموم ملت نے محمد نادرشاہ افغان کو برضا و رغبت اپنا بادشاہ مقرر کیا ہے

کیا دنیا کو معلوم نہیں کہ جس وقت اعلیٰحضرت غازی محمد نادرشاہ افغان اتفاق آراء سے منتخب ہو کر مسند شاہی پر متمکن ہوئے فوراً سمت مشرقی، سمت جنوبی، قندھار، ہرات، مزارشریف، قطغن، بدخشان میمنہ و فراہ وغیرہ نے کہ جن پر ابھی محمد نادرشاہ افغان کا تسلط و اقتدار قایم نہیں ہوا تھا اور اعلیٰحضرت ممدوح کی فوج اور حکام و عمال تمام افغانستان کے متفرق نقاط میں حکمفرما نہیں تھے کس طرح اللہ کے لطف و کرم سے اپنی اپنی بیعتیں بھیجنے میں مبادرت کی؟ اور محمد نادرشاہ افغان کی ہر دلعزیز شخصیت کی بادشاہی کے اعلان کے ساتھ ہی خدا کے فضل و احسان سے افغانستان کی خانہ جنگی کیسے دفعتہً معدوم ہو گئی؟ اور ساری مملکت میں جبر و اکراہ کے بغیر خود بخود امن

پادشاهی نادرشاه ساکت شد، واقعیت خودبخود قایم گردید. مگر این مسئله دلیل نیست که پادشاهی نادرشاه منتخب تمام افغانستان است. اگر بفضل خدا انتخاب نادرشاه به پادشاهی افغانستان وسیلهٔ رفع انقلاب نشد، کدام چیز بود؟ که افغانستان را از انقلاب وخانه جنگی نجات داد، درآنوقت زور سرنیزه وبرچه کجا بود؟ این مسئله چیز مخفی نیست، پیش دنیا از آفتاب روشن تر است. اعلیحضرت نادرشاه بحضور تمام اکابر ملت وو کلای ملت که در مقابلهٔ سقوی حاضر شده بودند وهم تمام نمایندگان دول سفیر کبیر ترکیه ومستشار سفارت روسیه واعضای سفارت فرانسه وایران در سلامخانه از قبول پادشاهی باربار استنکاف فرمودند، لیکن اصرار اهالی ومشورهٔ نمایندگان دول متحابه اعلیحضرت (نادرشاه) رابه قبول پادشاهی افغانستان وادار ساخت.

قائم ہوگیا، کیا یہ امر واقعہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ محمد نادر شاہ افغان کے انتخاب بادشاہی پر تمام افغانستان متفق اللسان تھا؟ اگر خدا کے فضل سے محمد نادر شاہ افغان کی مرغوب ذات جسکو افغانستان کی بادشاہی کیلئے منتخب کیا گیا انقلاب کے رفع کرنیکا ذریعہ نہیں بنی تو اور کونسی دوسری چیز تھی اور وہ کونسی طاقت تھی جس نے ایک آن میں افغانستان کو انقلاب اور باہمی قتل و قتال سے نجات دلوائی؟ اس کی رسائی کے وقت میں تو لشکر کی کثرت تھی اور نہ تلوار کی تیز دھار اور سنگین کی نوک یا نیزے کی انی کام کر رہی تھی۔ یہ حقیقت ایسی نہیں جو پردۂ اخفا میں ہو بلکہ آفتاب سے بھی روشن تر ہے۔ اعلیحضرت غازی محمد نادر شاہ ان تمام اکابر ملت اور وکلائے ملت کے سامنے جو بچہ سقا کے مقابلے کیلئے جمع ہوئے تھے پادشاہی کے بار گران اٹھانے سے بار بار انکار فرماتے رہے اور تمام دولتوں کے نمائندے مثلاً ترکیہ کا سفیر کبیر روسی سفارت کا مستشار، فرانسیسی اور ایرانی سفارتوں کے اعضا بھی سلامخانے میں موجود تھے لیکن اہالی کے اصرار اور متحابہ دولتوں کے نمائندوں کے مشورے سے اعلیحضرت (محمد نادر شاہ) افغانستان کی بادشاہی قبول کرنے پر مجبور ہوئے۔

اوّلین بیوفا و نمک ناشناس
امان الله خان بود

آیا برائے حکمرانیکه بانتخاب ملت تعیین میشود، قبول پادشاهی نمک ناشناسی و بی وفائی است! پس خود امان الله بمقابل اعلیحضرت شهید نمک ناشناس و بی وفاترین آدمهاے دنیاست، در اسلام وفا و بیوفائی، نمک شناسی و ناشناسی، شرائط معین دارد، حقوق پادشاه و رعیت را در اسلام شرح مفصل داده است، بیعت بیک پادشاه تا وقتی ساقط نمیشود، که پادشاه با شرائطیکه اسلام تعین کرده پابند باشد، وقتیکه از حدود آن تجاوز و ترک پابندی کرد، حق بیعت او ساقط میگردد، ما ملت به پادشاهان افغانستان همیشه باین شرائط بیعت کرده ایم، که به اسلام و شریعت و اخلاق خیانت نکنند، و علاوه علم حقوق هم امروز در دنیا پادشاه، رئیس جمهور و کافهٔ مامورین یک ملت را نمک خوار ملک و ملت

امان اللہ خان سب سے بڑھکر
بیوفا و نمک حرام تھا

آیا اس حکمران کیلئے جو ملت کے متفقہ انتخاب اور اصرار سے مقرر ہوتا ہے پادشاہی کا قبول کرلینا نمک حرامی اور بیوفائی کے معنی رکھتا ہے؟ اس استدلال سے ثابت ہوتا ہے کہ اعلیحضرت خلد آشیاں امیر شہید کے مقابلے میں خود امان اللہ دنیا کے بڑے بڑے نمک حراموں اور غداروں سے بھی بازی لیگیا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ دین اسلام میں وفاداری اور بیوفائی، نمکحلالی اور نمک حرامی کیلئے خاص خاص شرطیں معین کی گئی ہیں، اسلام نے پادشاہ اور رعیت کے حقوق کی پوری تفصیل کے ساتھ تشریح کی ہے کسی پادشاہ کی بیعت اس وقت تک ساقط و فسخ نہیں ہو سکتی جبتک کہ وہ اسلام کی قائم کردہ شرائط کا پابند ہے۔ لیکن جونہی اس نے ان حدود سے تجاوز کی اور انکی پابندی سے منہ موڑا اسکی بیعت کا حق ساقط ہو جاتا ہے، ہماری ملت نے افغانستان کے کل بادشاہوں کی ہمیشہ ان شرائط پر بیعت کی ہے کہ وہ دین اسلام کے پابند رہینگے، شریعت پر چلینگے پاکیزہ اخلاق اور اعمال حسنہ سے ہمیشہ آراستہ رہینگے اور اپنی ذمہ داریوں میں کبھی خیانت نہیں کرینگے اس کے علاوہ آج دنیا میں علم حقوق بھی ایک ملک کے پادشاہ اور رئیس جمہور اور جملہ ملازمین کو ملک و ملت کا نمکخوار قرار دیتا ہے۔ امان اللہ کو

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 11 of 124

وانمود میکند، مگر امان الله سر بگریبان خود
کرده خدا را حاضر دیده تنها با نفس خود فیصله کند
که به دیانت و اخلاق چه خیانت کرده است
و با نمک و نمکدان چه کرد؟؟ بلی امان الله خان
سردار نصر الله خان مرحوم را برای پادشاهی خود
بی وفا و نمک ناشناس اعلان کرده بود،
این اصطلاحات جبروتی و استبداد را چرا
امان الله استعمال میکند، در اسلام خلفای
راشدین رضی الله عنهم اجمعین، از روی تقوی
و دیانت، و اخلاق انتخاب شده اند، یا ارثاً؟
سلطنت بنی امیه، عباسیه، فاطمیه، ایوبیه
عثمانیه، غزنویه، سلجوقیه، غوریها، سدوزائیها
وغیره را امان الله چه میگوید؟ امان الله تصور
میکند که نادرشاه خواجه حافظ بود، که
به خال هندوی امان الله افغانستان را
می بخشید!

چاہیئے کہ ذات باری کو حاضر و ناظر جانکر اپنے گریبان میں
منہ ڈالے اور تنہا اپنے نفس کے ساتھ فیصلہ اور محاسبہ
کرے کہ اس نے دیانت اور اخلاق کے ساتھ کیا خیانت
کی ہے اور نمک اور نمکدان کا کہاں تک پاس رکھا ہے؟
امان اللہ خاں نے اپنی پادشاہی کے قیام اور جواز
کیلیئے سردار نصر اللہ خاں مرحوم کو بھی بیوفا اور نمک حرام
گردانا تھا، امان اللہ کو کیا حق حاصل ہے کہ ایسی مستبدانہ
اور جابرانہ اصطلاحات استعمال کرتا ہے؟ آیا دین مقدس
اسلام میں خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا تقوی
دیانت اور پسندیدہ اخلاق کی رو سے انتخاب
کیا گیا تھا یا خلافت انکو ورثے میں ملی تھی؟ امان اللہ
بنی امیہ، بنی عباسیہ، فاطمیہ، ایوبیہ، عثمانیہ، غزنویہ،
سلجوقیہ، غوریوں، سدوزیوں وغیرہ کی سلطنتوں اور
سلاطین کے بارے میں کیا درفشانی کرتا ہے؟ امان اللہ
تصور کئے بیٹھا ہے کہ محمد نادرشاہ افغان بھی خواجہ حافظ تھے
جو امان اللہ کے ایک خال ہندو پر افغانستان کو بخش دیتے۔

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 12 of 124

امان الله میگوید:

"نادرشاه امنیت را قایم کرده نمیتواند، چراکه بملت وعده داده بود که برای امان الله خدمت میکند؟"

جواب

(دورهٔ امانی کاملاً عصر بدنظمی و اغتشاش بود)

امان الله خان خیال میکند امنیت افغانستان به پادشاهی امان الله منوط است، مگر امان الله ده سال پادشاه نبود، چرا امنیت را قائم نکرد؟ انقلاب دهدادی، مزارشریف محاربهٔ سلطان محمد در زمین داور قندهار، محاربهٔ ملا عبدالله و عبدالکریم، جنگهای قوم صافی و خوگیانی، چته زدنهای محسن دزد در اطراف ارگ امان الله، شورش شنوار و بالآخر جنگ بچهٔ سقو، در نتیجه شکست امان الله از غزنی و فرار او به ایطالیا همه دلیل آن است

امان اللہ کہتا ہے:-

"نادر شاہ ملک میں امن قائم نہیں کرسکتا کیونکہ اس نے ملت کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں امان اللہ کے لئے خدمت کر رہا ہوں"

جواب

{امان اللہ کا عہد سراسر شورشوں اور بغاوتوں اور بدانتظامیوں کا عہد تھا}

امان اللہ خان کے سر میں یہ خیال سمایا ہوا ہے کہ افغانستان کی امنیت صرف اسی کی ذات اور بادشاہی سے وابستہ ہے۔ کیا امان اللہ دس سال تک حکمرانی نہیں کر رہا تھا؟ کیوں امن کرنے سے قاصر رہا؟ کیا دہدادی کی شورش، مزار شریف کا اختلال سلطان محمد کا زمینداور قندھار میں حکومت کے خلاف اٹھنا اور لڑنا، ملا عبداللہ اور عبدالکریم کا محاربہ، قوم صافی کی باہمی لڑائیاں اور خوگیانیوں کی جنگ جھگڑے باہمی نزاع کے دفاع کی قوت حکومت سے سلب ہو چکی تھی اور خاموش بیٹھی تماشا دیکھ رہی تھی، محسن چور کا امان اللہ کے محل شاہی کے گرد و نواح میں دیدہ دلیری سے باروعاڑ کرنا، شنواریوں کی سرکشی اور آخر کار بچہ سقا کی جنگ اور کابل پر تصرف اور پھر امان اللہ کا غزنی میں شکست کھا کر سیدھے اٹلی کو بھاگ جانا اس بات کی دلیل ہے

که اغیت افغانستان را بخود منسوب میکند؟
مگر امان الله فراموش کرده که در محاربهٔ سقو
غش میکرد، و مادرش او را تسلی میداد
و از بزدلی او را منع میکرد و با و میگفت که این
بی تحملی تو ننگ نام اجداد غیورت است،
ضعف ظاهر مکن که سلاطین دنیا ازین حل
زندگی بسیار دیده اند، فرض کن کشته شدی
مگر پادشاهی بجز تو در دنیا کشته نشده است؟
این همه داستانهای امان الله مگر فراموش
خاطر او شده که باز اثبات وجود میکند،
اغیت امروز افغانستان را اگر خداشناسی
و جهد نادر شاه قائم نکرده، مگر امان الله
در ایطالیا نشسته افغانستان را بتوجه با من
ساخته است، بجز اینکه بگوئیم، امان الله از
یاوه سرائی میخواهد خود را در دنیا بیشتر
رسوا کند، دیگر نتیجهٔ حاصل نخواهد گرفت.

کہ افغانستان کی امینت کو اپنی ذات کیطرف منسوب
کرنے کی جرأت کر سکے، شاید امان اللہ کی یاد سے اتر
گیا ہے کہ بچہ سقا کی جنگ کے دوران میں اس کو بار بار
خوف کے غش پر غش آتے تھے اور اسکی بہادر ماں اسکو
تسلیاں دیتی تھی اور اس کو بزدلی کے اظہار سے
منع کرتی تھی اور اسکو نصیحت کرتی تھی کہ اضطراب اور
حواس باختگی کا دکھانا تیرے لئے شرم و عار ہے
اور تیرے غیور آباو اجداد کے نام پر بٹہ لگتا ہے۔
نہ ایسے کمزور بنو اور نہ ہی اپنی کمزوری دکھاؤ کیونکہ دنیا کے
بادشاہوں نے اپنی اپنی زندگیوں میں ایسی بہت سی کٹھن
منزلیں دیکھی ہیں۔ فرض کرو کہ تم مارے جاؤ گے تو کیا
تیرے بغیر دنیا میں کوئی بادشاہ قتل نہیں ہوا؟
(یہ ہے حالت اس شخص کی جو اپنے عزم اور ارادے کو
کوہ ہمالیہ سے بھی متین اور بلند کہا کرتا تھا) ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ امان اللہ نے ان سب واقعات کو بھلا دیا ہے اور
اگر نہیں بھلایا تو اب وہ کس منہ سے پھر ڈینگیں مارنے لگا ہے؟
اگر آج افغانستان میں محمد نادر شاہ افغان کی خداشناسی اور
ہر دلعزیزی اور مساعی جمیلہ نے امن قائم نہیں کیا تو کہنا چاہیے کہ
امان اللہ اٹلی میں مراقبہ اور استغراق میں بیٹھے ہیں اور انکی توجہ کی برکت سے
جو افغانستان میں آزادی سکون قائم ہوا ہے۔ واہ رے تیری
توجہ کے کیا کہنے۔ ان جزئیات کے کہنے سے سوا اسکے اور کوئی
نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ امان اللہ اپنے آپ کو دنیا میں
اور بھی رسوا و بدنام کر رہا ہے۔

امان الله میگوید:

"نادرشاه تمام ماموریت ها را
به برادران واقربای خود تفویض
کرده است و بدیگران هیچ یک
منصب عالی نمانده بجز چپراسی گری"

جواب

(خدمات قابل قدر خاندان نادری)

البته برادران نادرشاه در محاربات
افغانستان همیشه خدمات برگزیده کرده اند
چنانچه عالیقدران جلالتمآبان سردار شاه ولیخان
و سردار شاه محمود خان در جهاد استقلال
در فتح تهل و وانو، دوش بدوش اعلیحضرت
نادرشاه در میدان جنگ خدمت میکردند
فاتح کابل سردار شاه ولیخان و فاتح سمت
شمالی و اسیر کنندهٔ بچه سقا سردار شاه محمود خان
است، در موقعیکه در ناحیهٔ قطغن از شرارت ابراهیم بیگ
آتش افتاده بود، همین شاه محمود خان بود که

امان الله کہتا ہے:-

"نادرشاہ نے بڑے بڑے
جلیل القدر عہدوں پر اپنے
بھائیوں اور اپنے اقربا کو مقرر
کر رکھا ہے اور ہست سکے
دوسرے افراد کے لئے
چپراسی گری کے سوا کوئی بڑا
منصب باقی نہیں رہا"

جواب

(نادری خاندان کی قابل قدر خدمات)

دنیا جانتی ہے کہ محمد نادرشاہ افغان کے بھائی
صرف آج ہی اتنے بزرگ مراتب پر فائز نہیں
ہوئے بلکہ اس سے پہلے بھی وہ اپنی ممتاز لیاقت
اور جان نثاری کی وجہ سے بڑے بڑے عہدوں کے
اہل سمجھے گئے تھے
محمد نادرشاہ افغان کے بھائیوں نے داخلی اور خارجی
جنگوں میں برگزیدہ خدمات انجام دی ہیں۔ چنانچہ
عالیقدران جلالت مآبان سردار شاہ ولیخان اور
سردار شاہ محمود خان نے جہاد استقلال کے دوران میں
وانو اور تھل کی فتح میں اعلیحضرت غازی محمد نادرشاہ کے
دوش بدوش میدان جنگ میں شاندار خدمت کی ہے۔
کابل کی فتح کا سہرا سردار شاہ ولیخاں کے سر اور سمت
شمالی کو فتح کرنے والا اور بچہ سقا کے گرفتار
کرنے والا سردار شاہ محمود خاں ہے۔ اسکے
علاوہ ان دنوں جبکہ باغی اور طاغی ابراہیم بیگ نے
قطغن کی مضافات میں اودھم مچا رکھا تھا اور
رعایا کی جان و متاع سخت خطرے میں
پڑی ہوئی تھی، یہ شاہ محمود خاں غازی کی
ذات تھی جس نے نہ صرف اس فتنہ و فساد کی

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 15 of 124

از مساعی خود نه تنها آن آتش سوزان را خاموش کرد
بلکه برافروزندهٔ آنرا هم محو و نابود ساخت،
جناب عالیقدر جلالتمآب سردار محمد هاشم خان
سرسرداوس اعلیحضرت امیر شهید و نائب سالار
هرات و مشرقی و نائب وزیر حرب امان الله و وزیر
مختار افغانی در ماسکو و بالآخره قائد سمت
مشرقی بمقابل سقو بودند، بدرخواست اهالی
قندهار وارد قندهار شدند، آیا اعلیحضرت
محمد نادر شاه برادران خویش را که ملت،
آنها را از جان دوست تر دارند، خانه نشین
میکرد و خدمات برادران خود را تقدیر
نمی فرمود، و ملت و مملکت را از مساعی
ایشان محروم میساخت؟ و مثل سردار
عنایت الله خان معین السلطنه (برادر کلان
امان الله) بیکار می گذاشت و هزاران،
راپورچی در عقب شان می گماشت؛
ممکن است این کار را نسبت بخاندان خود

بھڑکتی آگ کو بجھایا بلکہ فساد کے بانیوں اور باغیوں کو
بھی پوری طرح سے قلع وقمع کر دیا۔
جناب عالیقدر جلالتمآب سردار محمد ہاشم خان
سرسرداوس اور پھر مشرقی اور ہرات کے ملکی وجنگی نائب سالار
تھے اور امان اللہ کی حکومت میں نائب وزیر حربیہ
اور پھر ماسکو میں وزیر مختار افغانی مقرر تھے،
اور آخر کار سقو کے مقابلے میں سمت مشرقی
کے قائد تھے۔ فتح کابل کے بعد اہالی قندھار کی
درخواست پر قندھار تشریف لائے۔ آیا یہ ہو سکتا تھا
کہ اعلیحضرت غازی محمد نادر شاہ افغان کی قدردان
وخدمت شناس ذات اپنے لائق اور جان نثار
بھائیوں کی خدمات کو کہ جنکو ملت اپنی جان سے بھی
عزیز رکھتی ہے پاؤں سے ٹھکرا دیتی اور انکو خانہ
نشین کر دیتی اور ملک وملت کو انکی کارروائی
اور خدمت سے محروم کر دیتی؟ اور کیا محمد نادر
شاہ افغان مجبور تھا کہ امان اللہ کی تقلید کرتے ہوئے
سردار عنایت اللہ خان معین السلطنت کی طرح
(امان اللہ کا بڑا بھائی) اپنے بھائیوں کو بیکار بٹھا دیتا
اور ہزاروں جاسوس ان پر چھوڑ دیتا؟ ایسا کام تو صرف
امان اللہ ہی کی ذات سے سرزد ہو سکتا ہے لیکن
محمد نادر شاہ افغان کو اپنے خاندان پر پورا اعتماد ہے
اور ملت بھی اسکے بھائیوں کی دیانت،

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 16 of 124

امان‌الله خوبتر کرده میتوانست، اما محمد نادرشاه
برخاندانِ خود اعتماد کامل دارد و دیانت و
اخلاق و فداکاری برادران نادرشاه بحضور
ملت نیز ظاهر است، و ملت بر برادران
محمد نادرشاه اعتماد کامل داشته و
دارد، لیکن اقربانوازی بیجا از امان‌الله
بود، که ما نمی خواهیم تشریح کنیم، اعلیحضرت
محمد نادرشاه تمام مأمورین افغانستان
و اقربای امان‌الله را برادر و فرزند خود میداند
هر کس که لیاقت و صداقت برای خدمت
وطن داشته باشد و دارد اعلیحضرت
محمد نادرشاه همه را بخدمت مأمور گردانیده است
بحضور اعلیحضرت محمد نادرشاه قریب تر آن کسی است
که خداشناس و دارای دیانت و درایت
است، وزرای کابینه و جمیع صاحب
منصبان نظامی، نائب الحکومه‌ها و حکام اعلیٰ و
حکام کلان و کافهٔ مأمورین فرزند و خویش قریب

اخلاق حمیدہ، فداکاری اور خوبیوں سے
اچھی طرح واقف ہے اور ان پر کامل اعتبار
رکھتی تھی اور رکھتی ہے۔ اور یہ محض امان‌اللہ کی
ذات تھی جو اپنے خویش و اقارب پر بیجا
نوازش روا رکھتی تھی۔ اسوقت ہم نہیں
چاہتے کہ انکی تشریح کریں۔ اعلیحضرت
محمد نادرشاہ افغانستان کے جملہ مأمورین
اور امان اللہ کے اقربا کو اپنے بیٹوں اور
بھائیوں کی مثل جانتا ہے اور جس
شخص میں اپنے وطن کی خدمت کرنے کی
لیاقت، صداقت اور اہلیت دیکھی ہے
اسکو اس کے لائق اور حسب حال مأموریت
دیکر وطن کی خدمت کا موقع بخشا ہے۔ اعلیحضرت
غازی محمد نادرشاہ کے حضور میں وہ شخص قریب تر
اور معتمد تر ہے جو خداشناس اور ایمانداری سے
آراستہ ہو اور معاملہ فہمی اور فہم و ذکا کا جوہر رکھتا ہو۔ ہیئت
کابینہ کے وزیر، شعبہ حرب کے افسر، نائب الحکومہ
حکام اعلیٰ، حکام کلان اور تمام مأمورین محمد نادرشاہ

نادرشاه میباشند ۰

امان الله میگوید:

«من علما را هیچ نگفته ام حتی
درحق علمای سوء هم بدگوئی نکرده ام
صرف ملاهائیکه سقو را تقویت
ومرا کافر گفته اند بد گفته ام.»

(جواب)

(امان الله خان ذاتاً دشمن علمای حقانی است)

دروغگو حافظه ندارد، از بدو سلطنت تا روز فرار خود بجز مخالفت با علما، کار دیگرے که از امان الله دیده نشده است، از علمای متبحر ومجاهد فی سبیل الله یکی مرحوم مغفور جناب حاجی عبد الرازق خان است، که در معرکهٔ استقلال وجهاد، چه خدمات شایان قدر ابراز فرمودند، وقتیکه بکابل خواسته شدند، آیا خانه نشین نبودند؟ آیا حاجی صاحب مرحوم تا بوقت وفات

کے بیٹے اور قریبی خویش ہیں۔

امان اللہ کہتا ہے:—

"میں نے علما کی نسبت کبھی کچھ
نہیں کہا حتیٰکہ علمای سو کے حق میں
بھی بدگوئی نہیں کی۔ صرف ان
ملاؤں کو برا کہا ہے جنہوں نے سقّے کی پیٹھ
ٹھونکی اور مجھ کو کافر کہا"

(جواب)

(امان اللہ خان ذاتاً علمائے حقانی کا دشمن ہے)

کسی نے سچ کہا ہے کہ "دروغگو را حافظہ نباشد" اظہر من الشمس ہے کہ کل واقعات امان اللہ کے قول کے خلاف شہادت دے رہے ہیں، امان اللہ نے تخت نشینی کے روز اول سے لیکر اپنے فرار تک اور کوئی کام نہیں کیا سوائے اسکے کہ علما کی مذمت اور مخالفت کرنے میں سرگرم رہا ہو۔ افغانستان کے متبحر علما میں سے ایک مجاہد فی سبیل اللہ مرحوم و مغفور جناب حاجی عبد الرازق ہیں جنہوں نے استقلال کے معرکے اور جہاد میں کیسی قیمتی اور شاندار خدمات انجام دیں، لیکن جسوقت ان کو کابل بلایا گیا کیا وہ خانہ نشین نہیں کر دئے گئے تھے؟ کیا حاجی صاحب مرحوم اپنی خدا کاری اور خدمات کے صلے میں ان تمام امتیازات سے جو انکو سابق میں نصیب تھے تا دم مرگ محروم نہیں کئے گئے

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 18 of 124

بعوض تقدیر خدمت از تمام امتیازاتیکه سابق
داشتند، محروم قرار داده نشدند؟ آیا در ده
سال سلطنت امان الله حاجی صاحب را
درکدام دربار امان الله کسے دیده است؟
امان الله حاجی صاحب غازی را بدربارها
واعیاد وجشن ها دعوت کرده است ؟
جناب مولانا فضل ربی که برجنازۀ لوسنا
عبدالرازق خان نطق کرده، و از خدمات حاجی
صاحب مرحوم اظهار فرموده و ایشان را رہنمای
اسلامیت و موٴسس ملیت و محرک مجاہدت
گفته خطاب نمود، آیا امان الله مولوی
فضل ربی صاحب را حبس نکرد؟ قتل سید
اسمٰعیل مرحوم، سید جعفر گرفتاری و نظربندی جناب
مستطاب شیخ پاشای اسلام پوری مخالفت
اولاد رسول صلی الله علیه وآله وسلم نبود؟ درجرگۀ
سنه ١٣٠٣ اظهار کلمات گستاخانۀ امان الله مخالف
احترام زوجات مطهرات حضرت محمد علیه الصلوٰۃ والسلام

تھے؟ کیا کسی شخص نے امان اللہ کی دہ سالہ
سلطنت کے عرصے میں حاجی صاحب کو
امان اللہ کے کسی دربار میں دیکھا؟ کیا امان اللہ
نے کبھی حاجی صاحب غازی کو درباروں
یا عیدوں یا جشنوں میں مدعو کیا تھا؟ مولانا
فضل ربی نے مولانا حاجی عبدالرازق خان
کے جنازے پر اپنی تقریر کے دوران میں حاجی صاحب
مرحوم کی خدمات کا ذکر کیا تھا اور اس فاضل
شخصیت کو مسلمانوں کے رہنما، ملیت کے
موٴسس اور مجاہدت کے محرک کا خطاب دیا تھا
کیا امان اللہ نے اس اظہار پر مولوی فضل ربی
کو ماخوذ کر کے قید خانے میں ڈال نہیں دیا تھا؟
کیا سید اسمٰعیل مرحوم اور سید جعفر کو قتل کرنا اور
جناب مستطاب شیخ پاشای اسلامپوری کی نظربندی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کی صریح مخالفت
نہ تھی؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امان اللہ کا حافظہ
اسکو جواب دیچکا ہے کیونکہ اس نے ان گستاخانہ کلمات
کو جو اس نے آنحضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
ازواج مطہرات کی شان میں بکے تھے اور
جناب مستطاب حضرت صاحب فضل عمر خان
وزیر عدلیہ حال کے امان اللہ پر غضب آلود ہو کر

واعتراض غضب آلود جناب مستطاب حضرت صاحب فضل عمر خان وزیر عدلیۂ عالیہ بر امان الله وبالآخر جدائی وہجران حضرت صاحب موصوف از افغانستان، مگر فراموش خاطر امان الله شده است !

در جرگۂ سنہ ۱۳۰۶ منع تعلیم وتحصیل طلباے افغانی در دار العلوم دیوبند وانسداد رفت وآمد تحصیل کردگان دیوبند بافغانستان قانون گذاشته نشده بود ؟ ملا محمد ابراهیم خان کاموی ملا فضل ربی پکھلوی وغیره شاگردان مکتب عالیۂ دیوبند را در ارگ حبس نکرده بود، مگر جناب مستطاب حضرت صاحب محمد صادق خان وجناب محمد معصوم خان مجددی وعالم وفاضل مستطاب رئیس محکمۂ تمیز جناب قاضی سید عبد الرحمن خان بر علیه امان الله بسمت جنوبی فرار نکردند ؟ وامان الله حضرات موصوف را دستگیر کرده بارگ محبوس نکرد ؟ باوجودیکه

اور ولولہ انگیز جواب کو اور حضرت صاحب موصوف کے دین کی ناقابل برداشت صدمے سے افغانستان چھوڑ جانے کو بالکل بھلا دیا ہے

کیا سنہ ۱۳۰۶ کے جرگے میں یہ قانون نہیں بنایا گیا تھا کہ جسکی رو سے کسی افغانستان کے طالب علم کو دار العلوم دیوبند میں دینی علم کی تحصیل وتعلیم کی اجازت نہیں تھی اور جو لوگ دیوبند کے فارغ التحصیل اور سند یافتہ تھے انکو افغانستان میں داخل ہونے کی ممانعت تھی ؟ کیا ملا محمد ابراهیم خان کاموی اور ملا فضل ربی پکھلوی وغیرہ دیوبند کے مکتب عالیہ کے شاگردوں کو ارگ میں محبوس نہیں کیا گیا تھا ؟ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ جناب مستطاب حضرت صاحب محمد صادق خان اور جناب محمد معصوم خان مجددی اور عالم وفاضل مستطاب محکمۂ تمیز کے رئیس جناب قاضی عبد الرحمن نے امان اللہ کی مخالفت پر کمر باندھکر سمت جنوبی کیطرف فرار نہیں کیا تھا ؟ اور امان اللہ نے حضرات موصوف کو گرفتار کر کے ارگ میں قید نہیں کیا تھا ؟ اور اگرچہ خارجہ ممالک کے مسلمانوں کی طرف سے کئی ہزار تار حضرات

چندین ہزار تلگراف مسلمانان خارج درباب اعدام نکردن حضرات و قاضی سید عبدالرحمن خان برای امان اللہ رسید مگر با این ہمہ آیا قاضی عبدالرحمن خان را بشہادت نرسانید؟ در مجلس قصر استور بحضور تمام مامورین و وکلای ملت، صاحب منصبان خود را خطاب کردہ از مرید شدن بمشایخ افغانستان منع نکرد؟

حضرت مرحوم فردوس آشیان جناب آخندزادہ صاحب تگاب علیہ الرحمہ چندین بار امان اللہ را از اعمال بد منع نفرمودند، آیا یکی از نصایح ایشان امان اللہ عمل کردہ است؟

الحمدللہ امروز علمای افغانستان چہ در مرکز وچہ در اطراف واکناف مملکت قدر و منزلت دارند؛ چون از اعمال ناصواب امان اللہ خوبتر اطلاع دارند تماماً بہ تردید این اعلانش پرداختہ اند وہمہ ادعاہای او را بشدت تکذیب کردہ اند. کہ ! از ان جملہ بہ نگاشتن

اور قاضی سید عبدالرحمن کو سزای موت نہ دینے کے بارے میں بھیجے گئے لیکن کیا امان اللہ نے قاضی عبدالرحمن کو شہید نہیں کیا؟ اور کیا قصر استور کی مجلس میں تمام مامورین دولت اور وکلای ملت کے سامنے اپنے منصبداروں کو مخاطب کر کے ان کو افغانستان کے مشائخ کے مرید ہونے سے منع نہیں کیا تھا؟

کیا حضرت مرحوم فردوس آشیان جناب آخندزادہ صاحب تگاب علیہ الرحمۃ نے کئی بار امان اللہ کو برے اعمال سے منع نہیں فرمایا تھا؟ آیا انکی کسی ایک نصیحت پر بھی امان اللہ نے کان دھرا یا عمل کیا؟

الحمدللہ کہ آج افغانستان کے علما کو کیا وہ جو مرکز میں ہیں اور کیا وہ جو مملکت کے اطراف واکناف میں رہتے ہیں عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور انکی قدر و منزلت کی جاتی ہے۔ چونکہ وہ امان اللہ کے جور وجفا کی خاص طور پر آماجگاہ بنے رہے ہیں امان اللہ کے مذموم کردار سے اچھی طرح واقف ہیں اسلئے متفقہ طور پر اس کے اعلان کی تردید میں ساعی ہیں اور بڑی سختی سے اسکے سب باطل دعووں کو رد کیا ہے ہم انہیں سے صرف ایک عالم ایک فتوے کو

یک معروضۂ آنھا که درین مورد بحضور نموده اند در ختم این سلسله اکتفا میکنیم.

امان الله میگوید:

"من مرید حضرت ستطاب شاه آقای قلعۂ قاضی بودم"

جواب

آیا این دروغ محض نیست. البته در زمان شهزادگی خود امان الله در خانۂ هر شیخ رفت وآمد داشت، وخود را مسلمان صادق وباعمل ظاهر میکرد، چنانچه حضرات ستطاب شمس المشائخ ونور المشائخ صاحبان شور بازار نیز با امان الله محبت داشتند، اما حضرت شاه آقا قدس الله سره العزیز، هیچ وقت، مرید نگرفته اند، اگر امان الله خان مثل زمان شهزادگی مسلمان باعمل ودلجوی ملت میبود واز صراط المستقیم منحرف نمی شد، خدا شاهد است، از خورد

قلمبند کرتے ہیں جو انہوں نے اس موضوع پر اعلیحضرت کے حضور میں پیش کیا ہے اور ہم اسکو اس تردید کے خاتمہ پر لکھینگے۔

امان اللہ کہتا ہے:۔

"میں قلعہ قاضی کے حضرت مستطاب شاہ آقا کا مرید تھا"

(جواب)

کیا یہ سفید جھوٹ نہیں ہے؟ اس میں شک نہیں کہ امان اللہ کا اپنی شہزادگی کے زمانے میں معمول تھا کہ ہر شیخ اور پیر طریقت کے گھر پر جایا کرتا تھا اور اپنے آپ کو ایک راسخ الاعتقاد اور باعمل مسلمان ظاہر کیا کرتا تھا، اسی وجہ سے شور بازار کابل کے رہنے والے حضرت مستطاب شمس المشائخ اور نور المشائخ صاحبان امان اللہ کو بہت چاہتے تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت شاہ آقا قدس اللہ سرہ العزیز نے کسی کو بھی اپنا کوئی مرید نہیں کیا۔ اگر امان اللہ خان جسطرح کہ شہزادگی کے زمانے میں اظہار کیا کرتا تھا ایک باعمل مسلمان اور ملت کا دلجو، ہمدرد اور خیرخواہ رہتا اور صراط مستقیم سے نہ بھٹک جاتا تو خدا شاہد ہے کہ ہم اپنی اس ملت کے ہر چھوٹے بڑے متنفس کو اس پر

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 22 of 124

وبزرگ این ملت خود را فدای او میکردیم. لیکن واسفا براحوال امان الله که یک راستے برای قبول توبه هم نگذاشت. مگر فراموش کرده که در جرگهٔ اقوام شنوار وسائر اقوام سمت مشرقی اعلان کردند، که توبهٔ او هم مقبول دین وشریعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی الله علیه وسلم نیست.

امان الله میگوید:

«لفظ عیاشی نسبت بمن ظلم و بهتان است ودهم از بیت المال برای گذران خود چیزی نیگرفتم وزارت مالیه برای گذران من تجویز کرد که بقیهٔ زمین های عین المال وعمارات آنرا برای دولت بخرند وبعوض آن بعض فابریکه هائے که چلاندن آن کار دولت نبود من بدهند این تجویز را قبول کردم»

قربان کر دیتے۔ لیکن افسوس ہے امان اللہ کی حالت پر کہ توبہ کی قبولیت کے لئے کوئی راستہ بھی نہیں چھوڑا۔ ہمیں خوف ہے کہ امان اللہ بھول گیا ہے کہ سمت مشرقی کی سب قوموں اور شنوار قوم کے متفقہ جرگے (مجلس) میں افغانستان کے سب علمائے بالاتفاق اعلان کیا تھا کہ آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین اور شرع مبین کے مطابق امان اللہ کی توبہ کسی صورت میں مقبول نہیں ہو سکتی۔

امان اللہ کہتا ہے:۔

"میری ذات پر عیاشی کا لفظ عائد کرنا محض ظلم اور عظیم بہتان ہے، میں اپنی گذران کے لئے بیت المال سے ایک حبہ بھی نہیں لیتا تھا۔ وزارت مالیہ نے میرے گذارے کے لئے یہ تجویز کی کہ عین المال کی باقیماندہ زمینوں اور عمارتوں کو دولت خریدے اور انکے بدلے بعض کارخانے کہ جو دولت کے کام کے نہیں تھے مجھے ہبہ کر دے۔ میں نے اس تجویز کو قبول کر لیا"

جواب

(امان الله خان خیلی عیاش وبی پرواست)

سبحان الله امان الله تا چه اندازه مکار وحیله باز است، هنوز هم از حیله بازی پشیمان نیست، دماغ امان الله خان بواقعی خراب شده یا شاید باو اطلاع رسیده که اوراق وزارت مالیه در انقلاب سوخته است، یا گمان میشود که او میخواهد کدام مملکت دیگر را فریب بدهد، ورنه ما ملت تصور کرده نمیتوانیم که امان الله خان این قدر کفایت شعار بوده است، اگر امان الله خان بهوش این اعلان را منوشت شاید قلم او از فهمیدن این مسئله می لرزید که بودجهٔ وزارت دربار امان الله خان از شروع سلطنت تا سقوط پادشاهی او در وزارت مالیهٔ افغانستان موجود است، عمله وفعله ومصارف البسهٔ او وفامیل او، تسخین در دستگاه هوتل ها وخریداری های او، موتر، شکار، میله، بخشش وتعمیرات

جواب

(امان اللہ خاں پہلے درجے کا عیاش اور بے پروا ہے)

خدا کی شان امان اللہ کو ہمیشہ سے کسقدر مکروفریب اور تجاہل عارفانہ کی بُری عادت پڑی ہوئی ہے کہ گربہ مسکین کی طرح اب بھی اپنی حیلہ سازیوں اور عیاریوں سے نہ پشیمان ہوتا ہے اور نہ باز آتا ہے۔ اس غربت اور کس مپرسی کی حالت میں اس کے تمام حواس معطل ہو چکے ہیں ورنہ ایسی مجنونانہ حرکات کا مرتکب نہ ہوتا یا شاید کسی بوجھ بجھکڑ نے اسکو پتہ دیا ہے کہ انقلاب میں وزارت مالیہ کے سب اوراق اور یادداشتیں جل چکی ہیں۔ یا ہم یہی گمان کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس نے کسی دوسری دولت کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر اپنا الو سیدھا کرنے کی ٹھانی ہے۔ ورنہ ہماری ملت کے سامنے ایسے ہوشربا اخراجات کا نقشہ موجود ہے کہ ہم کسی صورت میں بھی نہیں مان سکتے کہ امان اللہ خان نے کبھی کفایت شعاری کو ملحوظ رکھا ہو۔ اگر امان اللہ خان اس اعلان کے لکھنے اور اشاعت دینے میں ذرہ بھر بھی ہوش وتامل کو کام میں لاتا تو بہت ممکن تھا کہ اس کا قلم تھرا جاتا جب اس حقیقت سے آگاہی ہوتی کہ امان اللہ کی وزارت دربار کا بجٹ اسکی ابتداے سلطنت سے انتہاے سلطنت تک افغانستان کی وزارت مالیہ میں موجود ہے اور جسکے مطالعے سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اسکا عملہ اور پیش خدمت، اسکی اپنی ذاتی پوشاک اور اپنے کنبے کے لباس کے اخراجات، بخاریوں کے گرم کرنے اور روشنی کے مصارف، اسکا ساز وسامان اور خریداریاں، اسکی موٹریں، شکاروں اور میلوں کا خرچ، اسکی بخششوں اور شخصی تعمیروں کے مخارج اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ اعلیحضرت شہید کا

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 24 of 124

شخصی او بارها درجه از مصارف اعلیحضرت شهید
علاوه تر است، بودجهٔ سالیانهٔ امان الله
از بودجهٔ وزارت خارجه سنگین تر بود،
ما باین مسئله دلتنگ نیستیم که چرا اینطور
مخارج گزاف میکرد، لیکن برین نمک ناشناسی
امان الله جای افسوس است، که چرا ملت را
اینقدر بخیل و خود را کفایت شعار معرفی میکند،
مگر دنیا از خشت طلا و نقره ماندن زیر پای
نور السراج و حسن جان اطلاع ندارد ؟ مگر
امان الله در عروسی خواهر خود اساطیر و بدعت‌های
مشوهه را اجرا نکرد ؟ حالا حیا ندارد که مینویسد:
«در از بیت المال برای گذران خود در مدت
پادشاهی خویش چیزی نگرفتم»
(امان الله خان تمام ملت را اذیت داد)
عیاشی اگر نسبت با مان الله، بهتان
یا صدق است، ملت خوب واقف است
عیاشی اہل دنیا تا امروز از دائرهٔ انسانیت

خرچ انکی گرد کو نہیں پہنچ سکتا۔ امان اللہ کا
سالانہ ذاتی بودجہ وزارت خارجہ کے بجٹ سے
کہیں زیادہ ہوا کرتا تھا۔ ہم اس مسئلے سے
کہ کیوں اتنا زیادہ خرچ کیا کرتا تھا تنگدل نہیں ہیں
لیکن امان اللہ کی نمک ناشناسی پر افسوس
آتا ہے کہ کیوں ہماری فیاض اور زندہ دل ملت
کو بخیل اور اپنی فضولخرچ ذات کو کفایت شعار
مشہور کر رہا ہے۔ کیا دنیا بے خبر ہے
کہ نور السراج اور حسن جان کے پاؤں تلے
سونے اور چاندی کی اینٹیں نہیں بچھائی
گئی تھیں ؟ کیا امان اللہ اپنی بہن کی شادی
کے موقع پر گوناگوں بدعتیں اور عجیب و غریب
لغویات روبہ کار نہیں لایا تھا ؟ اب
اِس پر بھی اسکو شرم نہیں آتی جو لکھتا ہے
کہ "اپنی پادشاہی کے دوران میں میں نے
اپنی گذران کیلئے بیت المال سے کچھ نہیں لیا"
(امان اللہ خان نے سب ملت کو اذیت دی ہے)
امان اللہ کی نسبت عیاشی خواہ بہتان خواہ صدق
جو کچھ بھی ہو ملت اس سے بہت اچھی طرح واقف ہے،
دھوکا نہیں کھا سکتی۔ دنیاداروں کی عیاشی اور نفس
پرستی اس دن تک بھی انسانیت کے حلقے سے

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 25 of 124

بیرون نشده مگر افسوس بر احوال امان الله......
تا امروز جراید وطنی بنام خود هیچ یک اعتراض
ملت را نسبت به امان الله شایع نکرده است،
اما امان الله دلتنگ شده میخواهد سوء
اعمال خود را یگان یگان شرح داده برای
اصلاح آن دلیل های طفلانه تراشد،
ما میگوئیم اگر روح امان الله می بالد و محبت
و احساس او نسبت بملت زنده میشود،
پس جواهرات اندوختهٔ سالیان دراز،
افغانستان را بخزینهٔ بیت المال مسترد کند،
ما ملت مقاصد امان الله را یکبار دیدیم
کفایت کرد، از دکاندار تا دولتمند
و از مامور تا طالب العلم همه مزهٔ بیغمی و رفاه
عصر امان الله را چشیدیم و این مزهٔ تلخ
تا قیامت فراموش ما نخواهد شد، خیر
خواهی ها و فدویت امان الله را نسبت
به اهالی افغانستان خوب مشاهده کردیم

مٹ نہیں چکی اور ہوا و ہوس کے پھندے
اس میں مبتلا ہیں، لیکن ہمیں امان اللہ کی بےجگری
اور حالت پر افسوس آتا ہے کہ آجتک ہمارے
کسی داخلی اخبار نے امان اللہ کی نسبت ملت کے
کسی اعتراض کو شائع نہیں کیا مگر امان اللہ
خواہ مخواہ کھسیانا ہو کر چاہتا ہے کہ اپنے ایک ایک
برے عمل کی تشریح کرے اور طفلانہ دلیلیں
تراش کر انکو اچھے لباس میں دکھلائے۔ پس
اگر وہ ایسا ہی پاکباز اور ایثار والا ہے اور
اسکے دل میں اتنی ہی ٹیس اٹھتی ہے اور بیچاری
ملت کی محبت اور ہمدردی اسکو چین سے نہیں
بیٹھنے دیتی اور اسکی روح پھڑپھڑاتی ہے تو ہم
اسکو ایک نیک مشورہ دیتے ہیں جس سے
اسکے درد بھرے دل کی تسکین ہو وہ یہ ہے
کہ ان اندوختہ جواہرات کو جو سالہائے دراز سے
افغانستان کے خون اور گاڑھے پسینے کی
کمائی ہے اور جنکو وہ اپنے ساتھ لیگیا ہے
بیت المال کے خزانے میں واپس کر دے۔
ملت نے ایک دفعہ امان اللہ کی حسن نیت اور
مقصدوں کو اچھی طرح جانچ پرکھ لیا ہے مزید
تجربے سے ندامت اٹھانا نہیں چاہتی
چھابڑی بیچنے والے سے لیکر دولتمند آدمی تک
عہدہ دار سے لیکر طالب علم تک سب نے
امان اللہ کے عہد کی بےغمی اور رفاہیت کا مزا
چکھ لیا ہے اور یہ ایسا مزا ہے جسکی تلخی کا ہم
ہم قیامت تک نہیں بھول سکتے۔ مزید براں
ہم نے اپنی آنکھوں سے ملت افغانستان
کے بارے میں امان اللہ کی مشہور رعایا پروری
جاں نثاری اور قربانی کو بھی خود امان اللہ
کی زندگی ہی میں اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ
کیسے وہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو
انقلاب کی بھڑکتی آگ اور خونریزی کی بلا سے
بچا کر امان میں لیگیا اور بیچارے مامورین

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 26 of 124

کہ چہ طور خود و اہل و عیال خویش را از بلاد و
آتش انقلاب کشید، و بیچارہ مأمورین
و اہل و عیال شان را بآتش سوزان مبتلا
کرد، سردار حیات اللہ خان شہید و سردار
عبدالمجید خان برادران امان اللہ و اہل و عیال
این دو شہزادہ و سایر اعزہ و معاریف
و مشاہیر افغانستان حتیٰ عموم طبقات
ملت از بیغمی و آرامی عصر امان اللہ، خوب
حظ گرفتند، ہیچ گوشہ و کناری در افغانستان
دیدہ نمی شود کہ از حظ آرامی و بیغمی دور امان اللہ
محروم ماندہ باشد .

" امان اللہ خان در اعلان خود از پول ہا و پیسہ ہای
افغانستان حساب میدہد و از وضع اصول
بودجہ و اختیار دادن بہ وکلا راجع بہ تدقیق
واردات ملک و مخارج سالیانہ بحث
میکند، و شاہد صداقت خود وضع این قوانین را
معرفی میکند "

اور ان کے خاندان کو طرح طرح کی آفتوں اور
ناقابل برداشت مصیبتوں میں مبتلا کر گیا۔
بطور مثال سردار حیات اللہ خان شہید اور
سردار عبدالمجید خان (امان اللہ کے بھائی)
اور ان دو نو شہزادوں کے اہل و عیال اور تمام
معززین اور افغانستان کے مشہور و معروف
افراد حتیٰ ملت کے عام طبقے کے لوگ بھی
امان اللہ کے عصر کی بیغمی اور آرام سے بہت
اچھے بہرہ اندوز ہوئے ہیں کہ اب وہ کچھ
امان اللہ کے دیدار کو ترس رہے ہیں،
واضح ہو گیا ہو گا کہ افغانستان کا کوئی کونہ
اور کوئی گھر بھی باقی نہیں رہا جہاں
امان اللہ کے دور کے فیوض و برکات
نہ پہنچے ہوں۔

" امان اللہ خان اپنے اعلان میں افغانستان کے
رو پے پیسے کا حساب دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ
بجٹ کے اصول کو اس نے وضع کیا اور اس نے
ترجیح دی۔ اور ملت کے نمایندوں کو دولت کے
سالانہ دخل و خرچ پر جرح و تعدیل اور تنقید
و تدقیق کا حق و اختیار دیا۔ اور بتایا کہ گویا
ہوتا ہے کہ ان قوانین کا بنانا ہی میری صداقت
کی دلیل اور میرے اخلاص کی شہادت ہے "

(امان‌الله‌خان چرا جواب ملت را نمیگوید)

درلویه جرگهٔ ۱۳۰۹ آنچه وکلا درباب امان‌الله‌خان گفتند، راجع به درخواست اوبود درباب استرداد اراضی وفابریکات که عین‌المال خودمی‌شناخت، جرگه اعتراض کرد که اراضی امان‌الله‌خان بهیچ وجه عین‌المال امان‌الله نیست، اگر پادشاهی مال وملک کسی را ضبط کند، وآنرا عین‌المال خود قرار بدهد آن پادشاه ظالم است، فابریکات را تماماً از پول بیت‌المال خریداری کرده‌ایم، چه طور عین‌المال امان‌الله‌خان شده؟

مامیخواهیم جواهرات خزینهٔ افغانستان را از امان‌الله‌خان بگیریم، امان‌الله‌خان آنهمه را جمع کرده باخود برده است باید بملت بسپارد، اگر امان‌الله وطنخواه وترقی پرور است، پس مال بیت‌المال را واپس تسلیم کند. امان‌الله‌خان ازین مسئله هیچ بیانی نمیکند ومسائل فابریکات

{امان اللہ کیوں ملت کو جواب دینے سے کنی کتراتا ہے؟}

۱۳۰۹ھ کے "لویہ جرگہ" میں امان اللہ کے متعلق وکلائے ملت نے جو کچھ کہا ہے وہ دراصل اسکی اپنی درخواست کا جواب تھا۔ امان اللہ نے اپنے مکتوب میں مطالبہ کیا تھا کہ وہ زمینیں اور کارخانے جن کو وہ اپنی ذاتی ملکیت سمجھے بیٹھا تھا اسکو واپس کردئے جائیں۔ جرگے نے اس پر اعتراض اٹھایا کہ امان اللہ کی تمام نہاد زمینیں کسی وجہ سے بھی امان اللہ کی شخصی ملک نہیں ہوسکتیں۔ دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی بادشاہ اپنی رعایا کے کسی فرد کی جائداد ضبط کرلے اور اسکو اپنی شخصی ملکیت بنالے تو ظالم وجابر ہے۔ طرفہ تو یہ ہے کہ ہم نے تمام کارخانوں کی قیمت بیت المال کے خزانے سے ادا کی ہے اب کس استحقاق اور سند سے امان اللہ کا عین المال قرار دیا جاسکتا ہے؟ بلکہ اس کے برعکس ہماری ملت کا دعویٰ ہے اور اس میں حق بجانب بھی ہے کہ امان اللہ خان افغانستان کے خزانے کے جواہرات کو جنکو وہ اکٹھا کرکے اپنے ساتھ لیگیا ہے اور اب عیش وآرام کی زندگی بسر کررہا ہے ملت کو واپس کردے۔ اگر امان اللہ اپنے قول کے مطابق واقعی ملت کا غمخوار، وطن دوست اور ترقی پرور ہے تو اسکو چاہیئے کہ بیت المال کے مال کو بدون حیل وحجت اور لیت ولعل کے بغیر فوراً لوٹا دے۔ امان اللہ خاں اس روشن مسئلے کے ذکر سے تو احتراز کرتا ہے اور کارخانوں اور اپنے خرید کردہ ملبے کے

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 28 of 124

واسطهٔ خریداری کردهٔ خویش را در میان میآورد
و این دروغ ها سئے را که در اعلان خود می بافد،
همه از همین مسئله است، که چرا محمد نادرشاه
بملت موقع این خواست را داد، ما میتوانیم
بگوئیم، که ملت تا بنقطهٔ آخر، درباب استردادِ
جواهرات افغانستان با امان الله خان دعوی
خواهیم کرد، در موقع افتتاح شورای ملی از طرف
ملت وکیل گرفته خواهد شد، و با امان الله
در محاکم دنیا محاکمه خواهیم نمود، نادرشاه
حق ندارد ازین مسئله ملت را مانع شود،
یا از امان الله حمایت کند.

در عصر امانی بکمال مراعات
حیثیات ملی نمی شد

با ملت مگر از بودجه های عصر امانی اطلاع نداریم
که امان الله امروز در دنیا اعلان میکند، که شورای
دولت بودجهٔ مملکت را سنجید، و نکته چینی میکرد
و من این حق را بملت داده بودم » مگر ملت از

مسائل کو درمیان میں لے آتا ہے۔ لیکن
اس کے اپنے اعلان میں اس سارے
اضطراب اور دروغ بیانی کا اصلی باعث یہ ہے
کہ محمد نادرشاہ افغان نے اسکی درخواست کو
ملت کے سامنے کیوں ڈالا کہ ملت کو اس پر
اعتراض اٹھانے کا موقع ملا۔ ہماری ملت کیوں
اعتراض نہ کرے بلکہ اس بات کے بھی آمادہ و تیار ہے
کہ افغانستان کے جواہرات واپس لینے میں
آخری حد تک امان اللہ خاں کے ساتھ مقدمہ
بازی کرے۔ شوریٰ ملی کے افتتاح کے موقع پر
ملت کیطرف سے ایک وکیل مقرر کیا جائیگا
جو ہماری طرف سے امان اللہ پر دنیا کی عدالتوں میں
دعویٰ دائر کریگا۔ محمد نادرشاہ افغان کو کوئی حق
حاصل نہیں اور نہ ہوگا کہ ملت کو اس فیصلے اور
کارروائی سے منع کرے یا امان اللہ کی حمایت
و دلسوزی میں کوئی بات کرے۔

امان اللہ کے خاندان کی جتنی بھی تنخواہیں
امان اللہی عہد میں ملی
حیثیات کا کبھی پاس نہیں کیا گیا

کیا ملت عصر امانی کے میزانیے سے واقف
نہیں ہے؟ کہ آج امان اللہ دنیا میں یہ اعلان
کرتا ہے کہ "شورای ملت مملکت کے بجٹ پر
دقت کیا کرتی تھی اور اس پر نکتہ چینی کرتی تھی
اور یہ میری ہی ذات تھی جس نے ملت کو اس حق
سے بہرہ اندوز کیا"۔ لیکن کیا ملت امان اللہ کی کسی

تنخواه‌هاے گزاف مادرها، دختران، و برادرها و برادرزاده‌ها، و عموها، و عموزاده‌هاے امان‌الله واقف نیست؟ مگر تنخواه خویش واقربای امان‌الله از تمام تنخواه نسبی محمدزائی‌ها افزون‌تر نبود، چنانچه تا امروز خاندان امان‌الله از محمدنادرشاه نیز همان مواجب گزاف را بگیرند و ما ملت ازین مسئله راضی نیستیم، باید مثل سائر محمدزائی‌ها و دیگر زائی‌ها، این‌ها را حکومت بشناسد، اینکه نادرشاه ایشان را نجات داد کافی است. ما نمیدانیم امان‌الله بکدام نصیحت وکلای ملت عمل کرد، که امروز از مجلس شورای دولت خود اظهارات میدهد. امان‌الله خان که همیشه برضد نصائح ملت و وزراے صادق و بادیانت افغانستان رفتار کرده است.

ماں اور سوتیلی ماؤں، بھتیجوں، بھائیوں، بھتیجوں، بچوں اور عزیزوں کی بڑی بڑی تنخواہوں سے واقف نہیں ہے؟ کیا امان اللہ کے خویش واقارب کی تنخواہ تمام محمدزیوں کی خاندانی تنخواہ سے بڑھ چڑھکر نہ تھی؟ چنانچہ آج بھی امان اللہ کا خاندان محمدنادرشاہ افغان سے وہی بڑے بڑے وظیفے وصول کر رہا ہے اور ہماری ملت اس کارروائی پر رضامند نہیں ہے۔ حکومت کو چاہئیے کہ امان اللہ کے ان قریبی رشتہ داروں کو تمام محمدزیوں کے بقیہ افراد اور دوسرے قبائل کے اشخاص کی مانند جانے اور ان کے ساتھ کوئی خاص امتیاز روا نہ رکھے۔ کیا اُن کے لئے یہی کافی بلکہ نعمت غیرمترقبہ نہیں ہے کہ محمد نادر شاہ افغان نے ان کو ظلم و وحشت سے نجات دی؟ ہم حیران ہیں کہ امان اللہ نے وکلائے ملت کی کونسی نصیحت پر عمل کیا ہے کہ وہ آج اپنی مجلس شوریٰ دولت کو اختیارات موہوب کرنے پر خامہ فرسائی کر رہا ہے، حالانکہ امان اللہ کا ہمیشہ یہ رویہ رہا ہے کہ وہ افغانستان کی ملت اور صادق و دیانتدار وزیروں کی نصیحت کے خلاف اپنے شخصی خیالات کی پیروی کیا کرتا۔

احترام جذبات عمومی و شورای ملی در عصر نادری

نادرشاه شورای ملی را که وعده فرموده بود، بقرار امر الٰہی وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ افتتاح میکند، بشورای ملی هر قدر حقوق که در سائر ممالک داده شده داده میشود چنانچه در موقع افتتاح شورای ملی که در ماه ثور ۱۳۱۰ است تمام حقوق شورای ملی اعلان میگردد، رئیس شورا از خود وکلا تعیین خواهد شد، حکومت مسئول وکلای ملت خواهد بود، تمام عهدنامه جات پیش وکلا گذاشته خواهد شد، هیچ چیزے مخفی نخواهد ماند، اعلیحضرت محمد نادرشاه هرچه وعده فرموده اند، همه را ایفا نموده و مینمایند، لیکن افسوس بر احوال امان الله که هیچیک وعده و میثاق خود را هیچ بجا نکرده است. ما ملت اعطاے این حقوق را محض از نادرشاه میدانیم، امان الله هیچ کدام

نادری عہد میں شوریٰ ملی اور جذبات عمومی کا احترام

محمد نادرشاہ افغان اپنے وعدے کے مطابق بفحوائے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ شوریٰ ملی کا افتتاح کرتا ہے، جسقدر حقوق کہ ہر شوریٰ ملی کو دنیا کے سب ممالک میں تفویض کئے گئے ہیں افغانستان کی شوریٰ ملی کو بھی دیدئے جائینگے۔ چنانچہ شوریٰ ملی کے انعقاد کے موقع پر (ماہ ثور ۱۳۱۰ مطابق ماہ مئی ۱۹۳۱) شوریٰ ملی کے تمام حقوق کا اعلان کر دیا جائیگا، رئیس شوریٰ انہی وکیلوں میں سے معین ہوگا، حکومت ملت کے نمایندوں کے سامنے جوابدہ ہوگی۔ تمام عہدنامے وکیلوں کے سامنے رکھدئے جائینگے اور کوئی چیز ان سے مخفی نہیں رکھی جائیگی گویا شوریٰ ملی حقیقی معنوں میں پارلیمنٹ ہوگی۔ اعلیحضرت غازی نے جو وعدہ بھی فرمایا ہے اسکو ایفا کیا ہے اور آئندہ بھی یقیناً ایفا کرینگے، لیکن افسوس ہے امان اللہ کی حالت پر کہ اپنا کوئی وعدہ اور میثاق کسی کے ساتھ بھی بجا نہ لایا۔ جن حقوق و مراعات سے ملت آج فیضیاب ہے ہم انکو محض محمد نادرشاہ کی نوازش اور بخشش سے منسوب کرتے ہیں۔ مگر امان اللہ نے

وعدۂ خویش را تا امروز ایفا نکردہ است ہمہ وعدہ ہای او دروغ بود، و این دروغگوئی های امان اللہ بود، کہ او را ملت، مجبور بہ فرار کرد.

امان اللہ میگوید کہ،

"آنچہ لویہ جرگہ در کابل نسبت باو شایع کردہ از نمایندگان ملت نیست و کلای لویہ جرگہ وکیل ملت نبودند، بلکہ بعضے نفر را از مناطق نزدیک پایتخت بزور جمع کردہ بودند و بنام آنها بر خلاف من شایعات کردند ورنہ کلانشوندگان این ملت ہمان است کہ در ہر قدم مرا مدافعہ کردند، از پیر ہفتاد سالہ تا طفل دوازدہ سالہ در رکاب من ایستادہ و با اشرار جنگیدند، و جانہای عزیز خود را فدای من کردند، و تا من خود آنہا را از جنگ باز نداشتم

تو آج تک اپنے کسی وعدے کو پورا نہ کیا اور اپنے جھوٹے وعدوں سے ملت کو دھوکا دیتا رہا، اور یہ امان اللہ کی دروغ بافیوں اور وعدہ خلافیوں کا نتیجہ تھا جو ملت نے اسکو وطن چھوڑنے پر مجبور کیا۔

امان اللہ کہتا ہے:-

"لویہ جرگہ، نے کابل میں جو کچھ بھی میری نسبت شائع کیا ہے ملت کے نمایندوں کی طرف سے نہیں ہے۔ کیونکہ جو اعضا "لویہ جرگہ" میں شامل ہوئے تھے دراصل ملت کے نمایندے نہیں تھے بلکہ چند اشخاص کو پایہ تخت کے قرب و جوار سے ہی بزور اکٹھا کر لیا گیا تھا اور ان کے نام سے میرے برخلاف اشاعت کی گئی ورنہ اکابر ملت تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہر قدم پر میری طرف سے مدافعت کی، پیر ہفتاد سالہ سے لیکر دوازدہ سالہ طفل تک نے میرے ہمرکاب ہوکے باغیوں اور طاغیوں کے ساتھ مقابلہ کیا اور اپنی عزیز جانوں کو مجھ پر سے فدا کر دیا اور جبتک خود میں نے انکو

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 32 of 124

رو نگشتانده اند .

جواب

وکلاے جرگہ ہاے سابقہ
نسبت امان اللہ چہ عقیدہ داشتند

امان اللہ باہمچہ دروغہای سیاہ وتاریک خود سلطنت آبا واجداد مرحوم خود را تسلیم دزدان شقاوت پیشہ کردہ راہ فرار اختیار کردہ ہنوز ہم از دروغ بافی زبان نمیگیرد ممکن است یکدفعہ انسان دنیارا بہ دروغگوئی فریب بدہد، امّا ہرروز، بہ دروغ وکذب کامیاب شدن محال است .

باانیکہ ماراجع بعظمت وصحت لویہ جرگہ ۱۳۰۹ہ واثبات این مدعا کہ وکلای آن بصورت صحیح واساسی از تمام مناطق افغانستان حسب قواعد مقررہ انتخاب شدہ اند، آتیاً دلائل مقنعہ را خواہیم نگاشت درینجا علی الرغم امان اللہ میگوئیم کہ وکلاے

لڑائی سے نہ رو کا انہوں نے منہ موڑا۔"

جواب

امان اللہ کے متعلق سابقہ مجلسوں کے
وکیلوں کا عقیدہ

امان اللہ نے ایسی دروغ بیانیوں اور فریب کاریوں سے اپنے مرحوم آبا واجداد کی سلطنت کو کھودیا اور ایسی مقدس امانت کو شقاوت پیشہ ڈاکوؤں کے حوالے کرکے بھاگنے ہی میں اپنی جان کی امان ڈھونڈی - لیکن اس پر بھی جھوٹ بکنے سے نہیں جھینپتا۔ ممکن ہے کہ ایک دفعہ تو انسان دروغ گوئی سے دنیا کو فریب دیکر پھندے میں پھنسالے لیکن یہ کہ ہر روز دروغ بیغروغ سے کامیابی حاصل ہو ناممکن محض ہے۔

آئندہ ہم یقیناً "لویہ جرگہ" کی اہمیت، صحت اور باضابطگی پر قلم اٹھائینگے اور قطعی دلائل اور مقنعہ براہین سے ثابت کرینگے کہ افغانستان کے جملہ حصص نے مقررہ قواعد کے ماتحت اور صحیح اصول اور اساسی طریقے پر (مجلس کبیرا) کے وکیلوں کو انتخاب کیا تھا، لیکن اس جگہ بھگوڑے امان اللہ کے علی الرغم جتلانا چاہتے ہیں کہ جن وقتوں اعلیٰحضرت غازی محمد نادر شاہ افغان

لویه جرگهٔ سنه ۱۳۰۶ که وکلای صحیح بودند، امان الله خان ایشان را بزور جمع نکرده بود، و در آنوقت، اعلیحضرت محمد نادرشاه در جنوب فرانسه تشریف داشتند، آن وکلا بحضور امان الله در دندانهٔ اسپ دوانی پغمان و باغ رحمت الله خان چه گفتند؟ و در موقع مراجعت به ملت از احوال امان الله چه بیان کردند؟ سمت مشرقی برعلیهٔ امان الله چه طور قیام نمود؟ در جرگهٔ معهده چه رأی تصویب شد؟ و برای امان الله چه مواد فرستادند، مگر امان الله آنهمه را طرفداری پیر هفتاد ساله و طفل دوازده ساله حساب میکند.

آیا دران شرائط پیر هفتاد ساله و طفل دوازده ساله خلع امان الله و محاکمهٔ او بحضور ملت و در صورت ثبوت سب نبی و مخالفت شریعت نبوی (ص) صدور حکم سنگسار شرط گذاشته نشده بود؟ اگر امان الله خان

جنوبی فرانس میں تشریف فرما تھے کیا امان اللہ نے ۱۳۰۶ کے "لویہ جرگہ" کے وکیلوں کو جنکو وہ قوم صحیح نمایندوں کے نام سے تعبیر کرتا ہے جبر واکراہ جمع نہیں کیا تھا؟ اور ان وکیلوں نے گھڑدوڑ کے چبوترے پر جو پغمان میں ہے اور رحمت اللہ خان کے باغ میں امان اللہ کو کیا کہا تھا؟ اور جب وہ اپنے اپنے گھروں کو واپس گئے تو ملت کو امان اللہ کے بارے میں کیا کچھ کہا؟ سمت مشرقی کے اہالی امان اللہ کے برخلاف کس ہمت و استقلال سے ڈٹے ہیں؟ بڈہ کے جرگے میں کیا کیا قرار دادیں پاس ہوئیں؟ اور انہوں نے کس مضمون کا خط امان اللہ کے پاس بھیجا؟ لیکن امان اللہ ان سب مخالفتوں اور نارا‌ضگیوں کو ستر سالہ بوڑھے اور بارہ سالہ بچے کی طرفداری پر محمول کرتا ہے۔

کیا ان ریزولیوشنوں میں امان اللہ کے جان نثار ہفتاد سالہ پیر اور طرفدار دوازدہ سالہ بچے کی ایک تجویز یہ نہیں تھی؟ کہ امان اللہ کو تخت سے علیحدہ کر دیا جائے اور ملت کے حضور میں اسکا محاکمہ کیا جائے۔ اور اگر اس پر سب نبی اور شریعت نبوی (ص) کی مخالفت ثابت ہو جائے تو اسکو سنگسار کر دیا جائے۔

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 34 of 124

فراموشی پیدا کرده ما می توانیم تمام آن شرائط قوم را عندالزوم طبع کرده پیش روی‌اش بگذاریم.

{اعلیحضرت محمد نادر شاه بدخواه امان الله خان نیست}

لویه جرگه سنه ۱۳۰۹ میخواست بسیار چیزها را بر علیه امان الله قانون بگذارد و بهمان شرائط جرگهٔ عهده را باو سر از نو شنوانند و او را زیر محاکمهٔ ملت بدنیا معرفی کنند، اما اشفاق محمد نادر شاه موقع نداد، ما میتوانیم بگوئیم محمد نادر شاه هنوز هم بدخواه امان الله نبود اما از امان الله بدخواهی بسیار مشاهده شده است، با پدر بزرگوار و عم غمخوار خود چه کرد؟ که با محمد نادر شاه کند.

{سبب فرار مخفیانهٔ امان الله چه بود!!}

این بیانیه که ملت خود را برای امان الله فدا میکرد

اگر امان اللہ خان کے ہوش و حواس رفو چکر ہوگئے ہیں اور ان کو نسیان کی مرض لاحق ہوگئی ہے تو ہم قوم کی ان تمام تجاویز کو بوقت ضرورت چھاپ سکتے ہیں، شاید ان کے مطالعے سے آپ کے دماغ کے پرزے ٹھیک ہوجائیں۔

{اعلیحضرت غازی محمد نادر شاہ کی سیح ذات امان اللہ خان کی بدخواہ نہیں ہے}

۱۳۰۹ کے "لوئے جرگے" کی خواہش تھی کہ امان اللہ کی تمام جنایتوں اور خیانتوں کی مفصل روئیداد تیار کرکے اسکو ایک قانونی صورت دے اور جرگہ بڑہ کی تمام تجاویز کو سرازنو مشتہر کرکے تمام دنیا کو بتلائے کہ امان اللہ ان وجوہ سے ملت کا مجرم ہے۔ لیکن محمد نادر شاہ افغان کی شفقت اور محبت نے ملت کو اس بات کا موقع نہ دیا۔ ہم کہ سکتے ہیں کہ محمد نادر شاہ اسوقت بھی امان اللہ کا بدخواہ نہ تھا لیکن امان اللہ کی طرف سے ہمیشہ بہت زیادہ بدخواہی دیکھی گئی ہے۔ اس نے اپنے بزرگوار باپ اور غمخوار چچے کے ساتھ کیا کیا جو اب محمد نادر شاہ افغان کے ساتھ روا رکھیگا۔

{امان اللہ کا چھپکر بھاگ جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ بزدل تھا اور ملت نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا تھا}

بے اختیار ہنسی آتی ہے جب ہم امان اللہ کے اس خلاف

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 35 of 124

وامان‌الله مانع شد، یک چیز مضحک است
اگر اینطور بود، چرا اهل و عیال ثانی خود و تمام
خاندان خویش را با نوامیس ملت در پنجهٔ
وحشت سقوی گذاشت؟ آیا در صورتیکه پیر
هفتاد ساله و طفل دوازده ساله برای
فدا کردن برکاب امان‌الله حاضر بود امان‌الله خان
چرا خفیه خود را خلع کرد؟ و خفیه بقندهار فرار نمود؟
لازم بود با پیران هفتاد ساله و طفلان دوازده
ساله مشوره میکرد و برای آنها یک راه
نجات وا نمود میساخت. آیا امان‌الله خان
با وزرای خویش و اهل کابل مشوره و یا لا اقل
وداعی هم کرده است؟
از کسی در باب فرار خود بطرف قندهار
پرسیده بود؟ امان‌الله میخواهد باین بهانه
های تام بزدلی خویش را رحمدلی بدنیا
معرفی کند، دنیا چشم و گوش دارد، حیف است
که هنوز هم با کلام طفلانه خود را رسوا

واقعہ بیان کو پڑھتے ہیں کہ ملت تو میرے لئے
قربانی پر تلی ہوئی تھی لیکن میں نے خونریزی کے خیال سے
اسکو منع کیا" اچھا اگر ایسا ہی تھا تو کیوں امان اللہ
اپنی دوسری بیوی اور اپنے خاندان کے اہل و عیال کو اور
اپنی جان نثار و وفادار ملت کے ناموس و عزت کو
سقے کے پنجہ ظلم و دہشت میں پھنسا گیا؟ جس صورت میں
ستر سال کا بوڑھا اور بارہ سال کا لڑکا امان اللہ کی
رکاب میں اپنا خون بہانے کیلئے حاضر اور تڑپ رہا تھا
بھگوڑا امان اللہ کیوں چپکے سے تخت سے دستبردار
ہوگیا؟ اور چپکر قندھار بھاگ گیا؟ انسانیت و احسان کی
جزا کا تو یہ تقاضا تھا کہ ہفتاد سالہ فداکار بوڑھوں
اور دوازدہ سالہ جان نثار بچوں کے ساتھ صلاح
و مشورت کرتا اور انکو ایک نجات کا راستہ بتاتا۔
(اجی کیا کہنے۔ وفادار ملت کو عجب دلدار ملا تھا!)
کیا امان اللہ نے اپنے وزیروں، اہلکاروں اور
کابل کے باشندوں کے ساتھ مشورہ کرنا تو درکنار انکو
الوداع بھی کہی؟ یا کسی سے پوچھا کہ میں کابل کو
چھوڑ کر قندھار بھاگ جاؤں یا نہ؟" امان اللہ
چاہتا ہے کہ ایسے ایسے بودے بہلنے
اور عذر لنگ تراش کر اپنی بزدلی اور بیوفائی کو
رحمدلی اور وفاداری کا جامہ پہنائے
حالانکہ خود اسکی موجودگی میں اور اس کے
بھاگ جانے کے بعد افغانستان کی ملت
خاک و خون میں لوٹتی نظر آئی۔ دنیا کے
کان سنتے ہیں اور آنکھیں دیکھتی ہیں۔
لیکن حیف ہے کہ امان اللہ اب بھی اپنی
طفلانہ حرکات، اپنے بھدے خیالات،
اپنی بھونڈی دلیلوں اور اپنی کچی باتوں سے
اپنی مٹی پلید کر رہا ہے۔ اسکو تو
چاہیے کہ چلو بھر پانی میں ڈوب

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 36 of 124

غـــموم دنیا می سـازد .

امان الله میــگوید :

«مقاله که بنام میرزا میرغلام خان

شایع شده از قلم او نیست ، و

رپوتر خبر عیسوی شدن امان الله

و خانم اورا که شایع کرده آنهم

ازطرف رپوتر نیست »

جـواب

(مقالهٔ میرغلام خانؔ نمونهٔ از حسیات ملی است)

میرزا میرغلام خان را هر کس می شناسد

و در کابل همه قارئین معلوم است ، مقاله که در نهاد

امان الله آتش زده از میرزا میرغلام خان است

یا نه ؟ محمد نادرشاه مگر کارے ندارد که محض اوقات

عزیز خود را بمقاله نویسی و آنهم برضد امان الله صرف کند

مگر امان الله را در غیاب نادرشاه ملت ندیده

و از اعمال و عقائد او مطلع نیست ؟ محمد نادرشاه

که پنج سـال از مملکت دور مانده است از بیا

مرے ۔

امان اللہ کہتا ہے :-

"جو آرٹیکل کہ میرزا میرغلام خان کے
نام پر شائع کیا گیا ہے وہ دراصل اسکے
اپنے قلم سے نہیں ہے ۔ اور امان اللہ
اور اسکی اہلیہ کے دین عیسوی قبول
کرنے کی خبر بھی جو رپوٹر کیطرف
منسوب کی گئی ہے وہ رپوٹر نے
شائع نہیں کی "

جواب

(میر غلام خانؔ کا مضمون اہل قومی جذبات کا نمونہ ہے)

میرزا میر غلام خان کی شخصیت ایسی نہیں جو نقودے
اور مجہول ہو اسکو کابل میں ہر خورد و کلان اچھی طرح
پہچانتا ہے ۔ آیا قارئین مضمون کی طرز تحریر اور اسے
اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اسکے لکھنے والا میرزا
میر غلام خان ہے یا کوئی اور شخص ؟ کیا محمد نادرشاہ
افغان کو اتنی بڑی سلطنت کے کاموں سے اتنی
فراغت مل سکتی ہے کہ وہ اپنے قیمتی اور
مفید وقت کو مضمون نگاری کی نذر کردے ؟
اور پھر وہ بھی امان اللہ جیسے شخص کے
خلاف ۔ کیا ملت نے امان اللہ کو محمد نادرشاہ کی
غیبوبت میں نہیں دیکھا ہے اور اسکے اعمال
و عقائد سے واقف نہیں ہے ؟ محمد نادر
شاہ افغان جو پانچ سال اپنے وطن سے

چیزہاے امان اللہ اطلاع نداشت، ملت از احوال خانہ و بیرون امان اللہ، بیشتر واقفیت دارد !

خبر عیسوی شدن امان اللہ را کہ وزیر مختار اعلیحضرت نادرشاہ در مصر تردید کرد، ما میتوانیم بگوئیم کہ اعلیحضرت نادرشاہ ہنوز ھم بدخواہ امان اللہ نیست، اما دشمن امان اللہ اعمال و افکار و اخلاق خود اوست

! ہر رہا ہو اسکو امان اللہ کے خصوصی رازوں سے کیسے واقفیت حاصل ہو سکتی ہے ؟ لیکن ملت کی متلاشی نظروں سے امان اللہ کے اندرونی اور بیرونی حالات نہیں چھپ سکتے وہ بہتر جانتی ہے -

امان اللہ عقل کا اندھا ہے جو خواہ مخواہ اپنے تنصر کی خبر مشہور کر رہا ہے حالانکہ اعلیحضرت غازی محمد نادرشاہ کے مصر میں وزیر مختار نے اسکے عیسائی ہونے کی تردید کر دی ہے - اعلیحضرت محمد نادرشاہ کی اس فراخدلی اور بلند ہمتی کو دیکھا ہم کہسکتے ہیں کہ وہ اب بھی امان اللہ کا بدخواہ نہیں - مگر امان اللہ کے حقیقی دشمن اسکے اپنے اعمال اور افکار اور اخلاق ہیں جو اسکو کسلاتے رہتے ہیں کہ اپنی قلعی کھولنے پر دنیا میں ڈھنڈورا پٹوائے -

عقیدۂ عبد الرحمن نسبت بہ امان اللہ چیست .

امان اللہ کے متعلق عبد الرحمن کا عقیدہ

امان اللہ خان عبد الرحمن رئیس بلدیہ را شہید راہ طرفداری خود بدنیا معرفی میکند و میگوید :

"چون عبد الرحمن طرفدار امان اللہ بود، نادرشاہ او را بقتل رسانید"

امان اللہ دنیا کو بتلاتا ہے کہ عبد الرحمن رئیس بلدیہ کو (میونسپل کمشنر) اسکی طرفداری کے جرم میں شہید کیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ :-

"چونکہ عبد الرحمن امان اللہ کی طرفداری کا دم بھرتا تھا نادرشاہ نے اسکو قتل کر ڈالا"

جواب

اگر عبدالرحمن طرفدار امان الله بود، پس امان الله او را از سر منشی بودن حضور خود چرا عزل کرد؟ و اگر عبدالرحمن طرفدار امان الله بود، از ریاست بلدیهٔ قندهار چرا غزل شش نمود؟ اگر عبدالرحمن طرفدار امان الله بود از مدیریت گمرک کابل که محمد ولیخان در موقع سیاحت امان الله مقرر کرده بود، چرا عبدالرحمن را معزول ساخت؟

تحریراتیکه از عبدالرحمن در دست حکومت آمده و حکومت آنرا زنکوگرافی کرده است، تا در کتاب علل انقلاب افغانستان نشر کرده شود، ما سه صحیفهٔ آنرا بدست آورده عیناً زنکوگرافی آنرا در صحائف بعد ذیلاً نقل میکنیم تا بدنیا معلوم شود که آیا حکومت نادرشاه عبدالرحمن را نسبت بطرفداری امان الله اعدام کرد یا اینکه عبدالرحمن بنابر خیانت ملکت و ملت بود؟

جواب

امان الله کے قول کے مطابق اگر عبدالرحمن واقعی امان الله کا طرفدار تھا تو امان اللہ نے اسکو اپنے حضور کے عہدہ سرمنشی سے کیوں معزول کیا؟ اور اگر عبدالرحمن امان اللہ کا طرفدار تھا تو امان الله نے اسکو قندھار کی ریاست بلدیہ (میونسپل کمشنری) سے کیوں برطرف کردیا؟ اگر عبدالرحمن امان الله کا طرفدار تھا تو امان الله نے ایسے یارِ غار کو کابل کی مدیریت گمرک سے (محصول چنگی) جس پر محمد ولیخان نے امان اللہ کی سیاحت کے دوران میں متعین کیا تھا کیوں موقوف کیا؟ شاید دلدار امان اللہ اپنے طرفدار اور یاران وفادار کی ایسے ہی دلبری کرتا رہا ہوگا، جس سے اسکے عاشقان زار اسپر اپنی جانیں بیدریغ نثار کرتے تھے۔ (اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا)

عبدالرحمن کی تحریروں اور یادداشتوں کو جو حکومت کے ہاتھ لگی ہیں اور حکومت نے جنکے فوٹو اتار لئے ہیں محفوظ کر لیا گیا ہے تاکہ ان کو بھی عند اللزوم اس کتاب میں جو انقلاب افغانستان کی علل و اسباب پر لکھی جائیگی چھاپ دے۔ ہم سردستان میں سے صرف تین صفحوں کا فوٹو اس کتاب کے آئندہ صفحے پر شائع کرتے ہیں تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ آیا محمد نادر شاہ کی حکومت نے عبدالرحمن کو امان اللہ کی طرفداری کے الزام میں ت کی سزا دی ہے یا یہ کہ عبدالرحمن ملک و ملت کی خیانت کے جرم میں قتل کیا گیا۔

زنکوگراف صحیفهٔ (اول) کتابچهٔ یاد داشت عبدالرحمن نسبت به امان‌الله‌خان

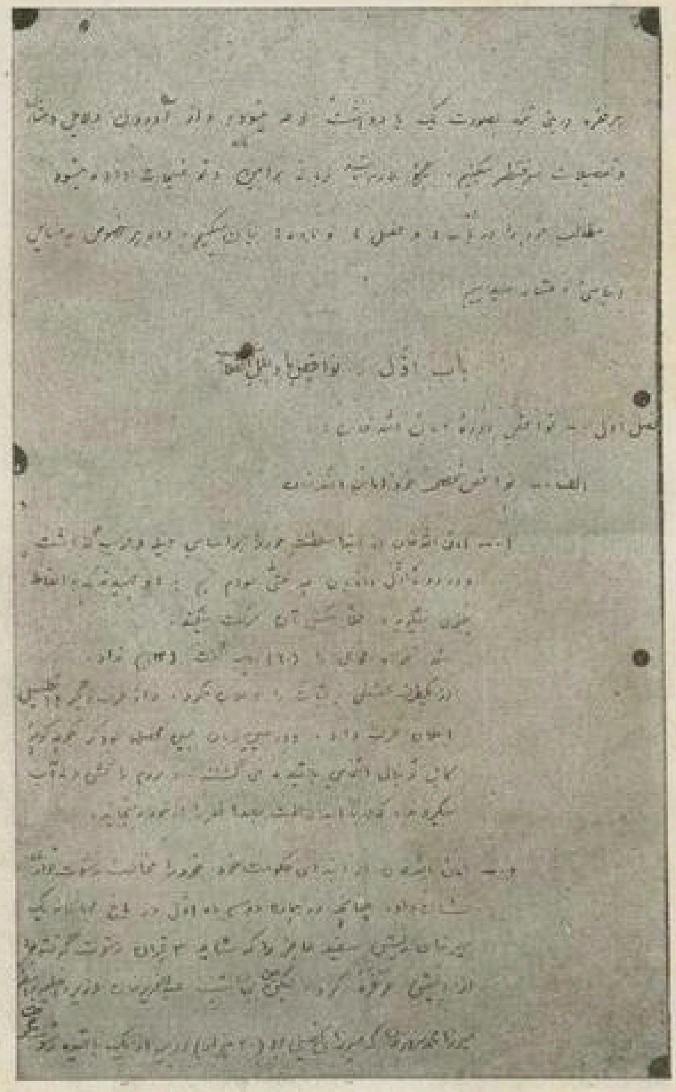

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 40 of 124

زینکوگراف صحیفهٔ (۲) کتابچهٔ یادداشت عبدالرحمن لدت به امان‌الله خان

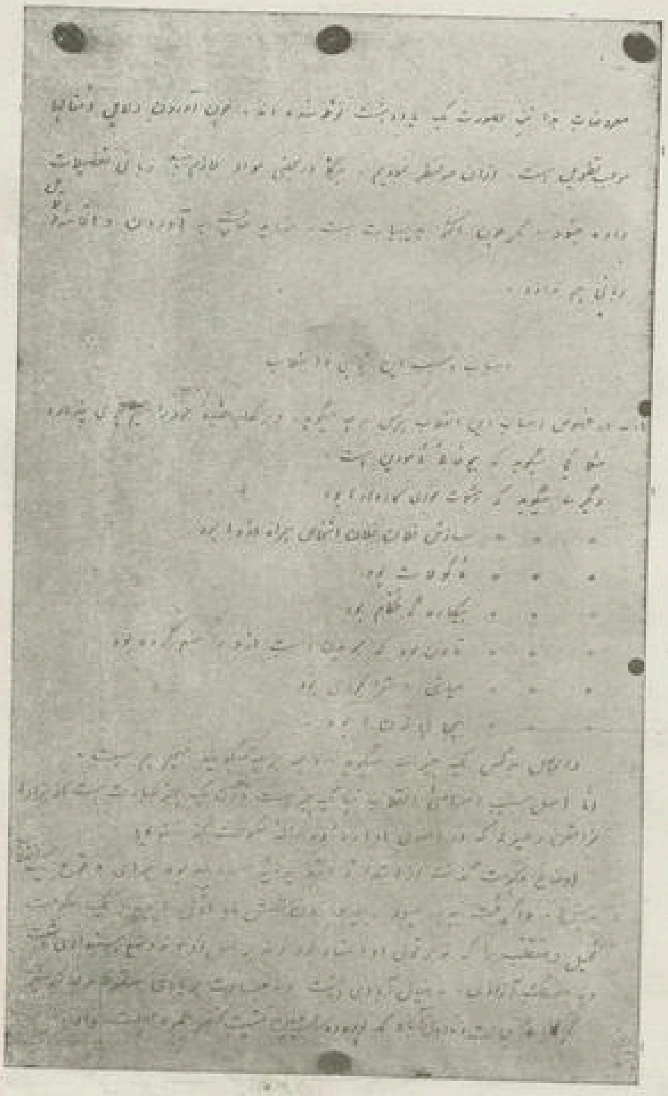

زنکوگراف صحیفهٔ (۲) کتابچهٔ یادداشت عبدالرحمن نسبت به امان الله خان

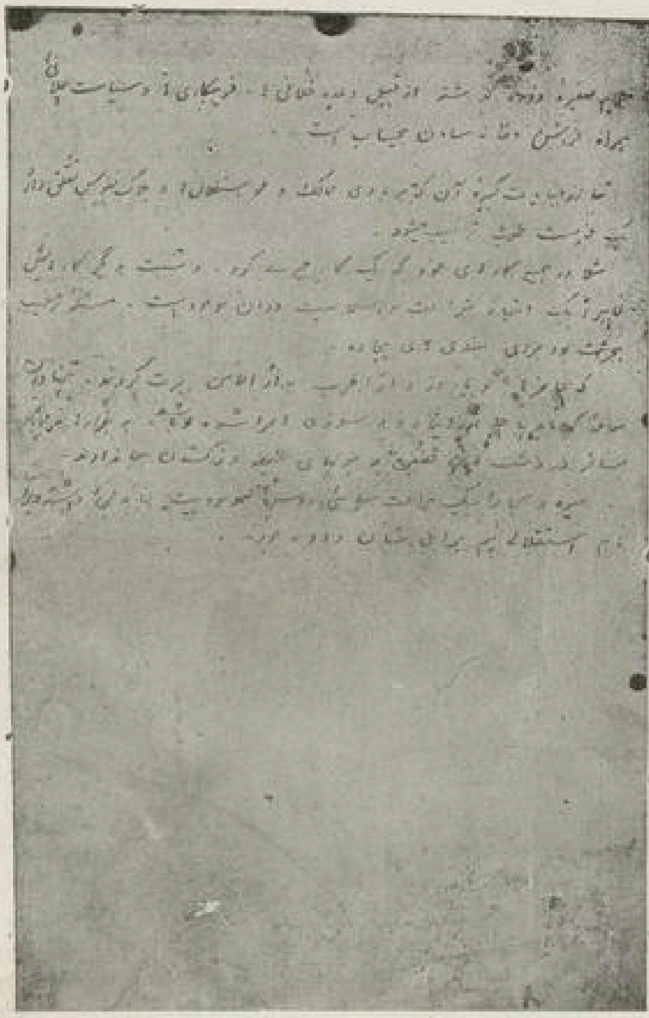

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 42 of 124

(کتابچہ یادداشت کے تین صفحوں کی زنکوگرافی)

عبدالرحمٰن جسکو امان اللہ اپنا
طرفدار بتلاتا ہے ذیل میں اسکی
یادداشتیں ملاحظہ ہوں۔

عبدالرحمٰن لکھتا ہے :-

اس جگہ جو فقرہ بھی لکھا گیا ہے صرف ایک یادداشت کے طور پر ہے اور ہم دلیلوں اور مثالوں کے لانے اور تفصیلاً میں پڑنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ہاں اگر ضرورت پڑی تو ہم تمام مسائل اور دلائل کو پوری توضیح و تشریح کے ساتھ زبانی بیان کرینگے، اور ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے مطالب کو بابوں فصلوں اور مادوں میں تقسیم کرینگے اور ہر عنوان کا اعتبار اسکے اساسی مسائل پر ہوگا۔

(پہلا باب۔ نواقص و علل انقلاب)

فصل اول :- امان اللہ خان کے عہد کے نواقص :-

۱ :- امان اللہ خان نے ابتدا سے ہی اپنی سلطنت کی بنیاد کو حیلہ اور فریب پر رکھا۔ اور پہلے دو مہینوں میں ہی ہوشمندوں نے کیا بلکہ عوام نے بھی سمجھ لیا کہ اس کے ظاہری الفاظ اور ہوتے ہیں اور اسکا عمل بالکل ان کے برخلاف ہوتا ہے مثلاً فوجوں کی تنخواہ پہلے (۲۰) روپیہ فی کس مقرر کی، لیکن بعد میں (۱۲) روپے بھی نہ دی۔

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 43 of 124

ایک طرف تو باقیات کی بخشش کا اعلان کیا اور دوسری طرف انگریزوں کے خلاف جنگ کا اعلان دیا۔ لیکن ٹھیک اسی اثنا میں سرکاری پیادے تھے جو کابل کے محلّی کوچے میں باقیدہ اشخاص پر مقرر تھے اور جو لوگوں پر سخت ظلم کرتے تھے اور انکی آبرو ریزی کے در پے رہتے تھے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابتدائے سلطنت سے ہی سینکڑوں لوگ اس سے بیزار ہو گئے۔

۲:۔ امان اللہ اپنی حکومت کے شروع ہی سے اپنے آپ کو رشوت ستانی کا دشمن بتاتا تھا چنانچہ انہی پہلے دو مہینوں میں مہمان خانے کے باغ میں ایک عاجز، سفید ریش کلرک کو جس نے شاید صرف ۳ قران (قریباً ایک ہندوستانی روپیہ) رشوت میں لئے تھے ڈاڑھی سے لٹکا کر پھانسی دیدی لیکن ٹھیک اسی رات عبدالعزیز خان وزیر داخلہ نے مرزا محمد سرور خان کے ذریعے جوان دنوں تحصیلی پر مقرر تھا صرف ایک باقیدہ شخص سے (۲۰) ہزار روپے رشوت میں لئے۔

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 44 of 124

جاننا چاہیئے کہ یہ باتیں محض یادداشت کے طور پر لکھی گئی ہیں، دلیلوں اور مثالوں کا بیان کرنا طوالت کا موجب ہے اسلیئے ہم اس سے اجتناب کرتے ہیں، ہاں اگر کسی موقع پر ضرورت محسوس ہوئی تو زبانی اسکی تشریح کردی جائیگی مگر چونکہ اکثر باتیں حقائق اور بدیہیات ہیں ممکن ہے کہ دلیلوں کے زبانی بیان کرنے کی بھی ضرورت نہ پڑے۔

اس تباہی اور انقلاب کے اسباب و مُسبّب

ا۔ اس انقلاب کے اسباب کے متعلق جتنے منہ اتنی باتیں ہیں۔ اور ہر ایک آدمی اپنے نظرئے کو صحیح سمجھتا ہے۔ مثلاً ایک کہتا ہے کہ اہلکاروں کی بیوفائی کا نتیجہ ہے، دوسرا پکار اٹھتا ہے کہ ءہدہ داروں کی رشوت خوری تھی کوئی کہتا ہے کہ فلاں فلاں اشخاص چوروں کے ساتھ سازباز رکھتے تھے۔

" " " فوجیوں میں ماکولات کا رواج دینا تھا

" " " حکام بالکل نالائق اور ناقابل تھے

" " " قانون بنایا گیا تھا کہ چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں

" " " عیاشی اور شراب خوری تھی

" " " عورتوں کا بے حجاب ہونا تھا

الغرض ہر ایک کوئی نہ کوئی بات کہتا ہے اور یہ سب آدمی جو کچھ کہتے ہیں ٹھیک بھی ہے۔

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 45 of 124

لیکن درحقیقت انقلاب کی بنیادی علت صرف ایک چیز ہے اور وہ شئی واحد مشتمل ہے ان ہزارہا نقائص وعیوب پر جو گذشتہ دہ سالہ حکومت کے اداری اصولوں میں موجود تھے۔

گذشتہ حکومت کی روش ابتدا سے لیکر انتہا تک ایسی تھی کہ ہر روز یہ خطرہ لاحق رہتا تھا کہ بس آج ہی ایک زبردست انقلاب واقع ہونے والا ہے اگر ملت میں زندگی اور بیداری ہوتی تو چاہیئے تھا کہ ان پہلے چھ مہینوں میں ہی ایسی حیلہ باز اور مختلف رنگ بدلنے والی حکومت کو تہس نہس کر دیتی کہ جس کے نہ قول پر اعتبار تھا اور نہ اسکے فعل پر اعتماد۔ جسکی طرز نہ تو استبدادی تھی اور نہ اسکا مسلک آزادی، جسکو نہ تو آبادی کا خیال تھا اور نہ بربادی کا حوصلہ لیکن جہالت ونادانی کے بھی قربان جایئے کہ حکومت کی ایسی بدرفتاری کو پورے دس سال تک مہلت دے رکھی۔

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 46 of 124

امان اللہ کی حکومت کے چھوٹے چھوٹے جرم جیسے وعدہ خلافیاں فریب کاریاں حقیکہ فراشوں اور خانساماؤں کے ساتھ بھی چالیں چلنا اسقدر زیادہ ہیں کہ انکا شمار حدو حساب سے باہر ہے ۔ ہم ان معمولی مسائل سے قطع نظر کرتے ہیں ۔

مگر جن بڑے بڑے گناہوں کے ارتکاب سے ملک ویران ہوجاتے ہیں اور انکی آزادی و استقلال محو ہوجاتا ہے اور ہزاروں بندگان خدا کا خون بہ جاتا ہے انکی گنتی بھی اتنی ہے کہ ایک لمبی فہرست بن جاتی ہے ۔

مثلاً اسکے تمام کاموں میں سے جو ایک کام سرزد ہوا ہے اور جسکو فی الجملہ کارخیر کہ سکتے ہیں اور اس کے دوسرے کاموں کی نسبت ظاہراً اس میں شرافت اور اسلامیت کی کچھ کچھ بو آتی ہے وہ یہ ہے کہ اُسنے بیچارے ہندوستانیوں کو ہجرت کی ترغیب دی ۔ گویا ان قسمت کے مارے غریب الوطنوں نے دارالحرب سے دارالاسلام میں ہجرت کی ۔ خواہ اس میں کتنے ہی ایثار و دلسوزی کو دخل ہو صرف اس ایک ہی مسئلے میں بھی خامی رہی وہ یہ ہے کہ وطن سے دور ہزاروں مھاجر قطغن کے دشتوں اور میمنہ اور ترکستان کے دروں میں مرکھپ گئے ۔

خیوہ اور بخارا نے روسیوں کی سیاسی نگرانی کے ماتحت خارجہ ممالک کی نظروں میں ایک دولت کی حیثیت پیدا کرلی تھی اور روسیوں نے انکو برائے نام آزادی بھی دے رکھی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لویه جرگه سال ۱۳۰۹ کاملاً بااساس و صحیح است

چون ما از تردید حصص مهم شایعات باطلهٔ شاه مخلوع فارغ شدیم کنون حسب وعدهٔ که راجع به عظمت و صحت و بااساس بودن اولین لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ عصر نادری نموده بودیم فوقاً نمودیم، ذیلاً عکس های منفرد وکلای هر ولایت و حکومتی اعلای افغانستان را اولاً و عکس های مجموعی این مبعوثین ملی را متعاقباً و منظره های لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ را که دران عموم وزراء و مامورین تا درجه مدیر وغیره ذوات معظم، شمولیت داشتند، جهة استحضار

۱۳۰۹ کا لویه جرگه سرتاپا بااساس اور صحیح ہے

اب ہم شاہ مخلوع کی باطل اشاعت کے اہم حصوں کی تردید سے فارغ ہوچکے ہیں۔ پیشتر ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ثابت کرینگے کہ عصر نادری کا پہلا "لویہ جرگہ" منعقدہ ۱۳۰۹ بالکل باضابطہ، بااہمیت اور صحیح نمایندگی کی حیثیت رکھتا تھا۔ لہذا ہم ذیل میں پہلے تمام افغانستان کی ہر ولایت اور حکومتی اعلیٰ کے ہر ایک وکیل کے فوٹو کی اور پھر ان سب ملی مبعوثین کے اکٹھے فوٹو کی اور اس کے علاوہ ۱۳۰۹ کے "لویہ جرگہ" کے فوٹووں کے کہ جن میں تمام وزیر اور مدیر کے درجے تک سب مامورین شامل تھے زنکوگرافی چھاپتے ہیں تاکہ ان اشخاص کو جو امر واقعہ سے واقف نہیں

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 48 of 124

اشخاصیکه از حقایق اطلاع ندارند
وازین بهتان وافترای امان الله
نسبت به جرگهٔ مذکور تردد دے داشته
باشند، زینگوگرافی میکنیم، و
درخاتمه عین مضبطهٔ فیصلهٔ فقرهٔ پنجم
وکلاے ملت راکه مظهر احساسات
عمومی افغانستان بالنسبهٔ اعمال
امان الله خان بوده بامضا و مواهیر
تمام مبعوثین تصدیق وتائید شده است
باتصویر این مجلس اخیره که دران بر
علاوهٔ اعضاوشه کاسے دائمی
لویه جرگه، هیئت معظمه سیاسیهٔ
دول خارجه هم شامل اند، نشر
میداریم تا نه تنها امان الله خان
بلکه تمام دانشوران به بینند ویقین
کنند که این نمایندگان از نخبهٔ رجال
وطن و عمده ترین افراد ملت بصورت

اور وه جو جرگه مذکور کے متعلق امان اللہ کے
بہتان و افتراء کیوجہ سے ذرا تردد میں پڑ گئے ہیں
واقفیت حاصل ہو، اور خاتمے پر ملی نمائندوں کے
پانچویں فقرے کے فیصلے کو کہ امان اللہ کے
اعمال کی نسبت تمام افغانستان کے عمومی
احساسات کا ترجمان ہے اور تمام مبعوثین نے
اسکی تصدیق اور تائید میں اپنی مہری لگائی ہیں
اور اپنے دستخط کئے ہیں شایع کرتے ہیں۔ اور نیز ہم
آخری مجلس کی اُس اہم تصویر کو کہ جس میں
"لویہ جرگہ" کے اعضا اور مستقل ممبروں کے ماسوا
دول خارجہ کے اہم سیاسی اصحاب بھی شامل ہیں
چھاپتے ہیں جس سے مقصود یہ ہے کہ نہ صرف
امان اللہ خان کے تجاہل عارفانہ یا مغالطے کا
ازالہ ہو بلکہ دنیا کے دانشمند لوگ بھی ان صریح
معلومات کی بنا پر علم الیقین حاصل کریں کہ یہ نمایندے
وطن عزیز کے مقتدر رجال اور برگزیدہ اشخاص تھے
اور انکا انتخاب صحیح اصول پر ہوا تھا اور

صحیح انتخاب و از تمام نقاط افغانستان وکلائی در لویه جرگه شامل شده اند، و این فیصله را که درباره امان الله خان نموده اند، کاملاً ترجمان جذبات ملیه موافق با صول قوانین جهان متمدنه میباشد۔

تمام افغانستان کے صوبوں نے انکو اپنا وکیل بنا کر "لویہ جرگہ" میں بھیجا تھا۔ اور امان اللہ کے بارے میں انکا فیصلہ دراصل انکے ملی جذبات کا دلی اظہار ہے اور تمام متمدن دنیا کے قانونی اصول کے عین موافق ہے۔

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 50 of 124

وکلای منتخبهٔ لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت کابل

از طرف راست بچپ

صف اول نشسته . شهریار خان . سکندر خان . محمد یعقوب خان . غلام قادر خان . محمد نسیم خان . محمد امین خان . حاجی محمد خان

" " . میرزا احمد خان . محمد صدیق خان . عبدالحمید خان . جمعه خان . غلام محمد خان . سلیمان خان . علی محمد خان

" دوم " . محمد افضل خان . محمد عثمان خان . عبدالرحیم خان . میر قادر خان . محمد صادق خان . محمد اکبر خان . محمد حسین خان

" " . شاه پسند خان . سید محمود خان . ارباب محمد نبی خان . محمد حسین خان . محمد اسلم خان . محمد سرور خان . میر غلام محی الدین خان

صف ایستاده . حاجی محمد خان . خواجه بخش الله . فیض الله خان . حبیب الله خان . محمد قاسم خان . عبدالرؤف خان

" " . شهاب الدین خان . کمال الدین خان . محمد سرور خان . محمد صدیق خان

کابل یوم پنجشنبه ۲۶ سنبله ۱۳۰۹

ولایت کابل کی وکلاء

ولایت قندهار کی وکلاء

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 52 of 124

ولایت ہرات کی وکلاء

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 53 of 124

ولایت مزار شریف کی وکلاء

ولایت قطغن و بدخشان کی وکلاء

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 55 of 124

حکومتی اعلای سمت مشرق کی وکیل

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 56 of 124

حکومتی اعلای سمت جنوبی کی وکیل

حکومتی اعلای فراه کی وکیل

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 58 of 124

حکومتی اعلای میمنه کی وکیل

افغانستان کی تمام صوبجات کی منتخب نمایندی

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 60 of 124

اعلیحضرت محمدنادرشاہ غازی کی افتتاح تقریر کا منظر

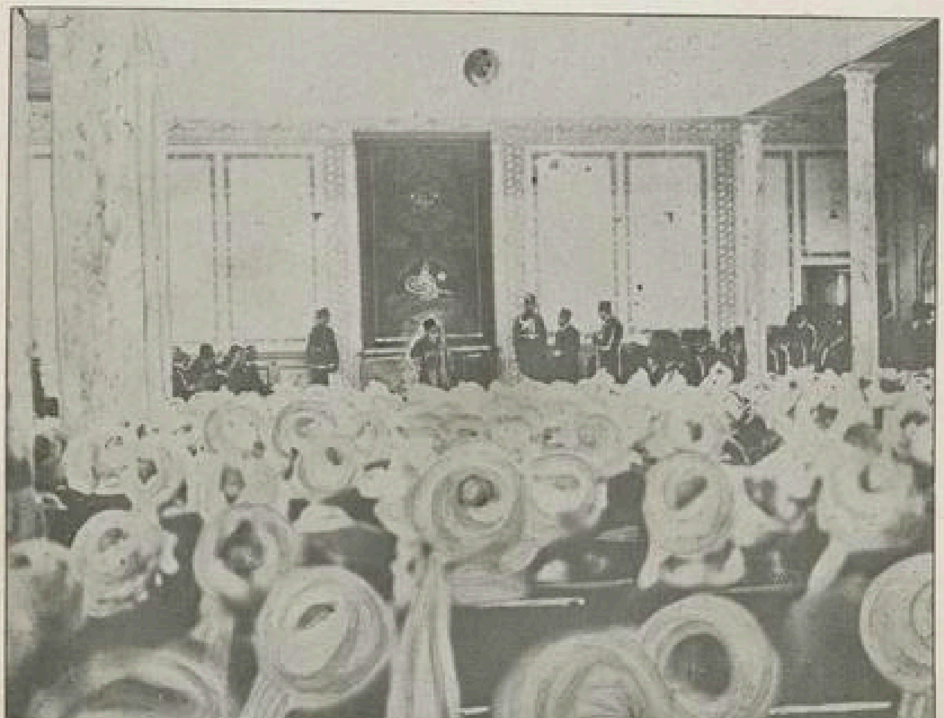

فیصلهٔ عموم فقرات لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ که تحت ریاست جناب عالیقدر جلالتمآب صدر اعظم
انعقاد یافته بود در مجلس وداعیه بحضور شاهانه از طرف عموم وکلای ملی که آنرا قبلاً فیصله و تصدیق
کرده در محضر کابینه و مامورین بزرگ افغانستان و هیئت کوردیپلوماتیک مقیمه دارالسلطنه کابل قرائت میشود
عکاسخانهٔ قصر ستور یوم شنبه ۲۱ سنبله ۱۳۰۹

هیئت کابینه اورمامورین اورسفراء کی موجودگی میں وکلای افغانستان اعلیحضرت غازی کی
حضور میں اپنی تمام انجاویز کا فیصله عرض کر رهی هیں

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 62 of 124

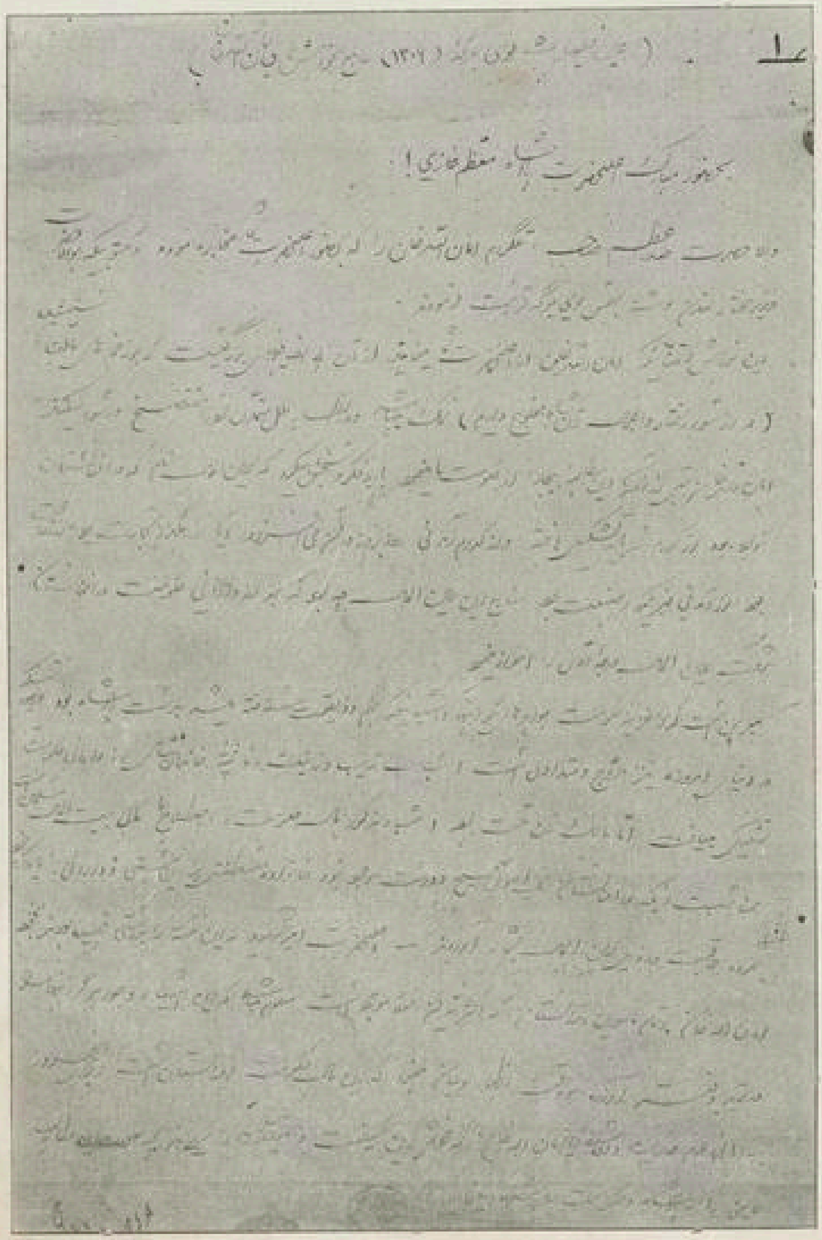

حضور مبارک اعلیحضرت پادشاه معظم غازی!

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 63 of 124

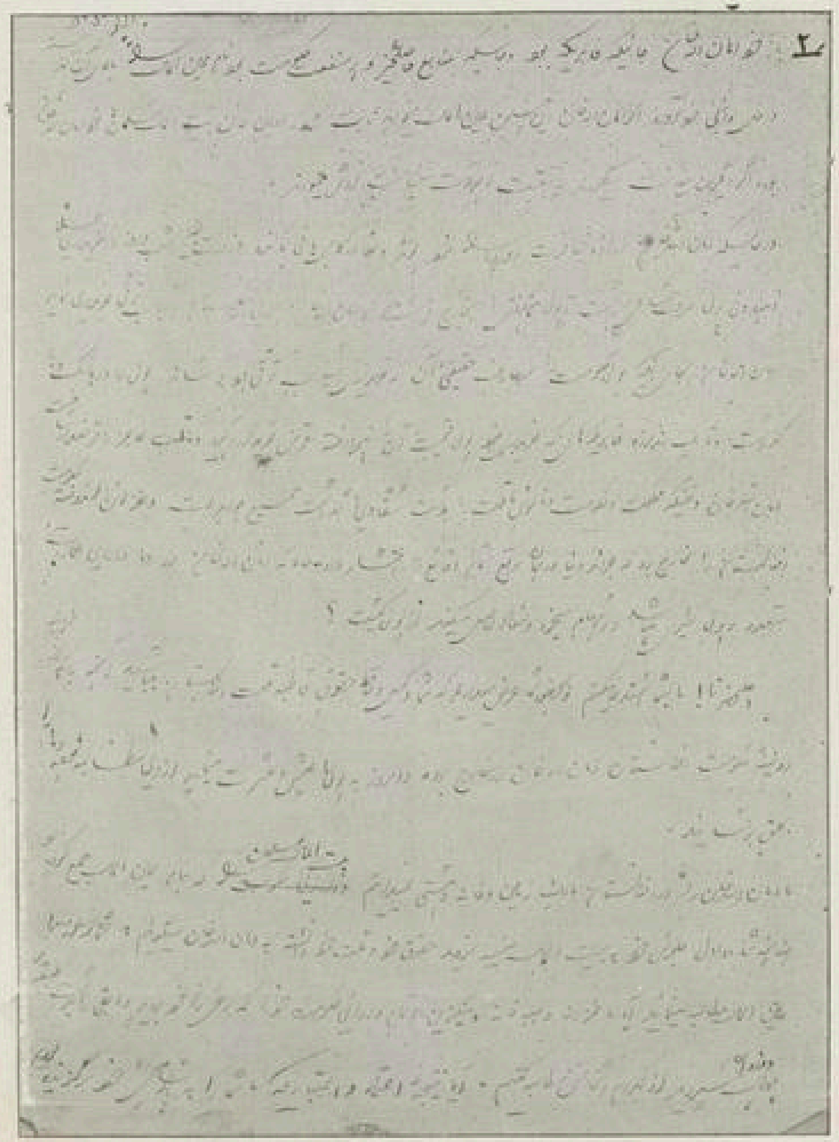

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 64 of 124

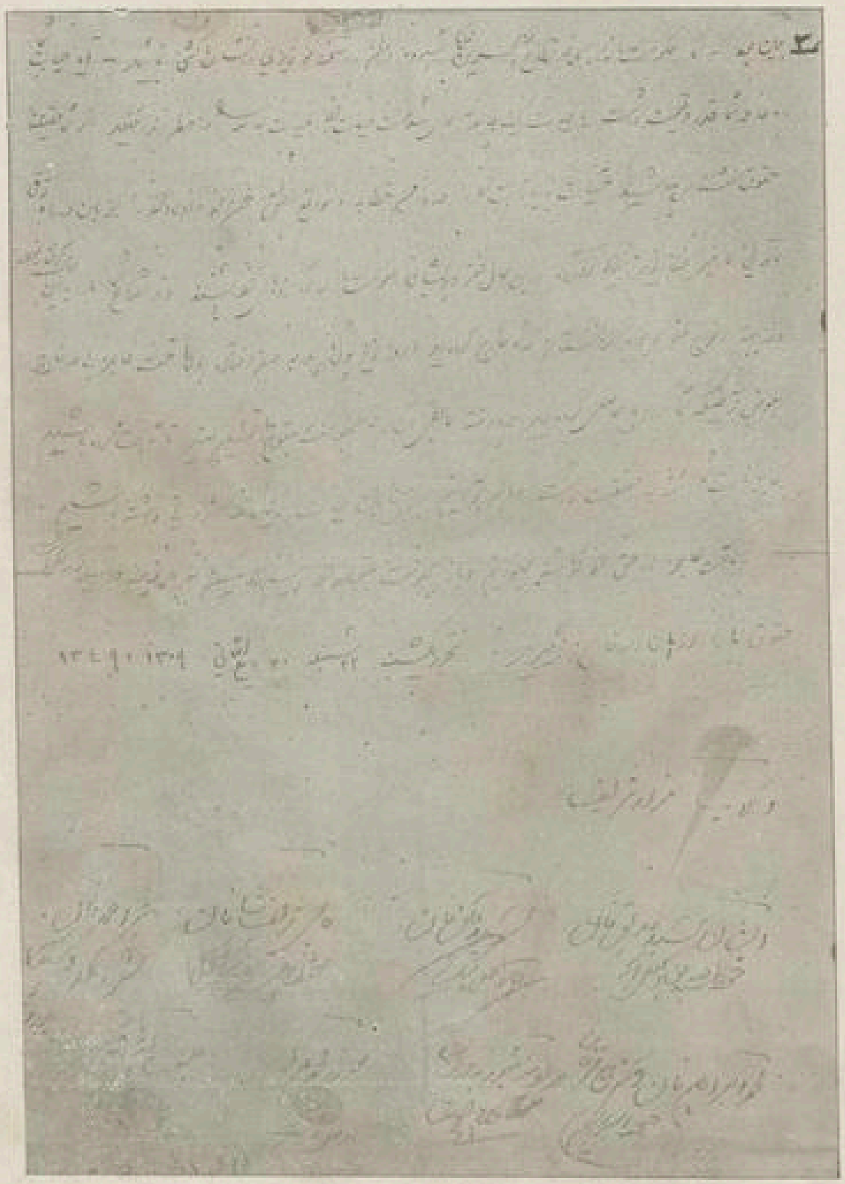

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 65 of 124

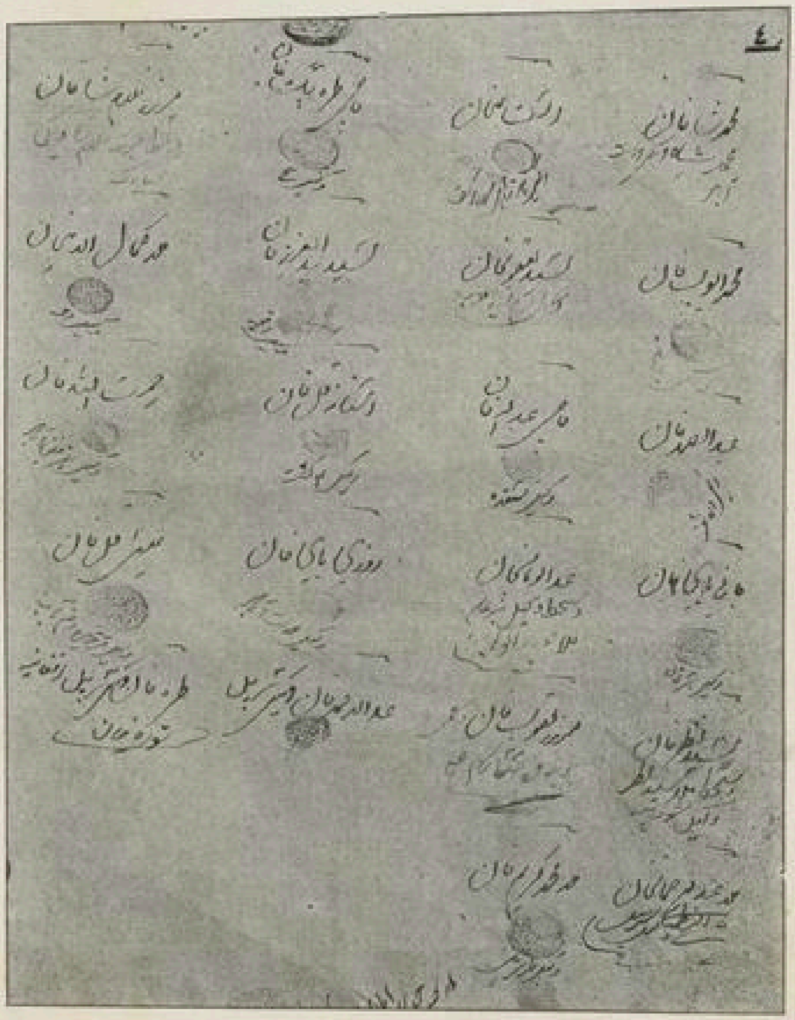

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 66 of 124

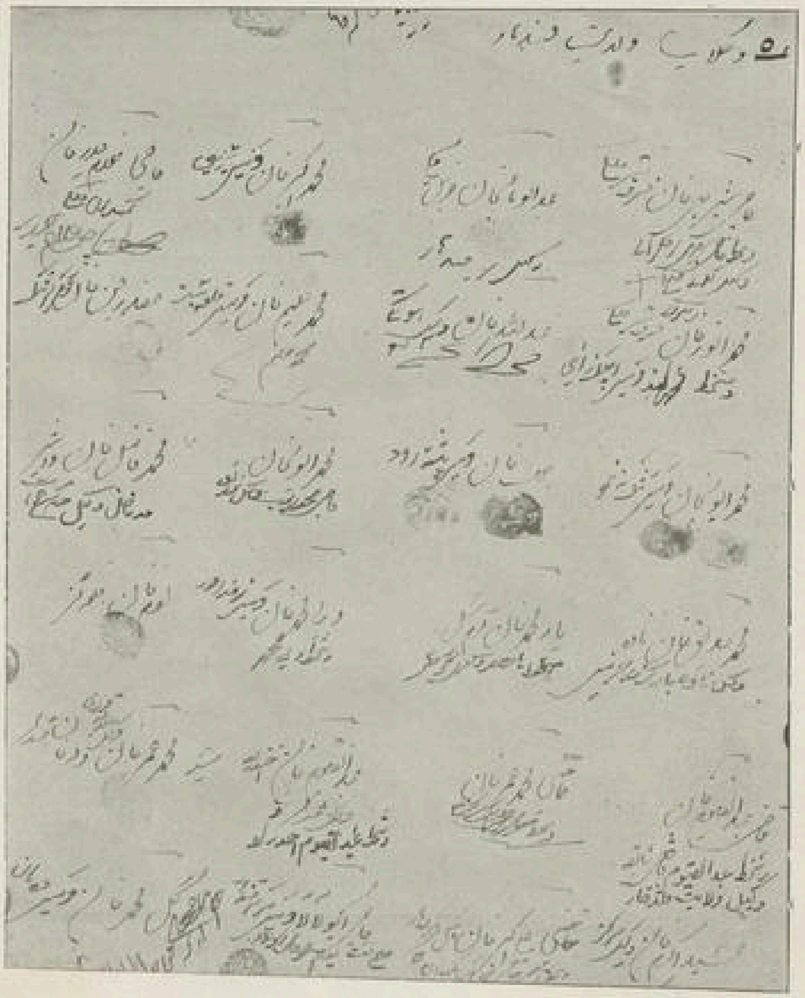

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 67 of 124

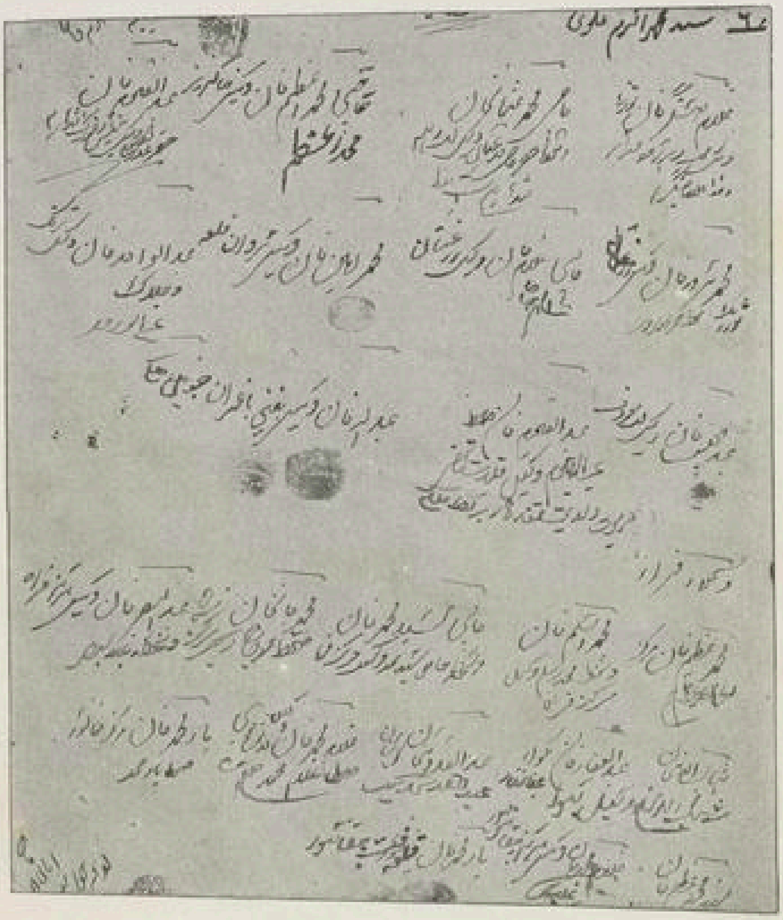

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 68 of 124

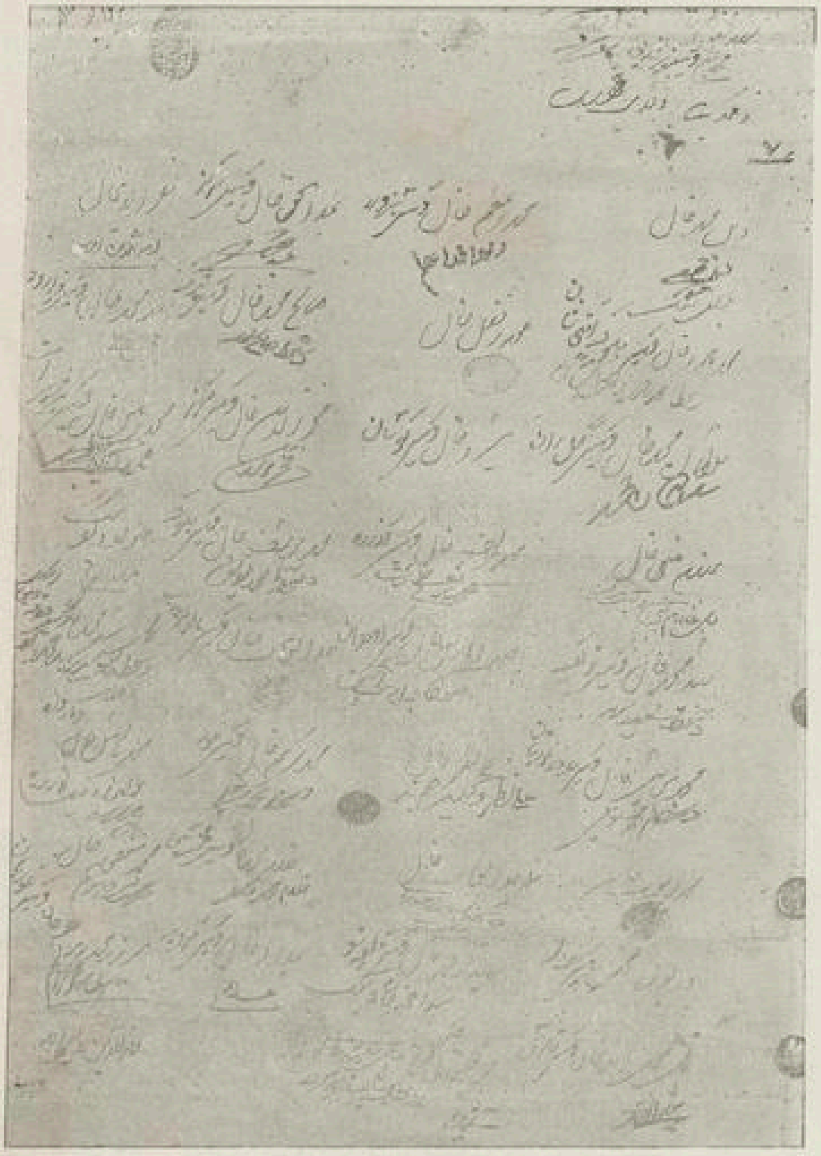

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53

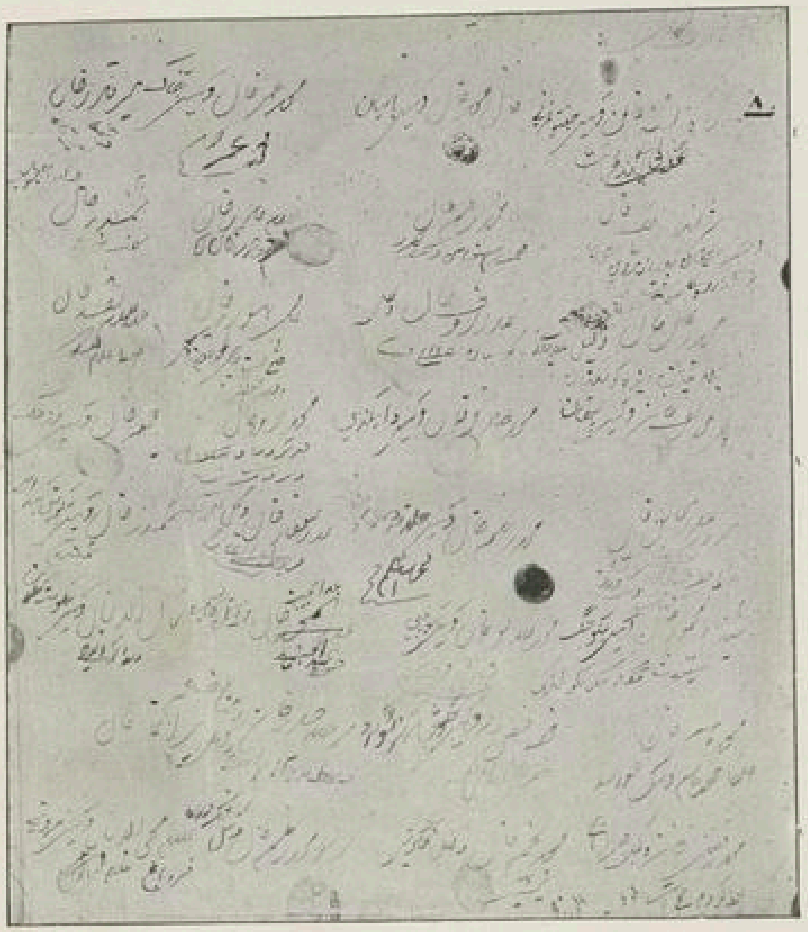

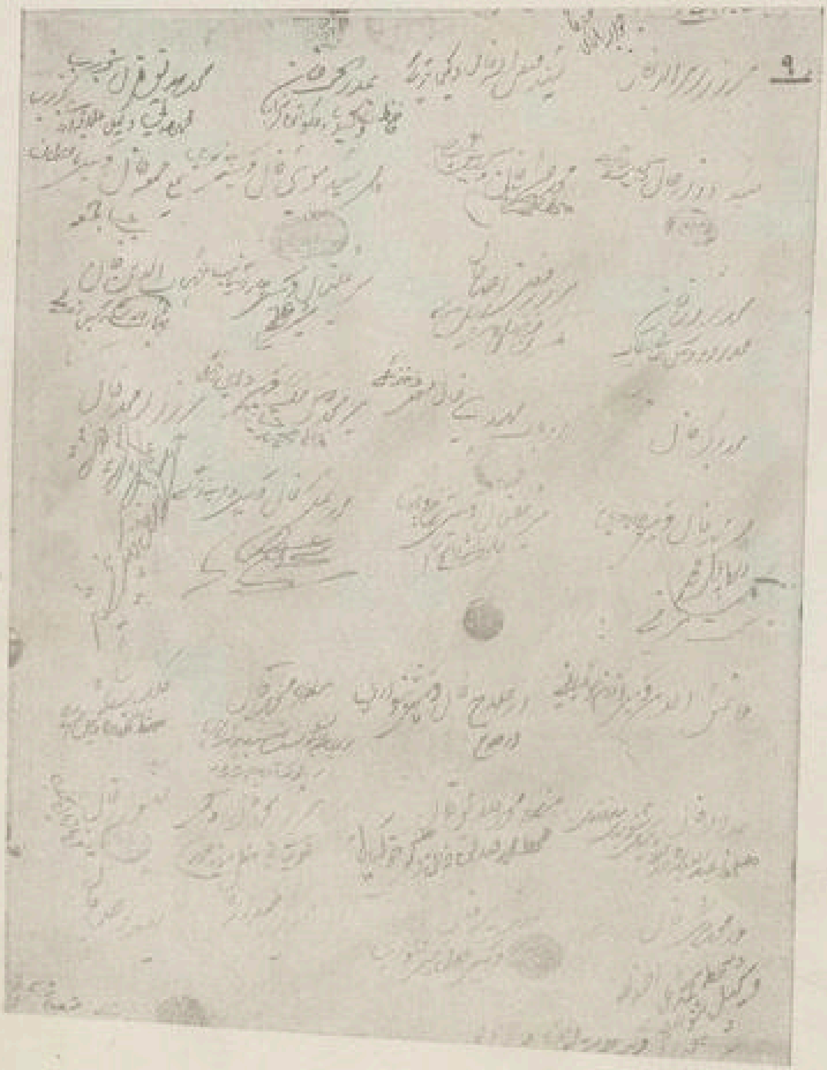

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 71 of 124

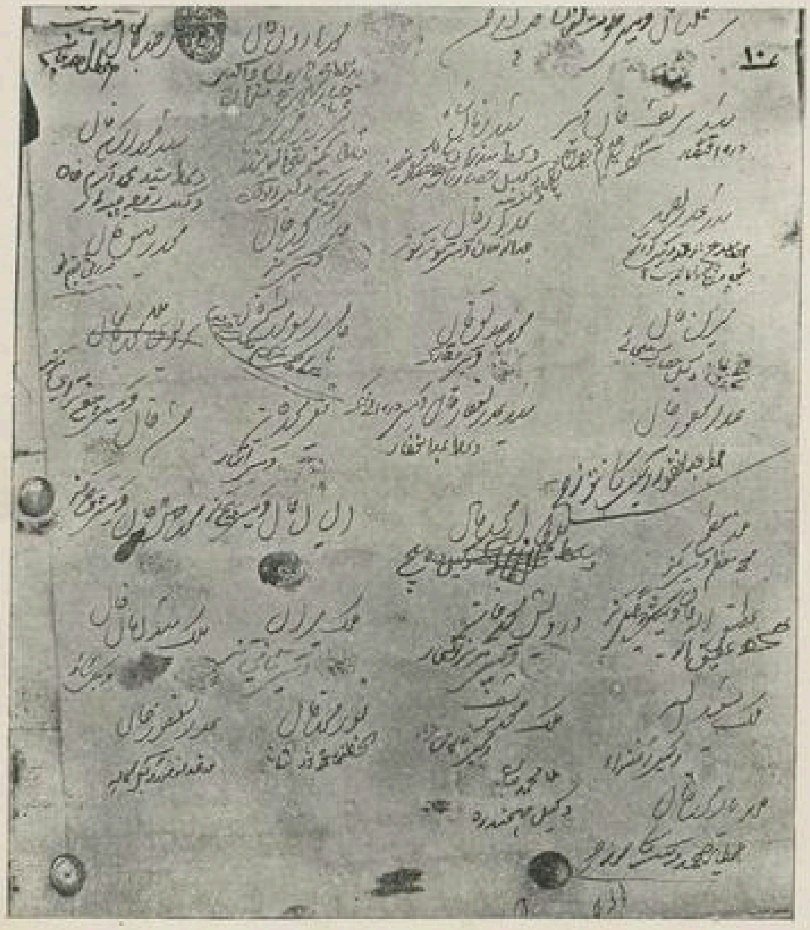

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 72 of 124

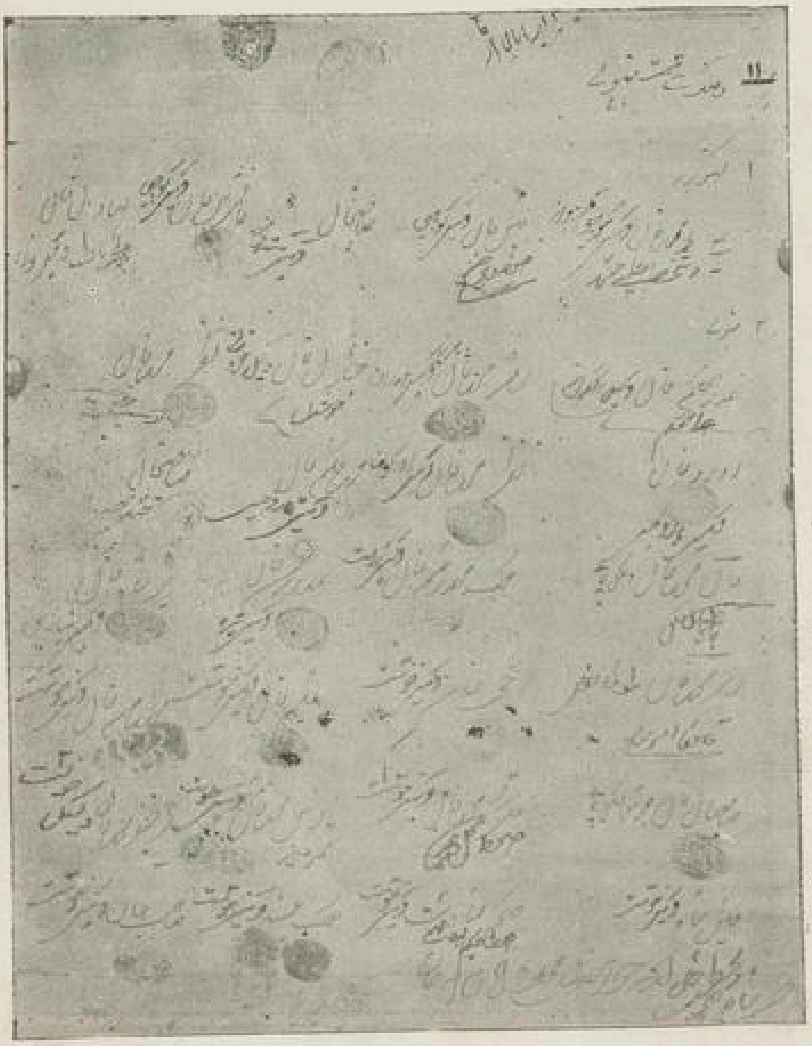

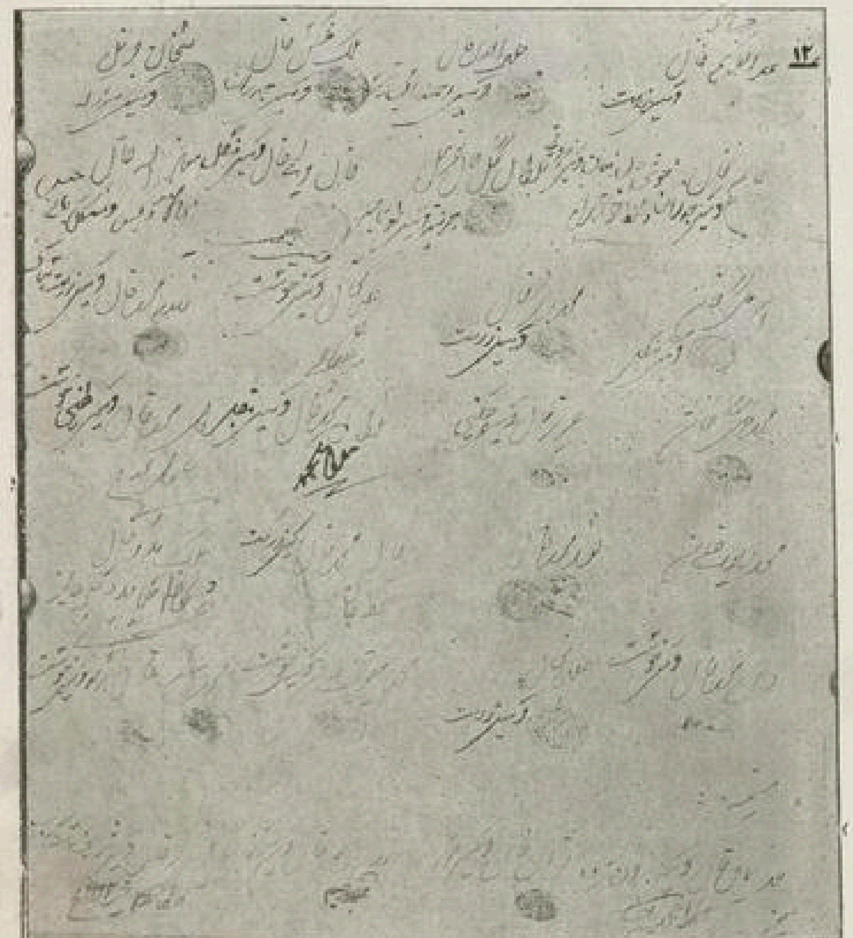

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 74 of 124

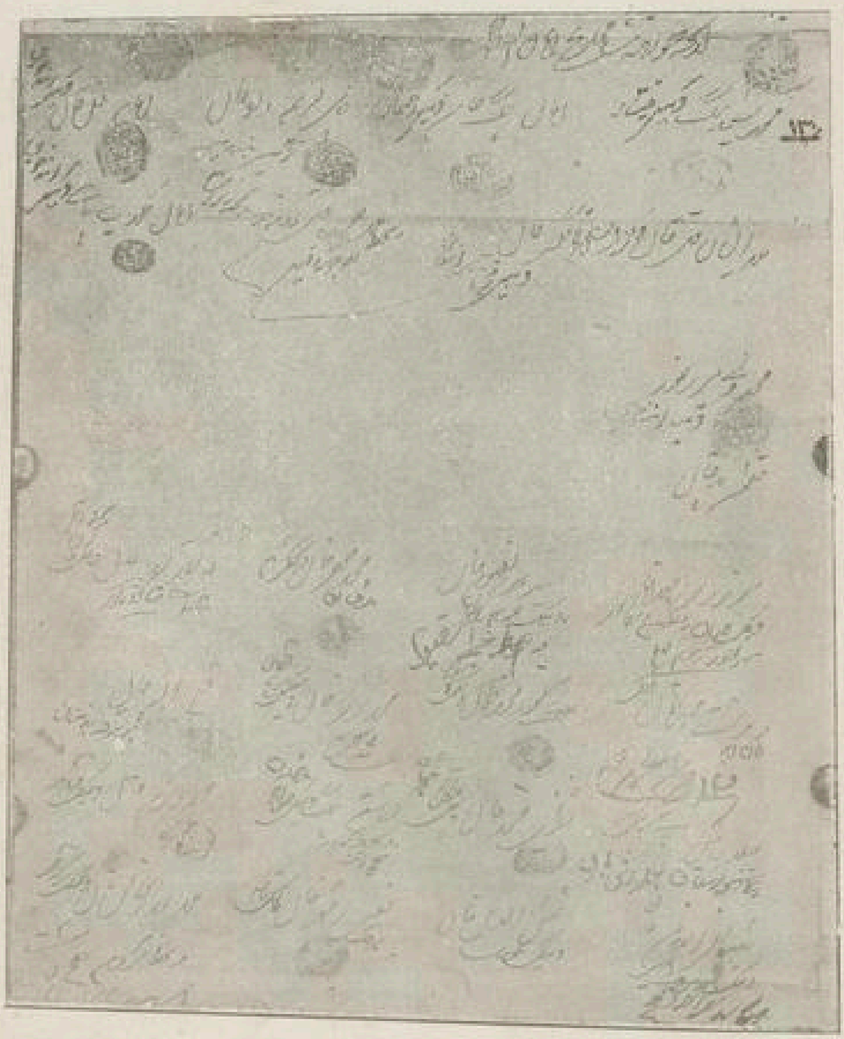

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 75 of 124

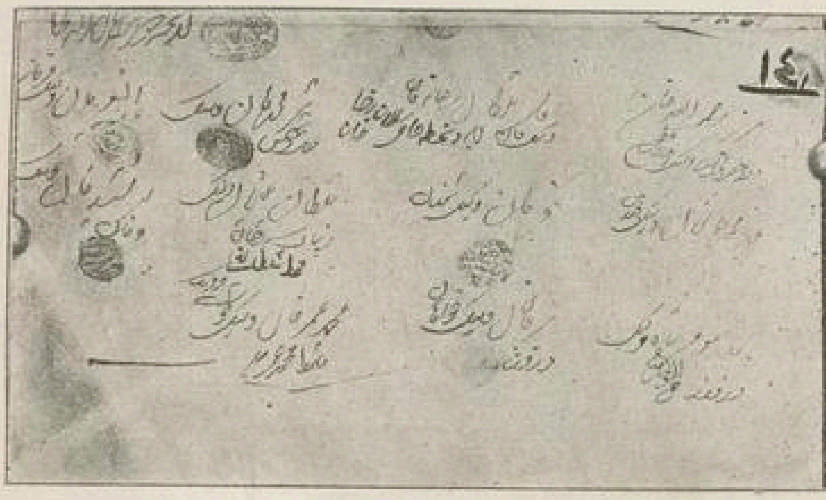

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 76 of 124

ترجمۂ اردوئ فیصلۂ فوق الذکر

۱۳۰۹ کے «لویہ جرگہ» کے
گرامی وکیلوں کے
مذکورۂ بالاَ فیصلے کا
اردو ترجمہ۔

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 77 of 124

(امان اللہ کی خواہش کے متعلق "لویہ جرگہ" کے فقرہ (۵) کی صوابدید)

بحضور مبارک اعلیحضرت پادشاہ معظم غازی!

والاحضرت صدر اعظم صاحب نے امان اللہ خان کا تار جو اس نے ذات شاہانہ کی خدمت میں بھیجا ہے اور اسکا وہ خط جو اس نے والاحضرت وزیر مختار لندن کو لکھا تھا "لویہ جرگہ" کی مجلس میں پڑھا۔

آپ کے ملوکانہ حضور سے امان اللہ خان کا یہ مطالبہ بھی ان بڑی بڑی بے انصافیوں اور ظلموں میں سے ہے جس سے کہ وہ ہماری ستم رسیدہ ملت کے ان زخموں پر نمک چھڑک رہا ہے جو خود شاہ مخلوع کی بدرفتاریوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے ہمیں پہنچے ہیں نیز ان اس خواہش سے وہ متمدن دنیا کی نظروں میں بھی اپنے آپ کو گرا رہا ہے۔ بیشتر اسکے کہ امان اللہ خان حکومت سے یہ بیجا مطالبہ کرتا اسکو سوچنا چاہیئے تھا کہ اسکی نام نہاد ذاتی جائداد جو افغانستان میں عین المال کے نام سے مشہور اور موجود تھی کس راس المال سے بنی تھی اور وہ کونسی آمدنی تھی جس سے اسکا سرمایہ ہر روز بڑھتا جا رہا تھا؟ کیا اسکی روز افزونی تجارت کے وسیلے سے تھی یا زراعت کے ذریعے سے؟ کیا وہ سرمایہ کارخانوں کی آمدنی سے بھرپور ہو رہا تھا یا صنعت وحرفت کے واسطے سے؟ آخر اس عین المال کے سرچشمے کونسے تھے کہ افغانستان میں تخت وحکومت کے ملنے کے بعد عین المال کی ثروت وحیثیت اول درجے پر پہنچ گئی؟ ظاہر ہے کہ حکومت کے خزانے میں سے تمام گرانبہا جواہرات اور دوسرا بیش قیمت مال

و اسباب بادشاہ کے تصرف اور قبضے میں تھا، اور جیسے کہ آجکل بھی دنیا میں رسم ورواج ہے خاندان شاہی کا اثاث البیت اور زیب وزینت کا اسباب انکے برسرِ حکومت ہونے کی وجہ سے انکے تصرف میں ہُوا کرتا تھا۔ لیکن اس سب مال موہوبہ کی حقیقی مالک ملت تھی، لہذا مذکورہ اشیاء حکومت کا مال ہے اور ہماری اصطلاح میں مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہے۔ اس لحاظ سے کہ اسکی بابت افغانستان میں کوئی صحیح اصول اور درست مانع قانون موجود نہ تھا۔ گذشتہ شاہی خاندان اس تمام مال ومتاع کو اپنی ذاتی ملکیت جاگیر اپنے عین المال میں شمار و داخل کرلیتا۔ اعلحضرت امیر شہید نے اس نکتے اور دقیق مسئلے کو کامل طور پر سمجھ لیا تھا چنانچہ خود امان اللہ خان اور افغانستان کے سب کارداروں کو جن میں سے اکثر زندہ ہیں معلوم ہے کہ اعلحضرت شہید نے ان تمام بیش قیمت اشیاء اور گرانبہا جواہرات کو دفتر کے حساب کتاب میں داخل کردیا تھا اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ مال اصل حکومت افغانستان کا مال ہے اور صرف چند روز کیلئے شاہی حرم کو عاریتاً دیا گیا ہے، اب جبکہ خود امان اللہ خان اس کیفیت اور حقیقت سے واقف ہے اسکو کس طرح حوصلہ ہوا کہ ایسی لایعنی درخواست افغانستان کے بادشاہ اور حکومت کی خدمت میں پیش کرے۔

پھر امان اللہ خان نے جہاں کہیں اسکو کارخانہ نظر آیا اور جہاں کہیں اسنے حکومت کے سودمند ذرائع اور پُر منفعت وسائل دیکھے انکو عین المال کا نام دیکر

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 79 of 124

اپنی ذاتی ملکیت میں شامل کرلیا۔ اگر امان اللہ خان اس قسم کا عین المال مانگتا ہے توثابت ہوا اور ہم کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اسلامی بیت المال کا سب سے پہلا خائن خود امان اللہ تھا، اور اگر دوسروں سے بھی خیانت سرزد ہوئی تو یہ اسکی خیانت اور بد دیانتی کی پیروی کا نتیجہ تھا۔

جن دنوں امان اللہ خان نے یورپ کی سیاحت و سفر کا ارادہ کیا کابل میں سونا مفقود ہو چکا تھا۔ وزارت مالیہ رات دن ہنڈیوں اور سونے کی خریداری میں لگی رہتی تھی یہ اسکی ان تھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ روپے کی ایک بہت بڑی مقدار باہر بھیجدی گئی تاکہ امان اللہ خان افغانستان کے واسطے ترقی کا سامان خریدے، لیکن امان اللہ خان نے بجائے اسکے کہ حکومت کے روپے کو صحیح طور پر صرف کرے یعنی وہ سامان خریدے جس سے ملک کو ترقی کرنے میں مدد ملے اس نے بنکوں میں جمع کر دیا۔ اور جو تھوڑے بہت کارخانے بھی خریدے انکی قیمت ادا نہ کی اور خواہ مخواہ ادھار لئے اور ہماری عاجز ملت کو قرض میں پھنسا دیا امان اللہ خان جسوقت ملک وحکومت اور ہماری ملت کے ناموس کو سقوں کے ہاتھ میں چھوڑ بھاگ گیا۔ حکومت افغانستان کے سب جواہرات اور اندوختہ خزانے کو اپنے ساتھ لیگیا چنانچہ امان اللہ کی اس افراتفری کے موقع پر دنیا کے اخبارات نے ان واقعات کو الم نشرح کر دیا۔ اب جو روسہ میں امان اللہ خان کی بڑی بڑی عالیشان اور متعدد عمارتیں کھڑی ہیں اور اسکا بہت زیادہ پیسہ جمع ہے

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 80 of 124

اور وہ کمپنیوں میں حصے خریدتا ہے اور فائدہ اٹھاتا ہے کس کے زر و مال کی برکت اور خیرات ہے؟

شاہا! آپ سے ہماری التماس ہے اور آپ کے حضور میں عرض کرتے ہیں اسلئے کہ آپ تمام ملت افغانستان کے وکیل اور اسکے حقوق کے محافظ ہیں۔ ہماری درخواست یہ ہے کہ امان اللہ خان سے جو کچھ وہ حکومت افغانستان کے خزانے اور دفینے سے اپنے ساتھ باہر لیگیا ہے اور آج ہمارے پیسے سے عیش و عشرت کی زندگی گذار رہا ہے مطالبہ اور وصول کر کے ہماری حق رسی کریں۔ ہم کسی صورت بھی امان اللہ خان کو افغانستان کی سرزمین میں کسی زمین یا مکان یا جائداد کا مالک نہیں جانتے۔ ہم مسلمانوں کے بیت المال کو جسکو امان اللہ خان نے عین المال کے نام پر جمع کر رکھا تھا اور جسکو آپ نے اپنے جلوس کے روز اول سے ہی بیت المال میں ضم کر دیا ہے اپنا اور ملت کا حق جانتے ہیں۔ ہم امان اللہ خان کو خطاب کرتے ہیں:۔

"آپ تو ہم سے عین المال کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن ہم وہ خزانہ، میگزین اور اپنی حکومت کی ہستی و جائداد جس میں سے بہت بڑی مقدار آپ اپنے ساتھ لیگئے ہیں اور باقیماندہ کو ڈاکوؤں اور چوروں کے کندہ ناتراش طبقے کے حوالے کر گئے کس شخص سے مانگیں؟ ہم نے آپکو بادشاہی کے مقدس عہدے کے لئے چنا تھا تو کیا اس اعتماد و اعتبار کا یہی معاوضہ تھا کہ حکومت کو رہزنوں اور قزاقوں کی

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 81 of 124

جماعت کے سپرد کرکے انکے رحم پر چھوڑ جائیں اور عزیز وطن کو خونریزی اور قتل و غارت کے عالم میں گرفتار کر جائیں ؟ کیا آپ کی زندگی اور آپکے اہل و عیال کی زندگی زیادہ قدر و قیمت رکھتی تھی یا انسانیت ایک جامعہ اور ملت کی زندگی کو ترجیح اور فوقیت دیتی ہے ؟ لیکن آپ اپنی چندروزہ حیات کی امان و سلامتی کی خاطر ملت کی حیات کو خطرے میں ڈال گئے ، اگر آپ واقعی حق شناس ہیں تو آپ اپنے اُن حسیات اور جذبات کو یاد میں لادیں جنکی تاثیر سے آپ منبروں پر لمبے چوڑے خطبوں کے دوران میں اور اپنی حوالی دھار تقریروں میں اپنے خون کو ، اپنی اولاد کے خون کو ہماری ترقی و اقبال کی راہ میں زبانی جمع خرچ سے گرایا کرتے تھے ، پس مہربانی کرکے ہماری حکومت کی درماندگی اور پریشان حالی پر رحم کھائیں اور آپ جانتے ہیں کہ محض آپکی خودرائی اور خلاف شریعت آرزوؤں کی طفیل سے ہمیں یہ روز بد دیکھنا پڑا ہے ، اور آپ افغانستان کے زر و جواہر اپنے ساتھ لیگئے ہیں جسکی وجہ سے آج ہمارے سکے کا نرخ حد سے زیادہ تنزل کر گیا ہے - بڑا ہی لطف و کرم ہوگا اگر آپ ہماری ملت کے پیسے سے اس قرض کو ادا کریں جو آپ نے ہمارے لئے لیا تھا ، اور جو باقی بچے ہماری متبوع حکومت کو لوٹا دیں ، اس طریقے سے یہ ثابت ہو جائیگا کہ آپ کے بیانات میں کچھ نہ کچھ حقیقت تو تھی ، اور ہمیں یہ فائدہ ہوگا کہ اپنی آئندہ حیات کے سنبھالنے اور استوار کرنے کیلئے ہمارے پاس ثروت موجود ہو جائیگی"۔

چونکہ ہماری ملت مفلس اور ناتواں ہو گئی ہے ہم اپنا حق چھوڑ نہیں سکتے ، ہم مجبور رہیں اور بارگاہ حکومت کے حضور تجویز پیش کرینگے کہ جس ذریعے اور وسیلے سے بھی ممکن ہو ہمارا حق امان اللہ خان سے وصول کرے۔

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 82 of 124

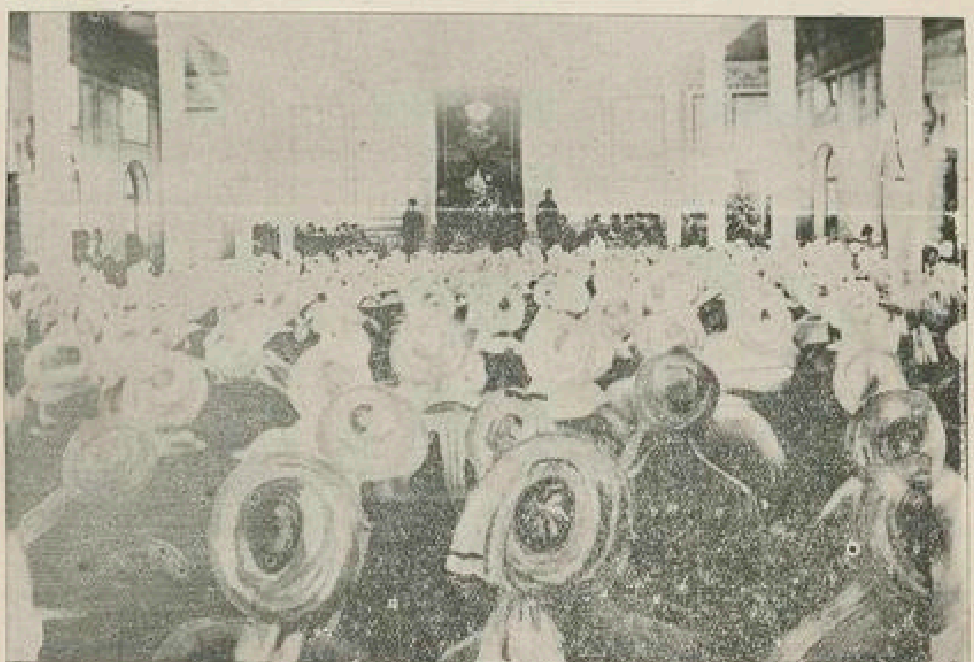

اعلیحضرت معظم غازی بعد از منظوری فیصله‌های وکلای ملت نطق وداعیه‌شان را
قرائت میفرمایند بجانب راست تخت عموم سفرا و نمایندگان دول خارجه و بجانب چپ تخت
صدراعظم و هیئت کابینه و مامورین بزرگ مرکزی بالمقابل عموم وکلای منتخبه لویه جرگه ۱۳۰۹ نشسته
ارشادهای همایونی را می شنوند

اعلیحضرت غازی کی الوداعی تقریر کا منظرہ جو وکیلون اور مامورین اور سفیرون کی سامنی فرما رھی ھین

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 83 of 124

فهرست وکلای محترم افغانستان در لویه جرگه ۱۳۰۹

باآنکه تصاویر وکلای لویه جرگه بقید تمام ولایات و حکومات اعلای افغانستان قبلاً نشر شده ولی بملاحظهٔ اینکه ناظرین محترم خوبتر از اسمای سامی و هویت و مسکن آنها مطلع، مقاماتی را که اوشان از طرف موکلین خود (که عامهٔ اهالی همان منطقه است) اصولاً وکیل منتخب شده اند خوبتر شناسند، جداول آتی الذکر را مطالعه فرمایند :-

لویہ جرگہ ۱۳۰۹ کے تمام افغانستان کے محترم وکلاء کی فہرست

باوجودیکہ 'لویہ جرگہ' کے وکیلوں کی تصویریں تمام افغانستان کی مختلف ولایتوں اور اعلیٰ حکومتوں کے ناموں کے ساتھ پیشتر شائع ہو چکی ہیں، لیکن اس غرض سے کہ قارئین کرام اُن کے گرامی ناموں، شخصیت اور رہائش سے بہتر واقف ہو جائیں اور یہ کہ جن صوبوں میں سے انکے موکلین نے (اسی صوبے کے عوام) انکو اصولاً اپنا وکیل منتخب کیا ہے انکو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ ذیل میں ایک فہرست شائع کرتے ہیں۔

اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت کابل:

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	مسکن	منطقهٔ انتخابیه
۱	۱	حاجی شهنواز خان	احمد جان خان	بابای خودی علیه الرحمه	وکیل اهالی شهر کابل
۲	۲	غلام نقشبند خان	محمد اسمعیل خان	دروازهٔ لاهوری	" " " "
۳	۳	میرآقا خان	میر محمد حسین خان	قلعهٔ هزاره های چنداول	" " " "
٤	٤	میجر غلام قادر خان	محمود آخندزاده	زیبداغ میدان	" مرکز حکومتی میدان

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت کابل :

نمبر عمومی	نمبر [illegible]	اسماء	ولدیت	سکونت	طبقهٔ انتخابیه
۵	۵	شیرعلیخان	عبدالوهاب خان	چهارآسیاب	وکیل اهالی چهارآسیاب
٦	٦	ملک سمندرخان	ملک ظفرخان	بلریزمیدان	〃 〃 علاقه‌داری چرخ
۷	۷	حاجی محمدخان	نورمحمدخان	ده دانا	〃 〃 حصهٔ اول و دوم چهاردهی
۸	۸	حاجی محمدشریف خان	عبدالحمیدخان	بیکتوت	〃 〃 حکومتی پغمان و بیکتوت
۹	۹	محمدعمرخان	محمدحفیظ خان	کمری	وکیل اهالی حصهٔ اول تگاب
۱۰	۱۰	میرعبدالقادرخان	میراحمدخان	بخت یاران	〃 〃 〃 ۲ 〃
۱۱	۱۱	محمدسرورخان	غلام حیدرخان	دایمیرداد وردک	〃 〃 علاقه‌داری دایمیرداد وردک
۱۲	۱۲	جمعه‌خان	ملک عبدالعزیزخان	خوات	〃 〃 وردک
۱۳	۱۳	میرزاعبدالخالق خان	ملاخواجه محمدخان.	عربان وردک	〃 〃 〃
۱٤	۱٤	خواجه فیض الله خان	حاجی خواجه باباخان	کلنگار	〃 قریه‌جات حکومتی لهوگرد
۱۵	۱۵	محمداسلم خان	فیض محمدخان	چرخ لهوگرد	〃 چرخ و خروار و [illegible] متعلقهٔ حکومتی لهوگرد
۱٦	۱٦	عبدالغفارخان	رستم خان	محمدآغه	وکیل اهالی علاقه‌داری محمدآغه
۱۷	۱۷	خال محمدخان	دولت محمدخان	بامیان	〃 〃 مرکز حکومتی بامیان
۱۸	۱۸	محمدرحیم خان	حضرت قل خان	قریهٔ شبق	〃 〃 〃 〃 کهمرد
۱۹	۱۹	شهریاربیگ	دولت بیگ	سیغان	〃 〃 سیغان

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت کابل:

[illegible]	[illegible]	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۲۰	۲۰	محمد نجیم خان	نجابت خان	پنجشیر	وکیل اهالی پنجشیر
۲۱	۲۱	محمد افضل خان	تیمور شاه خان	جبل السراج	" " حکومتی جبل السراج
۲۲	۲۲	سمندر خان	میر احمد خان	قلعهٔ حاجی	" " کلکان و فرزه و استرغچ وغیره
۲۳	۲۳	کمال الدین خان	رحمت الله خان	چهاریکار	وکیل اهالی مرکز حکومتی کلان شمالی
۲۴	۲۴	میرزا محمد اسلم خان	محمد ناصر خان	شکردره	" " علاقه داری شکردره
۲۵	۲۵	میر غلام حیدر خان	غلام بهاؤ الدین خان	استالف	" " " استالف
۲۶	۲۶	محمد صدیق خان	محمد یعقوب خان	خارج دره	" " " مربوطه نجراب
۲۷	۲۷	حافظ عبد المجید خان	عبد الصمد خان	درهٔ کلان	" " حکومتی نجراب
۲۸	۲۸	عبد الحبیب خان	محمد گل خان	تگاب	" " علاقه داری نغلو و بربلی تعلقه حکومتی تگاب
۲۹	۲۹	میرزا احمد خان	عزت خان	خنج پنجشیر	وکیل اهالی علاقه داری سفید شیر پنجشیر
۳۰	۳۰	محمد سرور خان	سلطان محمد خان	تگاب	وکیل اهالی مرکز حکومتی تگاب
۳۱	۳۱	محمد قاسم خان	عبد الشکور خان	قندقستان	" " " غوربند
۳۲	۳۲	محمد امین خان	ملک شاهین خان	بولغین	" " علاقه داری غوربند ریزه کوهستان
۳۳	۳۳	عبد الرؤف خان	علی اصغر خان	قریهٔ خم زرگر	وکیل اهالی حکومتی ریزه کوهستان
۳۴	۳۴	میرزا افضل احمد خان	حقداد خان	شهر غزنی	" " " کلان غزنی و قصبات آن

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت کابل :					
نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
٣٥	٣٥	غلام محی الدینخان	شیر محمد خان	قره باغ غزنی	وکیل اهالی قره باغ غزنی
٣٦	٣٦	ملک شاه پسند خان	غلام رضا خان	علودانی	« « علاقه داری جغتوی غزنی
٣٧	٣٧	حاجی سید موسی خان	سید مرتضی خان	جاغوری	« « حکومتی جاغوری
٣٨	٣٨	علی جمه خان	پاینده محمد خان	مالستان	« « علاقه داری مالستان
٣٩	٣٩	میرزا امر الدین خان	سیف الدین خان	سنگو مقر	« « حکومتی مقر
٤٠	٤٠	فیض الله خان			« « علاقه داری ناوه و گیلان مقر
٤١	٤١	محمد حسن خان	رضا بخش خان	کجاب بهسود	« « حکومتی بهسود
٤٢	٤٢	سید زوار خان	سید عبد الحسین خان	قریهٔ درویشان	« « علاقه داری دولت پای مربوطه حکومت بهسود
٤٣	٤٣	ملک محمد صدیق خان	عبد الله خان	قول خویش	وکیل اهالی افاغنه کوچی بهسود
٤٤	٤٤	سید شاه محمود خان	شاه اسمعیل خان	یکاولنگ	« « حکومتی یکاولنگ
٤٥	٤٥	محمد عسکر خان	محمد نعیم خان	شکرآباد و پیه ای دایزنگی	« « علاقه داری دایزنگی
٤٦	٤٦	شیر علیخان	غلام علیخان	سنخ و پارسا	« « حکومتی سنخ و پارسا
٤٧	٤٧	شهاب الدین خان	مهردل خان	اندر	« « علاقه داری اندر
٤٨	٤٨	محمد اکبر خان	نصر الله خان	سنگر غزنی	« « حکومتی کلان غزنی
٤٩	٤٩	میر محمد حسین بیگ	محمد نبی بیگ	نرگس	« « « « دایزنگی
٥٠	٥٠	ارباب محمد مهدی خان	میرزا حسین خان	قریهٔ لعل	« « « «
٥١	٥١	محمد صادق خان	میر سلیمان بیگ	دایکندی	« « « « دایکندی

اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت قندهار:

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۵۲	۱	عبد القیوم خان	محمد رحیم خان	شهر قندهار	وکیل اهالی مرکز شهر قندهار
۵۳	۲	عبد الوهاب خان	محمد عمر خان	〃	〃
۵۴	۳	قاضی عبد القیوم خان	محمد آخندزاده	〃	〃
۵۵	٤	سید اکرم خان	سید احمد خان	〃	〃
۵٦	۵	میرزا علی اکبر خان	غلام حیدر خان	〃	〃
۵۷	٦	حاجی محمد عمر خان	عبد الله خان	〃	〃
۵۸	۷	لالا حاجی اکو خان	حاجی محمد عمر خان	〃	〃
۵۹	۸	جلال خان	امیر محمد خان	مال گیر	〃 مرکز حکومت پشت رود
٦۰	۹	حاجی شیردل خان	جلال الدین خان	شهر قندهار	〃 حکومتی کرانی
٦۱	۱۰	ولی محمد خان	فیض محمد خان	زمین داور	〃 〃 زمین داور
٦۲	۱۱	محمد اکبر خان	محمد اکرم خان	تیرین	〃 〃 تیرین
٦۳	۱۲	محمد ایوب خان	شیرین خان	قریهٔ دوآب	〃 〃 کشک نخود
٦٤	۱۳	عبد الله خان	صمد الدین خان	هوتکی	〃 علاقه‌داری هوتکی
٦۵	۱٤	عبد الحبیب خان	نظر محمد خان	معروف	〃 〃 معروف
٦٦	۱۵	حاجی عبد الواحد خان	عبد الرحیم خان	جلدک	〃 حکومتی ترنک و جلدک

بقیه اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت قندهار؛

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۶۷	۱۶	حاجی غلام جان	محمد شریف خان	ارغستان	وکیل اهالی محال ارغستان
۶۸	۱۷	صفدر جنگ	مجنون خان	باباجی	« « علاقه داری خوگز
۶۹	۱۸	گل محمد خان	تواب خان	شوراندام	« « « دامان ذاکر
۷۰	۱۹	سید محمد عمر خان	سید امیر خان	زنگی آباد	« « پنجوائی زاد بیان
۷۱	۲۰	محمد عثمان خان	عبدالله خان	دهله	« « حکومتی دهله
۷۲	۲۱	عبدالقیوم خان	صالح محمد خان	قلات	« « « قلات
۷۳	۲۲	یار محمد خان	سید محمد خان	میان پشت	« « « گرمسیر
۷۴	۲۳	غلام دستگیر خان	محمد جان خان	ده راود	« « « ده راود
۷۵	۲۴	محمد فاضل خان	پیردوست خان	واشیر	« « علاقه داری قریه اشیر پشت رود
۷۶	۲۵	محمد صدیق خان	عبدالحق خان	ناوهٔ بارکزائی	« « « ناوهٔ بارکزائی
۷۷	۲۶	حاجی محمد ایوب خان	حاجی محمد علم خان	قریهٔ نوزاد	« « « نوزاد «
۷۸	۲۷	آدم خان	نظر محمد خان	کاریزها	« « « قلعهٔ گز
۷۹	۲۸	محمد حلیم خان	محمد عیسی خان	قلعهٔ بست	« « « قلعهٔ بست
۸۰	۲۹	حاجی محمد امین خان	نائب محمد غوث خان	ساربان قلعه	« « « پشت رود
۸۱	۳۰	عبدالقیوم خان	عبدالرحمن خان	غورک	« « « نیش غورک
۸۲	۳۱	حاجی محمد اعظم خان	حاجی طور خان	خاکریز	« « « خاکریز
۸۳	۳۲	محمد سرور خان	صمد خان	شورابک	« « « شورابک
۸۴	۳۳	حاجی غلام حیدر خان	نظر محمد خان	ارغنداب	« « « ارغنداب
۸۵	۳۴	عبدالله خان	سلطان محمد خان	زمین داور	« « « قندهار

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 89 of 124

اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت هرات:

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۸۶	۱	علی نظر خان	ملا درویش خان	جوند	وکیل اهالی علاقه‌داری جوند
۸۷	۲	ملا محمد معصوم خان	ملا عبدالوهابخان	قریهٔ آسیاچه	» » بلوک کیراق
۸۸	۳	حاجی مهرو خان	قاسم بای	کوهستان	» » کوهستان
۸۹	٤	ملا سعید محمد خان	ملا موسی خان		» حکومتی تولک
۹۰	٥	محمد یسین خان	قاضی عبدالاحد خان	انار دره	» » انار دره
۹۱	٦	عبدالله خان	مجال خان	بادیه نشین	» » علاقه‌داری کرخ
۹۲	۷	ملا غلام محمد خان	قاضی الیاس خان	قلعهٔ فرشی	» » » فرسی
۹۳	۸	محمد شریف خان	عبدالرحمن خان	بلدهٔ هرات	» » بلوک کداره
۹٤	۹	جلال الدینخان	ذوالفقار خان	قریهٔ ده تپه	» » علاقه سولان تیزان
۹۵	۱۰	سید محمد خان	حاجی اکبر خان	سیاه جوی	» » فراه رود بیک
۹٦	۱۱	محمد ابراهیم خان	میرزا محمد علیخان	محلهٔ قیسان	» » حکومتی غوریان
۹۷	۱۲	میرزا سید محمد خان	محمد ابراهیم خان	قریهٔ کاته	» » علاقه‌داری [illegible]
۹۸	۱۳	محمد کریم خان	نائب شادیخان	حور مسکان	» » [illegible] بند غور
۹۹	۱٤	ملا عبدالوهاب خان	ملا عبدالحکیم خان	قریهٔ کن علیا	» » مرکز حکومتی غور
۱۰۰	۱٥	سلطان محمد خان	گل محمد خان	گلران	» » علاقه‌داری گلران

بقیهٔ اسماء وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت هرات :

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۱۰۱	۱۶	محمد نادر خان	عبدالقادر خان	قریهٔ شادیجام	وکیل اهالی علاقهٔ ملک آنشان
۱۰۲	۱۷	دین محمد خان	شیر محمد خان	کشک کهنه	" " حکومتی کشک
۱۰۳	۱۸	محمد اعظم خان	محمد رسول خان	قریهٔ خرمگاه	" " " اسفزار
۱۰۴	۱۹	سید احمد خان	خلیفه فیض احمد خان	قلعهٔ نو	" " " قلعهٔ نو
۱۰۵	۲۰	محمد یوسف خان	ابوبکر خان	نبرد آلمک حسن خان	" " آلوجان تیک
۱۰۶	۲۱	قاضی غلام نبی خان	حاجی محمد زمانخان	محل بردرانی	" " شهر هرات
۱۰۷	۲۲	حافظ ملا فخر الدین خان	محمد عظیم خان	" قطی چاق	" " " "
۱۰۸	۲۳	شیخ محمد امین خان	غلام محمد خان	خواجه عبدالله مصری	" " " "
۱۰۹	۲۴	عبدالوهاب خان	حاجی آقا محمد خان	گذر اسمعیل مرغاب	" " حکومتی مرغاب
۱۱۰	۲۵	مولاداد بیگ	محمد جان بیگ	چیچران	" " " چیچران
۱۱۱	۲۶	حاجی محی الدینخان	سیف الدینخان		" " علاقه‌داری قادس
۱۱۲	۲۷	ملا صالح محمد خان	ملا رحیم داد خان		" " حکومتی شهرک
۱۱۳	۲۸	نصر الدینخان	عبدالصمد خان	مارآباد اوبه	" " " اوبه
۱۱۴	۲۹	محمد افضل خان	محمد عمر خان	نو باد ام	" " علاقه‌داری جوند
۱۱۵	۳۰	حاجی عبدالحق خان	قاضی محمد حیدر خان	شهر هرات	" نائب والکوی هرات

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت هرات،

نمرهٔ عمومی	نمرهٔ خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۱۱۶	۳۱	محمد ایوب خان	گل محمد خان	گلران	وکیل اهالی نایب الحکومگی هرات
۱۱۷	۳۲	دریوزه خان		کشک	" " " "
۱۱۸	۳۳	ملا موسی خان	شاه پسند خان	غوریان	" " " "
۱۱۹	۳۴	شیر علی خان	ذوالفقار خان	کرخ	" " کرخ
۱۲۰	۳۵	حاجی شاه پسند خان	سکندر خان	شافلان	" " علاقهٔ شافلان

* * *

اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت مزار شریف :

[illegible]	[illegible]	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۱۲۱	۱	حاجی محمد شریفخان	شرف بای	دروازهٔ برون قوادیان	وکیل اهالی باب الحکومهٔ مزار شریف
۱۲۲	۲	سید حسین خان	سید محمد عظیم خان	گذر دروازهٔ تاشقرغان	« « « «
۱۲۳	۳	ایشان صدیق خان	ایشان عثمان خان	گذر قوادیان	« « « «
۱۲۴	٤	ملا عبدالرحمن خان	ملا غیاث خان	سرپل	« « « «
۱۲۵	٥	میرزا عبدالاحد خان	میرزا عبدالصمد خان	«	« « از حکومتی سرپل
۱۲۶	٦	ظوره خان	پیر محمد خان	«	« « افغنه « «
۱۲۷	٧	ملا محمد کریم خان	ملا بابه علیخان	کوهستان سرپل	« « کوهستان « «
۱۲۸	٨	سید یعقوب خان	سید عبدالواحد خان	سنگ چارک	« « حکومتی سنگ چارک
۱۲۹	٩	میرزا غلام شاه خان	پاینده محمد خان	« «	« « « بلخاب
۱۳۰	۱۰	محمد ابراهیم خان	حاجی امیر بای خان	سرقیهٔ تاشقرغان	« « تاشقرغان
۱۳۱	۱۱	داکتر شیر احمد خان	شیر زمان خان	تاشقرغان	« « «
۱۳۲	۱۲	ملا آدینه خان محمد خان مشهور بده ملا		«	« « «
۱۳۳	۱۳	میرزا مرزاد خان	محمد موسی خان	سرباغ	« « آیبک
۱۳۴	۱٤	سید عبدالعزیز خان	سید رحمن خان	آقچه	« « آقچه
۱۳۵	۱٥	ملا کمال الدین خان	عبدالصمد خان بی	جوی سلطان	« « «

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت مزار شریف :

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۱۳۶	۱۶	ملا عبد الوهاب خان	محمد طاهر خان	خلوتی شبرغان	وکیل اهالی حکومتی شبرغان
۱۳۷	۱۷	خالی باسے خان	تروی بای خان	چیچی "	" " " "
۱۳۸	۱۸	آستانه قل خان	سید محمد خان	چهارکنت	" " علاقه داری "
۱۳۹	۱۹	دوست علیخان	سلیمان خان	بابا یادگار	" " " نهر شاهی
۱۴۰	۲۰	ملا حبیب الله خان	حاجی محمد افضل خان	روئی دوآب	" " " روئی دوآب
۱۴۱	۲۱	حاجی طوره خان	قربان علی خان	قریهٔ آدینه	" " چهار نهر حکومتی بلخ
۱۴۲	۲۲	محمد ایوب خان	ملک فتح محمد خان	باغ وراق	" " " " " "
۱۴۳	۲۳	ملا رحمت الله خان	عطا محمد خان	جوی شاه سرسبز	" " نهر فیض آباد
۱۴۴	۲۴	عیسی قلی خان	قلیچ بای	قرقین	" " قرقین
۱۴۵	۲۵	روزی بای	عباد الله	نهر دولت آباد	" " نهر دولت آباد
۱۴۶	۲۶	محمد شاه خان	محمد حسن خان	" " "	" " " " "
۱۴۷	۲۷	ملا سید نظر خان	قربان نظر خان	شورتیپه	" " علاقه داری شورتیپه
۱۴۸	۲۸	عبد الصمد خان	عبد العزیز خان	درهٔ صوف	" " " درهٔ صوف
۱۴۹	۲۹	حاجی عبد الله خان	محمد قربان خان	تونخ	" " " کشنده
۱۵۰	۳۰	میرزا محمد یعقوب خان	میرزا نجف علیخان	آقچه	" " " بوین قره

اسماء وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت قطغن و بدخشان :

[illegible]	[illegible]	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۱۵۱	۱	نذری محمد خان	حیت خان	راکو	وکیل اهالی حکومتی کلان بدخشان
۱۵۲	۲	رستم بیگ خان	دوران شاه خان	فیض آباد	〃 〃 〃 〃 〃
۱۵۳	۳	حاجی سلطان رضا خان	محمد حسین خان	ده ویران	〃 〃 نائب الحکومگی
۱۵۴	٤	خالقداد خان	ناظر الله داد خان	گذر حیات آباد خان آباد	〃 〃 〃 〃
۱۵۵	٥	دوست محمد خان	سعادالله خان	اتیا شش	〃 〃 〃 〃
۱۵٦	٦	جلد اشش بای خان	محمد بای خان	جلگه ینگی قلعه	〃 〃 علاقه ینگی قلعه
۱۵۷	۷	محمد اکبر خان	ملا عبدالحکیم خان	شاخ دره راغ	〃 〃 〃 راغ
۱۵۸	۸	شمس الدین خان	محمد میر خان	غوری	〃 〃 پنج دسته غوری
۱۵۹	۹	ملا سید عبدالقیوم خان	خواجه میران	جرم و خاش	〃 〃 حکومتی جرم و خاش
۱٦۰	۱۰	میرزا رحمت الله خان	میر محمد عمر بیگ	اندراب	〃 〃 〃 اندراب
۱٦۱	۱۱	شیر محمد خان	بابه لاله خان	چال و اشکمش	〃 〃 علاقه داری چال و اشکمش
۱٦۲	۱۲	فضل احمد خان	میر سید محمد خان	تاله و برفک	〃 〃 〃 تاله و برفک
۱٦۳	۱۳	ملا محمد خان	ملا سید علی جان	بغلان	〃 〃 〃 بغلان
۱٦٤	۱٤	ملا عبدالحبیب خان	ملا عبدالجلیل خان	فرخار	〃 〃 〃 فرخار
۱٦۵	۱۵	[illegible] محمد خان	دولت محمد خان	[illegible]	[illegible]

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ١٣٠٩ از ولایت قطغن و بدخشان :

نمبر عمومی	نمبر ولایتی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
١٦٦	١٦	ملا نور محمد خان	شوقی بابے	حضرت امام صاحب	وکیل اهالی حکومتی حضرت امام
١٦٧	١٧	محمد اکرم خان	لاله میر خان	قندز	« « علاقه داری قندز
١٦٨	١٨	فتح الله خان	بابا خان	شهر بزرگ	« « « بزرگ
١٦٩	١٩	میرزا میر احمد خان		خنجان	« « « خنجان
١٧٠	٢٠	ملا عبد الخالق خان	ملا علیجان خان	جلداغ	« « حکومتی نهرین
١٧١	٢١	سید نصر الدین خان	سید مرتضی خان	کیان دولتی	« « علاقه داری دولتی
١٧٢	٢٢	محمد عمر خان	میر محمد یعقوب خان	خوست قطغن	« « خوست و فرنگ
١٧٣	٢٣	میر جان خان	میرزا نبات خان	قریهٔ عوض شاه علیا	« « علاقه داری
١٧٤	٢٤	سلطان نعیمجان	قاسم علیخان	زیباک	« « « زیباک
١٧٥	٢٥	میرزا عبد المؤمن خان	عبد الولی شاه خان	قریهٔ نسبی درواز	« « مرکز حکومتی درواز
١٧٦	٢٦	سنجر خان	محمود خان	شغنان	« « علاقه داری شغنان
١٧٧	٢٧	میر سید جان	یار محمد خان	واخان	« « حکومتی واخان

* * *

*

اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ ازحکومتی اعلای مشرقی

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۱۷۸	۱	شیرین خان	شیرزه خان	حصارک	وکیل اهالی اقوام معروف خیل
۱۷۹	۲	محمد صدیق خان	قطب خان	قریهٔ سیاب حصارک	« « « جبار خیل
۱۸۰	۳	میرزا محمد خان	محمد عباس خان	کابی خیل	« « « خربوز خوگیانی
۱۸۱	٤	محمد اصلاح خان	خانو خان	مرکی خیل	« « « شیرزاد خوگیانی
۱۸۲	٥	ملک شمس الدین خان	نصرالله خان	آگام	« « « وزیر «
۱۸۳	٦	محمد صدیق خان	میرزا شهسوار خان	اشپان	« « « شیرزاد «
۱۸٤	۷	سید محمد اکرم خان	اورنگ شاه خان	مستی خیل	« « « چپرهار
۱۸٥	۸	سید زمان خان	سید جان پادشاه	حصار شاهی	« « « حصارک و مرزینه
۱۸٦	۹	میرزا محمد کریم خان	محمد آزاد خان	قریهٔ دوشهٔ هاروودکوت	« « « رودکوت
۱۸۷	۱۰	ملک شنوار	اکبر شاه خان	نازیان	« « « سنگو خیل و نازیان شنوار
۱۸۸	۱۱	ملا عبدالله جان	عبدالمحمد خان	پاپین شنوار	« « « علاقه دارهٔ بالای شنوار
۱۸۹	۱۲	ملا محمد گل آخندزاده	ملا عبدالرحمن	کوت خشک شنوار	« « « اقوام سپرپای و عبدالرحیم خیل شنوار
۱۹۰	۱۳	عقل میر خان	حضرت میر خان	عبدالخیل	« « « « « « « «
۱۹۱	۱٤	ملا محمد جان خان	میرزا محمد یوسف خان	خوش گنبد	« « « اقوام سرخرود
۱۹۲	۱٥	حاجی میرزا محمد نسیم خان	عبدالحکیم خان	قریهٔ مرزایان	« « « سرخرود

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 97 of 124

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگه ۱۳۰۹ ازحکومتی اعلای مشرقی

نمبر عمومی	نمبر ولایتی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۱۹۳	۱۶	ملا عبدالغفور خان	مفتی عبدالرحیم خان	قریه قلعه اخند	وکیل اهالی اقوام کالیه
۱۹٤	۱۷	ملا محمد جان	ملا گل حسن خان	لعل پوره	" " " لعل پوره و دکه وغیره تعلقهٔ مهمند
۱۹۵	۱۸	میرزا حمید الله خان	ملا سیف الله "	بتی کوت	" " " بتی کوت وغیره تعلقهٔ مهمند
۱۹٦	۱۹	قاضی گلابشاه خان	حضرت شاه "	قریه پشلاق	" " " کوکوزائی وحسن خیل وغیره تعلقهٔ مهمند
۱۹۷	۲۰	شیر علی خان	عبدالجلیل "	علیشنگ	" " " مرکز حکومتی لغمان
۱۹۸	۲۱	احمد جان خان	تاج محمد خان	قرغائی چهارباغ لغمان	" " " علاقه داری چلگه میانه تعلقه لغمان
۱۹۹	۲۲	ملا محمد معظم "	ملا محمد شیر دل "	قریه چند زائی	" " " قریه جات گنج کل و سرکانی متعلقهٔ خاص
۲۰۰	۲۳	ملک میران	ملک بدرالدین خان	سلوقی	" " " سلوقی و کلانی متعلقه کنر خاص
۲۰۱	۲٤	ملک فقیر محمد خان	عبدالرحمن خان	قریه و ملکی چغته سرای سفلی	" " قریه و ملکی وغیره تعلقه مرکز حکومتی کلان اسمار
۲۰۲	۲۵	عتیق الله خان	عبداللطیف خان	قریه موتی شیگل	" " " دره شیگل متعلقه حکومتی کلان اسمار
۲۰۳	۲٦	درویش خان	قدیر خان	لیجای شیگل	" " " " " " " " "
۲۰٤	۲۷	حسن خان	ملک حسین خان	قریه وته پور	" " " چغته سرای متعلقه حکومتی کلان اسمار
۲۰۵	۲۸	محمد حسین خان	داود رسول خان	قریه پین زائی	" " " دره پیچ متعلقه حکومتی دره پیچ
۲۰٦	۲۹	سید عبدالغفار خان	گل احمد خان	نورا "	" " " علاقه داری دره علیشنگ لغمان
۲۰۷	۳۰	محمد [illegible] خان	محمد اکبر خان	چهارباغ لغمان	وکیل اهالی قریه جات توابع علاقه داری [illegible] لغمان

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از حکومتی اعلای مشرقی :

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۲۰۸	۳۱	حبیب الرحمن خان	محمد نسیم خان	قریهٔ تندی لغمان	وکیل اهالی مرکز حکومتی لغمان
۲۰۹	۳۲	سید شریف خان	سید خاتم شاه خان	قریهٔ خواجه خیل سفلی	» » درهٔ علنگار
۲۱۰	۳۳	سید عبدالاحد خان	سید غلام جان	شیوه	» شیوه و قلعه تنگ و دنگلی منطقهٔ کوزکز
۲۱۱	۳۴	گل محمد خان	ملک شاه محمود خان	نور گل علیا	» تاجک و صافی قریه نور گل و دره فرزکه و کز
۲۱۲	۳۵	عبدالله خان	ملک مهرالله خان	درهٔ نور	» » درهٔ نور
۲۱۳	۳۶	سلطان محمد خان	طلب الدین خان	مورچل	» » » پچ
۲۱۴	۳۷	ایشان خان	فیض طلب خان	کندی	» » اقوام صافی و پچ
۲۱۵	۳۸	میرزا محمد رفیق خان	میرزا محمد عثمان خان	شهر جلال آباد	» » مرکز شهر جلال آباد
۲۱۶	۳۹	سعدالله خان	عنایت الله خان	اغزباغ	» » سلارانی اسمار
۲۱۷	۴۰	سید امان خان	نصر علی خان	رود ساو	» » شوانی »
۲۱۸	۴۱	ملک محمد یوسف خان	عبدالقادر خان	قریهٔ نازی	» » درهٔ مسند
۲۱۹	۴۲	نور محمد خان	بنگی خان	پشان	» » نورستان لغمان
۲۲۰	۴۳	عبدالغفور خان	عبدالله خان	پل رستم	» » حکومتی نورستان
۲۲۱	۴۴	ملا یار محمد خان	آزاد خان	میرویس	» » » »

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از ولایت هرات،

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۱۱۶	۳۱	محمد ایوب خان	گل محمد خان	گلران	وکیل اهالی نایب الحکومگی هرات
۱۱۷	۳۲	دریوزه خان		کشک	« « « «
۱۱۸	۳۳	ملا موسے خان	شاه پسند خان	غوریان	« « « «
۱۱۹	۳٤	شیر علی خان	ذوالفقار خان	کرخ	« « کرخ
۱۲۰	۳۵	حاجی شاه پسند خان	سکندر خان	شافلان	« « علاقهٔ شافلان

* *

*

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگه ۱۳۰۹ از حکومتی علاقه جنوبی

نمره عمومی	نمره خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۲۳۷	۱۶	خان ولی خان	مغل خان		وکیل اهالی موسی خیل منگل
۲۳۸	۱۷	شیخان	خیال الدین خان	میرزکه	« « اقوام میرزکه منگل
۲۳۹	۱۸	معاذ الله خان			« « لزانی جانی خیل منگل
۲۴۰	۱۹	ملک پرگل خان	گلزار خان		« « اقوام جانی خیل منگل
۲۴۱	۲۰	محمد ایوب خان	میر محمد خان	پطان جاجی	« « « پطان چکنی
۲۴۲	۲۱	سلطان محمد خان	امیر محمد خان	مقبل	« « « مقبل «
۲۴۳	۲۲	محمد گل خان	محمد زمان خان	چکنی	« « « چکنی
۲۴۴	۲۳	عزیز خان	سندو خان	«	« « « «
۲۴۵	۲۴	عالم خان	ولی خان	جانی خیل	« « میا خیل جدران
۲۴۶	۲۵	ملک منگس خان	محمد اکبر خان	شورک جدران	« « میرزانی جدران
۲۴۷	۲۶	حاجی محمد خان	جان محمد خان	خوست	« « تنی خوست
۲۴۸	۲۷	ملک صاحب جان خان	شبر جان خان	یعقوبی	« « یعقوبی خوست
۲۴۹	۲۸	ملک عجب نور خان	صالح محمد خان	لتک	« « لتک خوست
۲۵۰	۲۹	حسین شاه خان	حریف شاه خان	لکن	« « اقوام لکن خوست
۲۵۱	۳۰	دین محمد خان	صالح محمد خان	متون	« « متون و گندی خوست

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از حکومتی اعلای جنوبی:

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۲۵۲	۳۱	میرزا محمد خان	جان محمد خان	ستون	وکیل اهالی ستون و کندهٔ حکومت
۲۵۳	۳۲	ملک بلند خان	پیاوی	گربز	« « اقوام گربز حکومت
۲۵۴	۳۳	ملک سلیم خان	پیر اکلخان	اسمعیل خیل	« « اسمعیل خیل «
۲۵۵	۳۴	حکیم شاه خان	عبدالرحیم خان	مندوزائی	« « مندوزائی خوست
۲۵۶	۳۵	ملک رحیم خان	ملک امرالله خان	قدم	« « اقوام آزرین و ...
۲۵۷	۳۶	ملک گل محمد خان	میر احمد خان	شمل	« « شمل خوست
۲۵۸	۳۷	علی جان خان	سلطان محمد خان	خوست	« « لکی خوست
۲۵۹	۳۸	محمد هاشم خان	خواجه محمد خان	باک	« « باک «
۲۶۰	۳۹	محمد یعقوب خان	محمد سرور خان	«	« « « «
۲۶۱	۴۰	شیر شاه خان	دبدب خان	آبدکه نیازی	« « نیازی و غیره اقوام گرگری
۲۶۲	۴۱	بهاون خان	عبدالکریم خان	شرین	« « زدران حکومتی اسمعیل خیل
۲۶۳	۴۲	صاحب خان	حاجی مهروان خان		« « حکومتی کتواز
۲۶۴	۴۳	علی محمد خان	محمد عظیم خان	ده شین	« « « «
۲۶۵	۴۴	ملک نظر محمد خان	پیر محمد خان	مرکز ارگون	« « تاجکیه ارگون
۲۶۶	۴۵	ملا عبدالحکیم خان	عبدالرحمن خان	«	« « « «

بقیهٔ اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از حکومتی اعلای جنوبی :

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۲۶۷	٤٦	ملک اختر محمد خان	صادر خان	دشتی جدران	وکیل اهالی اقوام جدران
۲۶۸	٤۷	خوشدل خان	عباس خان	سرحوضه	" " " خوتی " "
۲۶۹	٤۸	نور محمد خان	صالح محمد خان	باک	" " باک خوست
۲۷۰	٤۹	دین محمد خان	فیروز خان	گردیز	" " گردیز
۲۷۱	۵۰	مدد خان	دلاور خان	"	" " "
۲۷۲	۵۱	خان محمد خان	صالح محمد خان	زرمت	" " زرمت
۲۷۳	۵۲	خان شیرین خان	پیرو خان	کلال گو	" " "
۲۷٤	۵۳	مبین خان	ملک عبدالرحمن خان	جانی خیل	" " جانی خیل کتواز

اسمای وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از حکومتی اعلای فراه وچخانسور

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۲۷۵	۱	یار محمد خان	غلام محمد خان	کده خیل	وکیل اهالی چخانسور
۲۷۶	۲	محمد اسلم خان	محمد موسی خان	تولک	〃 〃 مرکز حکومتی فراه
۲۷۷	۳	سید محمد خان	قمرالدین خان	دار اباد	〃 〃 〃 〃
۲۷۸	۴	یار محمد خان	حاجی گلاب	اصل خوابگاه	〃 〃 علاقه داری فتح محمد
۲۷۹	۵	میرزا محمد عظیم خان	محمد ابراهیم خان	نهر شاهی	〃 〃 اصل چخانسور
۲۸۰	۶	عبدالقدوس خان	عبدالرحیم خان	گلستان	〃 〃 کوهستان گلستان
۲۸۱	۷	عبدالغفار خان	نیاز محمد خان	بکوا	〃 〃 کوچی 〃 〃
۲۸۲	۸	شهاب الدین خان	شاه جهان خان	قنات پشت بکوا	〃 〃 بکوا و خاشرود
۲۸۳	۹	غلام محمد خان	عبدالوهاب خان	لاش جوین	〃 〃 لاش جوین
۲۸۴	۱۰	عبدالبصیر خان	عبدالرحمن خان	دوکن فراه	〃 〃 اقوام کوچی کرزفرا
۲۸۵	۱۱	محمد جان خان	جان محمد خان	گرجی	〃 〃 〃 〃
۲۸۶	۱۲	محمد عظیم خان	حاجی محمد دین خان	زیر کوه فراه	〃 〃 〃 〃
۲۸۷	۱۳	غلام محمد خان	بهلول خان	شیخ سر	〃 〃 مرکز حکومتی چخانسور
۲۸۸	۱۴	عطا محمد خان	شیر محمد خان	چهار برجک	〃 〃 چهار برجک

اسامی وکلای محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹ از حکومتی اعلای میمنه

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسماء	ولدیت	سکونت	منطقهٔ انتخابیه
۲۸۹	۱	ملا جوره خان	محمود بای خان	چراغ	وکیل اهالی درزاب و گرزیوان
۲۹۰	۲	امان قل خان چکباشی	کلک بای خان	عرب شاه	» » اندخوی
۲۹۱	۳	امام گلدی بای خان	عثمان خان	اندخوی	» » »
۲۹۲	٤	محمد ولیخان	محمد یار خان	»	» » »
۲۹۳	۵	ملا عبدالرحیم خان	میرزا مولان خان	گذر کوهی خانه	» » مرکز میمنه
۲۹٤	۶	ملا قربان خان	دولت مراد خان	شهر میمنه	» » »
۲۹۵	۷	ملا یماق خان	محمد امین خان	جمشید	» » علاقه‌داری [illegible]
۲۹۶	۸	ملا خیرالله خان	حسین بابا خان	سرای قلعهٔ تقاب زن	» » شیرین تگاب
۲۹۷	۹	حاجی کریداد خان	عطا خان	بندر کوهستان	» » بندر کوهستان
۲۹۸	۱۰	کلا خان	حاجی داد محمد خان	اچخ	» » [illegible] المار و قیصار
۲۹۹	۱۱	محمد سعید بیگ خان	تحقیق خان	قیصار	» » علاقه‌داری قیصار
۳۰۰	۱۲	محمد زمان بیگ خان	طور خان	المار	» » » المار
۳۰۱	۱۳	ایشان قل خان	عاشور خان	»	» » » دولت آباد

نمبر عمومی	نمبر مخصوص	اسمای سامی شرکای معظم لویه جرگه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
۳۰۲	۱	اعلیحضرت معظم محمد نادر شاه الغازی بروز افتتاح جرگه تمام	پادشاه ناجی و استقلال بخش افغانستان
۳۰۳	۲	جناب عالیقدر رجالتمآب محمد هاشم خان	صدر اعظم افغانستان
۳۰٤	۳	عالیقدر رجالتمآب شاه محمود خان	سپه سالار و وزیر حرب 〃
۳۰۵	٤	〃 〃 فیض محمد خان	وزیر خارجه 〃
۳۰٦	۵	〃 〃 محمد گل خان	〃 داخله 〃
۳۰۷	٦	〃 〃 حضرت فضل عمر صاحب مجددی	〃 عدلیه 〃
۳۰۸	۷	〃 〃 میرزا محمد ایوب خان	〃 مالیه 〃
۳۰۹	۸	〃 〃 علی محمد خان	〃 معارف 〃
۳۱۰	۹	〃 〃 میرزا محمد اکبر خان	〃 تجارت 〃
۳۱۱	۱۰	〃 〃 عبد الاحد خان	رئیس شورای 〃
۳۱۲	۱۱	〃 〃 احمد شاه خان	وزیر دربار 〃
۳۱۳	۱۲	〃 〃 محمد نوروز خان	سرمنشی حضور اعلیحضرت غازی
۳۱٤	۱۳	جلالتمآب محمد اکبر خان	مدیر مستقله طبیه
۳۱۵	۱٤	عالیجاه شجاعت همراه سردار اسد الله خان	فرقه مشر سرسراوس حضور
۳۱٦	۱۵	〃 〃 سید شریف خان	سریاور حربی 〃
۳۱۷	۱٦	والاشان جلالتمآب محمد سرور خان	وکیل ولایت کابل

نمبر عمومی	[illegible]	اسمای ساسامعین محترم لویه جرگه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
۳۱۸	۱	عالیقدر صداقتمآب عبدالرحیم خان	مشاور صدارت عظمی
۳۱۹	۲	عالیقدر یار محمد خان	رئیس ضبط احوالات
۳۲۰	۳	〃 یار محمد خان	مدیر اول تحریرات صدارت عظمی
۳۲۱	٤	〃 محمد قاسم خان	〃 ۲ 〃 〃 〃
۳۲۲	٥	〃 محمد شاه خان	〃 ۳ 〃 〃 〃
۳۲۳	٦	〃 باز محمد خان	〃 اوراق 〃 〃
۳۲٤	۱	عالیجاه شجاعت همراه علی شاه خان فرقه مشر	معین وزارت حربیه
۳۲٥	۲	〃 〃 〃 محمد عمر خان	رئیس ارکان حربیه عمومیه
۳۲٦	۳	〃 عزت 〃 جانباز خان	نائب سالار
۳۲۷	٤	〃 〃 〃 زلمی خان	〃
۳۲۸	٥	〃 〃 〃 زرخان وزیری	〃
۳۲۹	٦	〃 شجاعت همراه احمدشاه خان	فرقه مشر
۳۳۰	۱	عالیقدر صداقتمآب میرزا محمد خان	معین وزارت خارجه
۳۳۱	۲	عالیقدر جلالتمآب شیر احمد خان	سفیر کبیر دولت عالیه افغانستان در طهران
۳۳۲	۳	〃 〃 سلطان احمد خان	〃 〃 〃 〃 〃 انقره
۳۳۳	٤	صداقتمآب غلام یحیی خان	مدیر عمومی سیاسی وزارت خارجه

نمبر عمومی	نمبر مخصوص	اسمای سامعین محترم لویه جرگه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
۳۳۴	۵	صداقتمآب غلام غوث خان	مدیر عمومی اداری وزارت خارجه
۳۳۵	۶	عالیقدر صداقتمآب غلام جیلانی خان	مستشار سفارت کبرای افغانی ماسکو
۳۳۶	۷	صداقتمآب سلطان محمد خان	مدیر عمومی تشریفات وزارت خارجه
۳۳۷	۸	〃 صلاح الدین خان	〃 مطبوعات 〃 〃
۳۳۸	۹	〃 عبدالصمد خان	〃 دول غرب 〃 〃
۳۳۹	۱۰	〃 محمد ابراهیم خان	〃 مامورین 〃 〃
۳۴۰	۱۱	〃 حفیظ الله خان	〃 محاسبه 〃 〃
۳۴۱	۱۲	〃 عبدالغفار خان	〃 اوراق 〃 〃
۳۴۲	۱۳	〃 محمد یونس خان	سرکاتب ویزه و قونسلگری 〃 〃
۳۴۳	۱۴	〃 محمد شفیع خان	〃 دول شرقیه وزارت خارجه
۳۴۴	۱	عالیقدر صداقتمآب آدم خان	معین اول وزارت داخله
۳۴۵	۲	〃 〃 〃 غلام فاروق خان	〃 ۲ 〃 〃
۳۴۶	۳	〃 〃 〃 نیک محمد خان	〃 ۳ 〃 〃
۳۴۷	٤	〃 〃 〃 خیر محمد خان	〃 ٤ 〃 〃
۳۴۸	٥	صداقتمآب خداداد خان	مدیر مامورین 〃 〃
۳۴۹	٦	〃 〃 غلام محی الدین خان	〃 پست و تلغراف 〃 〃

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 108 of 124

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسمای سامی معاونین محترم لویه جرگه ١٣٠٩	صفت ممیزه
٣٥٠	٧	صداقتمآب سعدالدین خان	مدیر معابر وزارت داخله
٣٥١	٨	〃 میرزا بدرالدین خان	〃 محاسبه 〃 〃
٣٥٢	٩	〃 شاه محمد خان	کفیل مدیریت عمومی پولیس وزارت داخله
٣٥٣	١٠	عالیقدر شاه محمود خان	حاکم سابقه لهوگرد
٣٥٤	١	عالیقدر صداقتمآب فضل احمد خان	معین وزارت عدلیه
٣٥٥	٢	امین الله خان	رئیس اصلاحیه 〃 〃
٣٥٦	٣	فضیلت پناه مولوی عبدالرب خان	رئیس تمیز 〃 〃
٣٥٧	٤	〃 عبدالله خان	عضو اول تمیز 〃 〃
٣٥٨	٥	صداقتمند میرزا محمد بشیر خان	مدیر مأمورین 〃 〃
٣٥٩	٦	〃 میرزا عبدالسلام خان	مدیر تحریرات 〃 〃
٣٦٠	٧	عالیجاه فضایل همراه ملا بزرگ صاحب	رئیس جمعیة العلماء 〃 〃
٣٦١	٨	فضیلت پناه میان عبدالعلی خان	اعضاء 〃 〃
٣٦٢	٩	〃 ملا عبدالحمید خان	〃 〃 〃
٣٦٣	١٠	〃 ملا محمد حسن خان	〃 〃 〃
٣٦٤	١١	〃 مولوی عبدالحی خان	〃 〃 〃
٣٦٥	١٢	〃 ملا سید محمد خان	〃 〃 〃

نمبر عمومی	نمبر [illegible]	اسمای سامعین محترم لویه جرگه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
٣٦٦	١٣	فضیلت پناه ملا عبدالله خان	اعضاء وزارت عدلیه
٣٦٧	١٤	〃 مولوی محمد قاسم خان	〃 〃 〃
٣٦٨	١٥	〃 مولوی عبدالواحد خان	〃 〃 〃
٣٦٩	١٦	〃 ملا دین محمد خان	〃 ریاست جمعیة العلماء وزارت عدلیه
٣٧٠	١٧	〃 مولوی محمد عثمان خان	〃 〃 〃 〃
٣٧١	١٨	〃 مولوی عبیدالله خان	〃 〃 〃 〃
٣٧٢	١٩	〃 سلیمان قل خان	〃 〃 〃 〃
٣٧٣	٢٠	〃 مولوی غلام حیدر خان	〃 〃 〃 〃
٣٧٤	٢١	〃 میان عبیدالله خان	〃 〃 〃 〃
٣٧٥	٢٢	〃 ملا عبدالباقی خان	〃 〃 〃 〃
٣٧٦	٢٣	〃 ملا محمد بهرام خان	〃 〃 〃 〃
٣٧٧	٢٤	〃 ملا عبدالکریم خان	〃 〃 〃 〃
٣٧٨	٢٥	〃 مولوی محمد ابراهیم خان	〃 〃 〃 〃
٣٧٩	٢٦	〃 مولوی فضل ربی خان	〃 〃 〃 〃
٣٨٠	٢٧	〃 مولوی عبدالقدوس خان	〃 〃 〃 〃
٣٨١	٢٨	〃 میر غلام خان	منشی جمعیة العلماء 〃 〃 〃

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 110 of 124

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسمای اسامی معین محترم لویه جرگه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
۳۸۲	۲۹	جناب حضرت فضل عثمان خان	
۳۸۳	۳۰	عالیجاه نورالدین خان	
۳۸۴	۳۱	〃 گل محمد خان	
۳۸۵	۳۲	فضیلت پناه مولوی حفیظ الله خان	
۳۸۶	۱	عالیقدر صداقتمآب میرزا محمد حسین خان	معین وزارت مالیه
۳۸۷	۲	عالیجاه 〃 صوفی عبدالحمید خان	رئیس مطابع
۳۸۸	۳	صداقتمآب سید محمد ایشان خان	معاون رئیس مطابع
۳۸۹	۴	〃 میرزا محمد اسلم خان	مدیر محاسبه وزارت مالیه
۳۹۰	۵	〃 میرزا عزیز الله خان	〃 بودجه 〃 〃
۳۹۱	۶	〃 محمد هاشم خان	〃 محاسبه ریاست مطابع
۳۹۲	۷	〃 میرزا محمد فضل خان	〃 مامورین وزارت مالیه
۳۹۳	۸	〃 〃 عبدالحکیم خان	〃 تحقیقه وتصفیه 〃
۳۹۴	۹	〃 سید محمد داود خان	خطاط ریاست مطابع
۳۹۵	۱۰	〃 محمد سرور خان	خزانه دار ریاست مطابع
۳۹۶	۱	عالیقدر صداقتمآب میر سید قاسم خان	معین وزارت معارف
۳۹۷	۲	صداقتمآب هاشم شایق	معاون ریاست دارالتالیف

نمبر عمومی	[illegible]	اسمای اسامی معین عتم لویه جرگه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
۳۹۸	۳	صداقتمند عزیز الرحمن خان	مدیر تفتیش وزارت معارف
۳۹۹	٤	〃 میرزا عبدالله خان	〃 تنظیمات 〃 〃
٤۰۰	۵	〃 فتح محمد خان.	〃 مکتب استقلال 〃
٤۰۱	٦	عالیقدر قاری عبدالرسول خان	رئیس مکتب دارالعلوم عربیه 〃
٤۰۲	۷	صداقتمند محمد نبی خان	وکیل مدیر مکتب حبیبیه 〃
٤۰۳	۸	〃 غلام محمد خان	پروفیسر مدیر مکتب صنایع نفیسه 〃
٤۰٤	۹	〃 سید غلام فاروق خان	مدیر مکتب دارالمعلمین 〃
٤۰۵	۱۰	〃 محمد حسین خان	معاون مکتب امانیه 〃
٤۰٦	۱۱	〃 محمد ایوب خان	〃 〃 امانی 〃
٤۰۷	۱۲	〃 محمد رضا خان	مدیر موزه و حفریات 〃
٤۰۸	۱۳	〃 میرزا محمد قاسم خان	〃 تحریرات وزارت 〃
٤۰۹	۱	عالیقدر صداقتمآب محمد حسین خان	معین وزارت تجارت
٤۱۰	۲	〃 غلام حیدر خان	رئیس پنجات 〃 〃
٤۱۱	۳	صداقتمند عبدالقیوم خان	مدیر گمرکات 〃 〃
٤۱۲	٤	〃 حاجی محمد اکبر خان	مدیر زراعت 〃 〃
٤۱۳	۵	〃 جان محمد خان	〃 مامورین 〃 〃

نمبر عمومی	نمبر مخصوص	اسمای سامی معین محترم لویه جرگه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
٤١٤	٦	صداقتمند محمد ضیاء الدین خان	سرکاتب وزارت تجارت
٤١٥	٧	〃 محمد عنایت الله خان	〃 〃 〃
٤١٦	٨	〃 فخرالدین خان	〃 〃 〃
٤١٧	٩	〃 عبدالمجید خان	ترجمان 〃 〃
٤١٨	١٠	〃 محمد کریم خان	متخصص 〃 〃
٤١٩	١١	〃 نور احمد خان	〃 〃 〃
٤٢٠	١٢	〃 محمد شریف خان	〃 〃 〃
٤٢١	١	عالیقدر صداقتمآب شیر دل خان	معین ریاست شورا
٤٢٢	٢	صداقتمند سردار محمد سرور خان	اعضاء 〃 〃
٤٢٣	٣	〃 جرنیل عبدالرحیم خان	〃 〃 〃
٤٢٤	٤	〃 حاجی میرزا محمد عمر خان	〃 〃 〃
٤٢٥	٥	〃 حاجی میرزا عبدالرحیم خان	〃 〃 〃
٤٢٦	٦	〃 حاجی عزیز احمد خان	〃 〃 〃
٤٢٧	٧	〃 میرزا عبدالواحد خان	〃 〃 〃
٤٢٨	٨	〃 میرزا محمد یوسف علیخان	〃 〃 〃
٤٢٩	٩	〃 حاجی عبدالغفار خان	〃 〃 〃

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 113 of 124

نمبر عمومی	نمبر جنوبی	اسمای سامی معینین محترم لویه جرگهٔ ۱۳۰۹	صفت عضویه
٤٣٠	١٠	صداقتمند ملا محمد نذیرخان	اعضاء ریاست شورا
٤٣١	١١	〃 ملا روشن دل خان	〃 〃 〃
٤٣٢	١٢	〃 غلام نقشبند خان	〃 〃 〃
٤٣٣	١٣	〃 خان آقا خان	〃 〃 〃
٤٣٥	١٤	〃 شیر محمد خان	〃 〃 〃
٤٣٦	١٥	〃 حیدر خان	〃 〃 〃
٤٣٧	١٦	〃 سردار امین‌الله خان	〃 〃 〃
٤٣٨	١٧	〃 جلال‌الدین خان	〃 〃 〃
٤٣٩	١٨	〃 معاذالله خان	〃 〃 〃
٤٤٠	١٩	〃 سراج‌الدین خان	عضو منتخبهٔ ریاست شورا
٤٤١	٢٠	〃 ملا یزدان قل خان	〃 〃 〃 〃
٤٤٢	٢١	〃 ملا امیر محمد خان	〃 〃 〃 〃
٤٤٣	٢٢	〃 ملا محمد یوسف خان	〃 〃 〃 〃
٤٤٤	٢٣	〃 وزیر محمد خان	〃 〃 〃 〃
٤٤٥	٢٤	〃 ابوالخیر خان	〃 〃 〃 〃
٤٤٦	٢٥	〃 میرزا شیر محمد خان	〃 〃 〃 〃

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 114 of 124

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسمای اسامی معینین محترم لویه جرگه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
٤٤٧	۲٦	صداقتمند میرزا عبدالواحد خان	عضو منتخبه ریاست شورا
٤٤٨	۲۷	〃 فقیر محمد خان	منشی ریاست شورا
٤٤٩	۲۸	〃 میرزا محمد انور خان	سرکاتب 〃 〃
٤٥۰	۲۹	〃 〃 عطا محمد خان	〃 〃 〃
٤٥۱	۳۰	〃 〃 خان محمد خان	〃 〃 〃
٤٥۲	۳۱	〃 〃 عبدالودود خان	〃 〃 〃
٤٥۳	۳۲	〃 〃 عبدالرشید خان	〃 〃 〃
٤٥٤	۳۳	〃 حافظ عبدالغفار خان	عضو ریاست شورا
٤٥٥	۱	صداقتمآب عبدالغفار خان	مدیر شفاخانهٔ ملکی مدیریت عامه طبیه
٤٥٦	۱	عالیقدر صداقت مآب محمد حیدر خان	معین وزارت جلیلهٔ دربار
٤٥۷	۲	عالیقدر صاحب محمد نواب خان	مصاحب حضور شاهانه
٤٥۸	۳	صداقت مآب عبدالوهاب خان	مدیر محاسبه وزارت دربار
٤٥۹	٤	〃 عبدالرحیم خان	〃 تحریرات 〃 〃
٤٦۰	٥	〃 جمعه خان	معاون تشریفات 〃 〃
٤٦۱	٦	〃 اکرم خان	〃 مامورین 〃 〃
٤٦۲	۷	〃 عبدالصمد خان	ده باشی پیش خدمت ها

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 115 of 124

نمبر عمومی	[illegible]	اسمای سامی معین محترم لویه حربکه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
٤٦٣	٨	صداقت مآب محمد علم خان	معاون پیش خدمت باشی
٤٦٤	٩	〃 محمد اسمعیل خان	〃 〃 〃
٤٦٥	١٠	محمد اسلم خان	پیش خدمت
٤٦٦	١١	〃 میر احمد خان	آب دار
٤٦٧	١٢	〃 عطاء الله خان	متخصص ماشین مکبر الصوت
٤٦٨	١٣	〃 قربانعلی خان	مقرر ماشین 〃
٤٦٩	١	عالیجاه عزت و شجاعت همراه سید عبدالصمد خان	وکیل یاور اول حضور
٤٧٠	٢	صداقت مآب عبدالکریم خان	مدیر محاسبه 〃
٤٧١	٣	〃 غلام محی الدین خان	〃 جشن 〃
٤٧٢	٤	〃 عبدالغیاث خان	〃 تعمیرات 〃
٤٧٣	٥	〃 خیر محمد خان	〃 فابریکه کوکرد سازی 〃
٤٧٤	٦	〃 میرزا محمد علی خان	وکیل مدیریت تحریرات 〃
٤٧٥	٧	〃 محمد یونس خان	مدیر دائره هندسی 〃
٤٧٦	١	شجاعت همراه شیر محمد خان	یاور حربی
٤٧٧	٢	〃 محمد صفر خان	〃
٤٧٨	٣	〃 سلطان احمد خان	〃

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسمای سامی معززین محترم لویه جرگه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
۴۷۹	۴	شجاعت همراه فیض محمد خان	یاور حربی
۴۸۰	۱	عالیقدر حافظ نور محمد خان	مدیر شعبه اول تحریرات شاهی
۴۸۱	۲	〃 عبدالاحد خان	〃 شعبه ۲ 〃 〃
۴۸۲	۳	〃 مولوی برهان الدین خان کشککی	〃 〃 ۳ 〃 〃
۴۸۳	۴	صداقت آب محمد سرور خان	سرکاتب 〃 〃 〃 〃
۴۸۴	۵	〃 محمد مرید خان	کاتب 〃 ۱ 〃 〃
۴۸۵	۶	〃 غلام قادر خان	〃 〃 ۲ 〃 〃
۴۸۶	۷	〃 سید اسحق خان	〃 〃 ۴ 〃 〃
۴۸۷	۱	عالیقدر صداقت مآب سید حبیب خان	مستوفی ولایت کابل
۴۸۸	۲	حمیت مند عبدالجمیل خان	قوماندان کوتوالی 〃 〃
۴۸۹	۳	شجاعت همراه طره باز خان	سرمامور قوماندانی 〃 〃
۴۹۰	۴	صداقت مآب میر سلام الدین خان	مدیر محاسبه 〃 〃
۴۹۱	۵	〃 نظر محمد خان	〃 خزانه 〃 〃
۴۹۲	۶	〃 محمد عمر خان	〃 گمرک 〃 〃
۴۹۳	۷	〃 پاینده محمد خان	〃 مخابرات 〃 〃
۴۹۴	۸	〃 محمد رفیق خان	〃 واردات و صادرات 〃 〃

نمبر عمومی	نمبر [illegible]	اسمای سامعین محترم لویه جرگه ۱۳۰۹	صفت ممیزه
٤۹٥	۹	صداقتمآب میرزا محمد علی خان	مدیر تحریرات ولایت کابل
٤۹٦	۱	عالیقدر صداقت همراه غلام قادر خان	رئیس بلدیه
٤۹۷	۲	عالیجاه غلام محی الدین خان	معاون
٤۹۸	۳	〃 سید جلال خان	〃
٤۹۹	٤	〃 میرزا غلام نقشبند خان	مدیر محاسبه
٥۰۰	٥	〃 عبد الصمد خان	مدیر تحریرات
٥۰۱	٦	〃 عالیجاه سردار گل محمد خان	از اعزهٔ کابل
٥۰۲	۷	〃 عالیجاه میرزا محمد هاشم خان	از اعزهٔ کابل
٥۰۳	۱	صداقت همراه مولوی محمد امین خان	مدیر جریدهٔ اصلاح
٥۰٤	۲	〃 محمد زمان خان	معاون 〃 〃
٥۰٥	۳	〃 غلام دستگیر خان	محرر 〃 〃
٥۰٦	٤	〃 شیر احمد خان	〃 〃 〃
٥۰۷	٥	〃 محمد قدیر خان	〃 〃 〃
٥۰۸	۱	صداقتمند غلام محی الدین خان	مدیر جریدهٔ انیس
٥۰۹	۲	〃 عبد الرشید خان	معاون جریده 〃
٥۱۰	۳	〃 محمد اسلم 〃	سرکاتب 〃 〃

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 118 of 124

نمبر عمومی	نمبر خصوصی	اسمای هیئت سیاسیهٔ دول معظمه در افغانستان که برای شنیدن فیصله‌های جرگه بروز اخیر دعوت شده بودند	صفت ممیزه
٥١١	١	جلالتمآب ستارک	سفیر کبیر شوروی
٥١٢	٢	عالیقدر ریکس	مستشار سفارت کبرای شوروی
٥١٣	٣	آقای الکساندروف	سرکاتب دوم 〃 〃 〃
٥١٤	٤	〃 اتشه ملیتر	سفارت 〃 〃 〃
٥١٥	٥	〃 توتولیس	اتشه سفارت 〃 〃 〃
٥١٦	٦	جلالتمآب خلعت بری	سفیر کبیر ایران
٥١٧	٧	آقای حاجب	سرکاتب سفارت کبرای ایران
٥١٨	٨	جلالتمآب حکمت بیگ	سفیر کبیر ترکیه
٥١٩	٩	آقای سعدالله بیگ	سرکاتب سفارت کبرای ترکیه
٥٢٠	١٠	〃 جمال کاظم بیگ	کاتب ٢ 〃 〃 〃
٥٢١	١١	〃 عارف امین بیگ	〃 〃 〃 〃
٥٢٢	١٢	〃 فواد بیگ داکتر	〃
٥٢٣	١٣	عالیقدر پاسنتر	مستشار سفارت برطانیه
٥٢٤	١٤	آقای میجر فارول	اتشه ملیتر 〃 〃
٥٢٥	١٥	〃 〃 ایچ ایچ السٹ سرجن دکتور	〃 〃
٥٢٦	١٦	〃 کپٹن میکین سکرتری	〃 〃
٥٢٧	١٧	خانصاحب سکندرخان اورنٹیل سکرتری	〃 〃
٥٢٨	١٨	آقای گیر	شارژ دافر سفارت فرانسه

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 119 of 124

معروضهٔ علمای افغانستان

[راجع باین نشریه هاے باطلهٔ شاه مخلوع که
نمک پاشش قلوب جراحت رسیدهٔ عموم
ملت افغانستان. مخصوصاً از علماے اعلام ها
گردیده است، بسیار عرائض و پیشنهاد ها
از طرف علما واصل شده که درینجا تنها از آن
به نگاشتن معروضهٔ آتیه که مظهر احساسات
علما درین مورد است اکتفا میشود]

اعلیحضرت امام مسلمان ما!

درین روز ها تشریحات جریدهٔ اصلاح چنین
میدهد که امان الله مطرود غضب الهی و مخرب
ملت و مملکت اسلامی افغانی با اعمال مشهور
بالفساد خویش میخواهد، خود را از تمام خرابیها
و تباهیهائیکه براے ملت و مملکت پیش کرده
و اساسهای رنگارنگ نفاق و شقاق را
تخم زمین این سرزمین نموده بری الذمه نشان دهد و ما
ملت غیور باعزم و خدائی شریعت اسلام را

افغانستان کے علماء کی درخواست

[شاہ مخلوع کی باطل اشاعت نے افغانستان میں ایک ہیجان
برپا کر دیا ہے۔ اور اس نے تمام ملت کے مجروح دلوں پر
نمک پاشی کی ہے، خصوصاً ہمارے علمائے کرام اس سے
بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں، چنانچہ ہمارے علمائے
کرام کی طرف سے بہت سی عرضیاں اور تجویزیں
پہنچی ہیں۔ مگر ہم ان میں سے صرف ذیل کی ایک
درخواست کی اشاعت پر جو کہ اس موضوع پر
افغانستان کے سب علما کے احساسات کی ترجمان ہے
اکتفا کرتے ہیں) وہو ہذا

اعلیحضرت امام مسلمانان!

ان دنوں جریدۂ اصلاح ہمارے مطالعہ سے گذرا اس کی بعض
تشریحات اور جوابات سے معلوم ہوتا ہے کہ امان اللہ جو غضب الٰہی کا
مورد اور اسلامی ملت کا مخرب اور افغانی مملکت میں خونریزی
کرانے والا ہے اپنی شہرۂ آفاق بد اعمالیوں کی وجہ سے چاہتا ہے کہ
اپنی ذات کو ان تمام خرابیوں اور تباہیوں سے جن میں ملک و ملت پھنسا
گیا ہے، اور اس سرزمین میں نفاق و شقاق کا بیج بو گیا ہے بری الذمہ رکھا

بی ارادہ بہ دنیا معرفی کند. پس برای آن
عاصی و طاغی، اگر ہر قدر داستانہا بنگاریم
خیال بکنیم برای او یک اسباب ساعت
تیری و تفریح قصہ خوانی پیدا میشود، چون بغیراز
ہمین مالیخولیا سرائی برای او کاری و
باری نماندہ است. لہذا ما بحضور اسلامیت
ظہور التجا میکنیم کہ مسائل امان اللہ
نزد علمای شریعت و ملت با دین و دیانت
از آفتاب ہم روشن تر است، باید ذکر آن
در میان این ملت بند کردہ شود، زیرا ما چرا
اوقات خود را ضایع کنیم و بہ او جواب آخرین
خود را چنین گوییم:

قال اللہ تبارک و تعالی

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا

در خاتمہ این عبارت را تزئید میکنیم کہ امان اللہ از
دست رفتہ است وقتی کہ او را بمیدان
محاکمہ حاضر کردہ نمیتوانیم، باید تحریرات

ہماری غیور و باعزم اور شریعت پر مرمٹنے والی ملت کو
دنیا میں ایک بے ارادہ ملت مشہور کرے پس ہمارے
خیال میں اگر ہم اس عاصی و طاغی کی کرتوتوں کو حقیقت
کی تفصیل کے ساتھ بیان کریں اور ان جگر خراش واقعات
داستانوں کی صورت دیں تو اسکی اس بیکاری کے
دنوں میں اسکے لیے وقت گذارنے کا ایک راستہ نکل آئیگا اور
اسکی تفریح طبع کا سامان مہیا ہو جائیگا۔ چونکہ اسکو
آجکل ایسی واہیات اور فضولیات بکنے کے سوا اور کوئی
کام ہی نہیں ہے اسواسطے ہم آپکے حضور اسلامیت ظہور میں
التجا کرتے ہیں کہ امان اللہ کے تمام اقوال و اعمال ہمارے علمائے
شریعت اور ہماری متدین و دیانتدار ملت کے سامنے موجود
اور آفتاب سے بھی روشن تر ہیں۔ ملت میں ایسی خرافات کا ذکر
و اذکار بالکل بند کر دینا چاہیے کیونکہ یہ خواہ مخواہ ہماری تضیع
اوقات کا باعث ہوگا حالانکہ ہم ملک و ملت کی اصلاح
اور تعمیر کے کام میں سخت مصروف ہیں۔ ہم اس آیہ کریمہ کی
تلاوت کرکے اسکو آخری جواب دیتے ہیں اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا

آخر میں ہم ان چند سطور کو بڑھا کر اپنا کلام ختم کرتے ہیں
امان اللہ ہمارے ہاتھ اور اختیار سے نکل گیا ہے جبکہ ہم
اسکو عدالت میں کھڑا کرکے اس پر محاکمہ نہیں
کرسکتے تو ضروری ہے کہ اسکی تمام تحریریں اور

وشایعات او از داخل این مملکت اسلامی
بندکرده شود، اگر کدام اعوانے برای
شیوع فتنه اندازی ہاے او گرفتار آید
باید حکومت آنرا بحضور محاکم شریعت فرستاده
جزایش را تعیین وحکومتش بدارد، باقی
از خدای بینیاز خویش نیاز میکنیم که زمین
افغانستان را از وجود امان الله واعوان آن
پاک داشته بار دیگر لوث نماید، واعلیحضرت
نادرشاه افغان مسلمان ما را بعدالت
وپابندی احکام شریعت قایم بدارد، بمحمد آمین ثم آمین

اشاعتیں اس اسلامی مملکت کے اندر ممنوع قرار دی جائیں
اگر اسکا کوئی ہواخواہ اور مددگار اسکی فتنہ پردازیوں
اور رخنہ اندازیوں کی اشاعت کرتا ہوکر پکڑا جائے
تو حکومت کو چاہئے کہ اسکو فوراً محکمۂ شریعت میں بھیجے
جہاں سے اثبات جرم کے بعد سزا مقرر کیجائیگی جسکو وہ بھگتیگا
باقی ہم اپنے خدای بی نیاز کی درگاہ میں نیاز کرتے ہیں
کہ افغانستان کی خاک پاک کو امان اللہ کے وجود اور اسکے
اعوان و انصار سے پاک و صاف رکھے اور بار دگر اس
سرزمین کو اُن سے آلودہ نہ کرے۔ اور دعا کرتے ہیں
کہ ہمارے مسلمان و باایمان اعلیٰحضرت محمد نادر شاہ افغان کو
عدل و انصاف اور شریعت کے منور احکام کی پابندی پہ
قائم و دائم رکھے، آمین ثم آمین.

محل امضای جم غفیرے از علمای افغانستان

* *

*

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 122 of 124

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53

http://hdl.handle.net/2333.1/x69p8d53 Image 124 of 124